ندائے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مع جدید اضافہ

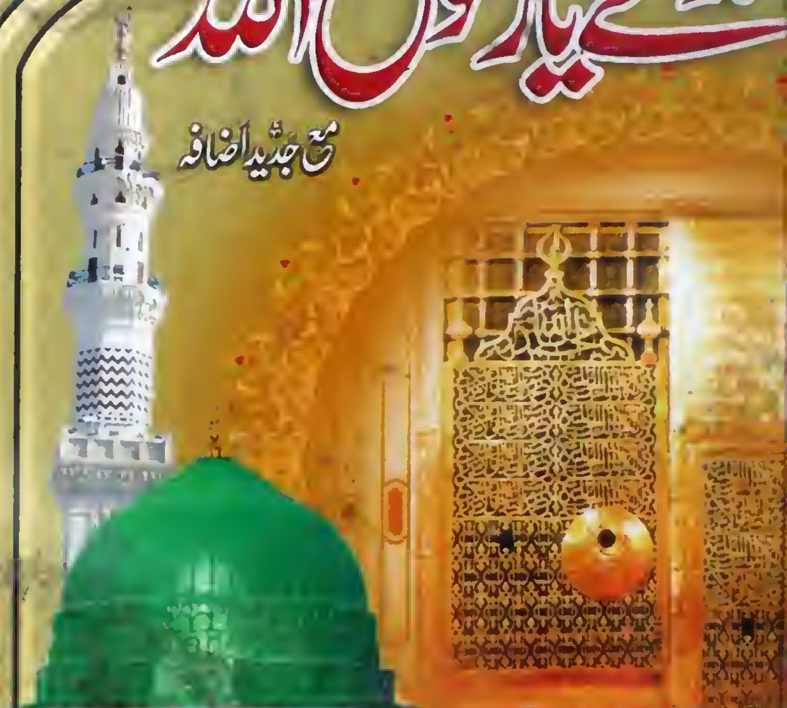

علامہ محمد فیض احمد صاحب اویسی مدظلہ

مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد

ندائے یارسول اللہ ﷺ

مع جدید اضافہ

از قلم:

مفسر قرآن مناظر اسلام استاذ العلماء
علامہ محمد فیض احمد صاحب اویسی مدظلہ

باہتمام:

عطاء الرسول اویسی

مکتبہ نوریہ رضویہ۔ گلبرگ اے فیصل آباد
فون نمبر: 041-2626046

پ A-120

Marfat.com

تصحیح فہرست مضامین کتاب ندائے رسول اللہ

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
خطبہ وتمہید ومقدمہ	۱۱	ندائے تفجع وتحسر	۲۵
		بی بی صفیہ نے پکارا	۲۵
نقشہ عقائد وہابیہ واہلسنت	۱۲	بی بی عائشہ نے پکارا یارسول اللہ	۲۶
سنی سن اور عقیدہ یارسول اللہ	۱۴	حسان اور صدیق اکبر نے کہا	۲۷
ندا اور اس کی اقسام	۱۴	یارسول اللہ	۲۷
زندہ مرئی کو قریب سے پکارنا	۱۵	ندائے خبریہ	۲۸
غیر " " "	۱۶	ندائے حکائی	۲۹
زندہ کو دور سے پکارنا	۱۶	ندائے زندہ یا بعد وصال والے	۲۹
فاروق اعظم نے دور سے پکارا	۱۷	فرشتوں کے ذریعے	۳۰
ابوقرصافہ نے دور سے پکارا	۱۸	قاعدہ نحویہ	۳۱
حور کا بہشت سے سوکن سے پکارنا	۱۹	قوت شنوائی	۳۲
ندائے عاشقانہ	۲۰	آنحضرت کی قوت شنوائی	۳۲
زلیخا کی پکار	۲۱	ملائکہ کی شنوائی	۳۳
یوسف علیہ السلام کی پکار	۲۱	رسول اللہ کے ادنیٰ خادم کا	۳۳
امام ابوحنیفہ کی پکار	۲۲	دور سے سننا	
عاشق زار کی پکار	۲۳	ہر جگہ حاضر وناظر	۳۴
حضرت علی نے حضرت عمر کو پکارا	۲۴	لغوی معنی پر اللہ تعالیٰ کو حاضر کہنا	۳۵
ہر مؤذن کو آواز	۲۴	حاضر کا مطلب	۳۵
شرک کے معنی	۲۴	امام رازی کی تحقیق	۳۷
ندائے مراسلات	۲۴		

Marfat.com

مضمون	صفحہ
ناظر کا معنی	۳۸
حاضر و ناظر کا لغوی معنی	۳۸
شاہد کا معنی	۴۰
حضور جملہ عالم کے گواہ	۴۰
شاہ عبد الحق کا عقیدہ	۴۱
شیخ سہروردی کا عقیدہ	۴۱
حاضر و ناظر کے عقلی دلائل	۴۲
تعدد ارواح کے عقلی دلائل	۴۴
تعدد اجسام کے نقلی دلائل	۴۵
جسم مثالی	۴۷
ارواح انبیاء کے متعدد اجسام	۴۷
ارواح اولیا " "	۴۸
حضور علیہم السلام ہر نیک کے جنازہ میں	۵۰
شہداء زندوں کے مجالس میں	۵۲
عالم مثال	۵۴
اولیاء کا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیداری میں دیکھنا۔	۵۵
باب اول احادیث مبارکہ	۵۵

مضمون	صفحہ
حدیث نابینا صحابی رضی اللہ عنہ	۵۶
سند حدیث مذکور و فوائد الحدیث	۵۶
وظیفہ برائے حل ہر مشکل	۵۸
یا رسول اللہ پر عمل صحابہ و تابعین وغیرہم	۵۸
عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ والی	۵۸
حدیث کے فوائد	۶۱
نابینا صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیث پر اعتراض و جواب	۶۱
روایت اعینونی عباد اللہ	۶۲
روایت مذکورہ کی سندات و تجربہ جات	۶۲
" " کے فوائد سوال و جواب	
قاعدہ فن حدیث	۶۵
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشکل کشا	۶۵
راجز اسلمی صحابی کا حضور کو دور سے پکارنا اور حضور علیہ السلام کا مدد کرنا	۶۵
حدیث کے مذکورہ کے فوائد	۶۷
جنگوں میں نعرہ رسالت اور مسیلمۃ الکذاب کی جنگ	۶۷

Marfat.com

میں نعرۂ رسالت	۶۸
نعرۂ رسالت سے جنگ کی فتح	۶۹
یا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سے مشکل ٹلی	۶۹
صحابہ کرام نے رسول اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پکارا	۶۹
ہجرت کے موقعہ پر نعرۂ رسالت	۷۰
صحابی کی فریاد بارگاہِ رسول میں	۷۱
نابغہ جعدی صحابی نے عرض کی یا غوثاہ	۷۱
ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا "یا محمدؐ"	۷۱
اہلِ مدینہ کا عمل یا محمد	۷۲
مسجد کی حاضری سے پہلے صلوٰۃ وسلام	۷۲
ہرنی کی مشکل حل ہوئی	۷۳
قیدیوں کا نعرہ یا محمد	۷۴
فوائد حدیث (قیدیوں والی)	۷۴
بلال رضی اللہ عنہ کی آواز بہشت میں	۷۵
حدیثِ بلال رضی اللہ عنہ کی شرح	۷۶
حدیثِ مذکور پر سوال وجواب	۷۶
حدیثِ مذکور میں تحقیقِ اویسی	۷۷
صرف نجدیوں کے نزدیک نعرۂ یا محمد شرک	۷۸
حضور علیہ السلام کی قوتِ سماعت	۷۸
ملائکہ کی قوتِ سماعت	۷۹
صدیق اکبر کا عمل یا محمد	۷۹
اعرابی نے کہا یا محمد	۷۹
سیدہ زینب نے کہا کربلا میں یا محمد	۸۰
حضور علیہ السلام کربلا کے واقعہ کے	۸۰
وقت کربلا میں موجود تھے ایک سوال کا جواب	۸۰
امام زین العابدین نے پکارا یا رحمۃ اللعالمین	۸۰
ندائے یا رسول کے دلائل کا خلاصہ	۸۱
روحِ نبوی ہر گھر میں	۸۳
غزواتِ دورِ صدیقی وفاروقی میں یا محمد	۸۳
یا رسول اللہ کا نعرہ مسلمانی کی نشانی	۸۴
یا رسول کے وظیفہ پر زیارتِ رسول	۸۴

Marfat.com

مرنے کے بعد بھی نعرہ یارسول اللہ	۸۵
آدم علیہ السلام کا نعرہ یارسول اللہ	
التحیات سے یانبی سلام علیک کا ثبوت	۸۵
نقل کے سوال کا جواب	۸۶
التحیات میں حضور کو حاضر خیال کر کے سلام عرض کرے	۸۷
حوالہ جات مضمون بالا	۸۷
نمازی کے تشہد کے وقت حضور حاضر	
شیخ عبدالحق دہلوی قدس سرہ کا عاشقانہ قول	۹۲
حضور علیہ السلام کے زمانۂ اقدس میں حاضر وناظر کا عقیدہ	۹۴
تشہد میں صیغۂ ندا کے تبدیل کرنے کا اختلاف	۹۵
سوالِ مذکور کے جوابات	۹۵

باب دوئم

امام رملی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ	۹۸
عمر مکی سیدی جمال بن عمر رحمہ اللہ کا فتویٰ	۹۹
قدیم مدنی حضرات کا شیوہ یابرکۃ النبی الخ	۱۰۰
تعارف شاہ عبدالحق محدث دہلوی رح	۱۰۱
شاہ صاحب ہر وقت حضور علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوتے تھے اس لئے حضوری ولی کہلاتے	۱۰۱
حکایت شریعت کے مخالف فقیر کے ساتھ روحانی مقابلہ اور زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰۱
حکایتِ مذکورہ کے فوائد	۱۰۳
شاہ صاحب کے اشعار	۱۰۴
امدادِ فتحیہ پڑھنے کا طریقہ	۱۰۵
امدادِ فتحیہ میں سترہ بار یا رسول اللہ	۱۰۶

Marfat.com

یہ اورادِ فتحیہ ایک ہزار چارسو	۱۰۶	اور ان کی کرامات اور بعد وصال زندہ	
اولیاء کا فرمودہ ہے		دلائل الخیرات کے اشعار ندائیہ	۱۱۶
شاہ ولی اللہ کا قصیدہ	۱۰۷	اورادِ فتحیہ کے مصنف کے حالات	۱۱۸
ہمزہ میں یا رسول اللہ کی ندا	۱۰۷	اور کشف وکرامات	۱۱۹
شاہ ولی اللہ اور جواہر خمسہ	۱۰۷	انگریزوں کے ساتھ سید علی ہمدانی	۱۱۹
		کی گفتگو	
کی اجازت			
نادعلی کے پندرہ فوائد	۱۰۹	مردہ زندہ کر دیا	۱۱۹
قصیدہ بردہ میں ندائے یا	۱۱۰	سید ہمدانی کی تصانیف کا ذکر	۱۲۰
رسول اللہ		اورادِ فتحیہ کا ورد اور اس کے فضائل و	۱۲۱
قصیدہ بردہ شریف کے	۱۱۲	برکات	
مصنف کا تعارف		مصنف اورادِ فتحیہ کا زیارتِ حبیب	۱۲۲
مصنف قصیدہ بردہ کو	۱۱۲	صلی اللہ علیہ وسلم	
ندائے یا رسول اللہ سے شفا	۱۱۲	پڑھنے کا وقت و اجازت	۱۲۳
قصیدہ بردہ شریف سے بادشاہ		وہ درود شریف جن میں ندائیہ کلمات	۱۲۳
کی عقیدت اور نجدیوں کے نزدیک	۱۱۲	ہیں اور ان کے پڑھنے کے فوائد	
حرام حرام حرام		فوائد و حکایات	۱۲۵
قصیدہ بردہ کے اشعار ندائیہ	۱۱۴	ندائے یا رسول اللہ دلیل از	۱۲۷
دلائل الخیرات کے برکات وکرامات	۱۱۴	فقہ	
مصنف دلائل الخیرات کا تعارف	۱۱۴	وظیفہ یا شیخ عبدالقادر شیئاً	۱۲۸
		للہ	

Marfat.com

زائرِ مدینہ اور ندائے یا رسول اللہ ۱۲۱
مجتہدین فقہا کا نعرہ یا رسول اللہ ۱۳۱
فریادِ امتی ۱۳۲
فریادی کو تھیلی مل گئی ۱۳۲
امام طبرانی اور تین فریادی ۱۳۲
نبی علیہ السلام کے مہمان کو ۱۳۲
روضۂ رسول سے مہمانی ملی ۱۳۴
فریادِ امتی اور سزا خادم کو ۱۳۵
فاقہ کشوں کی خبر گیری ۱۳۵
ثرید و دودھ کی تمنا اور عطا ۱۳۶
گھر کا آٹا پتیا اور پیٹ بھر کھانا ۱۳۷
گم شدہ چابی مل گئی ۱۳۹
دوائی کا عطیہ اور جن پکڑا گیا ۱۳۹
پناہِ رسول اور بیماری سے شفا ۱۴۰
پناہِ رسول نابینا اور غرقابہ کی ۱۴۱
مشکل حل
آنکھ کے درد والے اور نابینا کی فریاد ۱۴۲
امت کا فریاد رس اور امتی سے نبی علیہ السلام دور نہیں ۱۴۳
دشمن کا طعنہ اور نبی علیہ السلام ۱۴۴
مشکل میں آنا یا رسول ۱۴۵
قید سے چھڑاؤ یا رسول ۱۴۵
مدینہ کو منہ کر کے ۱۴۶
قرض اتر جائے ۱۴۶
آپکی مہربانی چاہیئے کنوئیں سے نکالا ۱۴۶
جہاز کنارے لگا بخار ٹل گیا ۱۴۶
ٹکڑا مانگنے والے بہشت مانگو دیگیا ۱۴۷
حل مشکلات
ہر مقصد میں کامیابی ۱۴۷
مہمان نوازی ۱۴۷

باب نمبر ۳

قصائد ۱۴۸
شاہِ یمن مرگیا ۱۴۸
ڈوبنے سے بچا اور بوصیری کی فریاد ۱۴۹
ابو الفتح اور کمال باکمال ۱۵۰
ابن خلدون کے اشعارِ ندائیہ ۱۵۲
ابن حجر عسقلانی کے اشعارِ ندائیہ ۱۵۳
شاہ عبدالعزیز و شاہ ولی اللہ ۱۵۳

Marfat.com

عبدالرشید شیرازی کو زیارتِ رسول ۔ ۱۵۴
اپنے مشائخ واساتذہ کی باتیں ۱۵۵
شاہ ولی اللہ کا قاری اور ۱۵۶
رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم
شاہ عبدالحق محدثِ دہلوی ۱۵۷
(قدس سرہ اور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ ۱۵۷
غوثِ اعظم کو لعابِ دہن ۱۵۸
علیہ نبی وعلی (صلی اللہ علیہ وسلم ۱۵۸
غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کو ۱۵۸
میں زیارتِ رسول
حاکم کی سفارش سے زیارت ۱۵۹
رسول صلی اللہ علیہ وسلم بند
امام سیوطی رحمہ اللہ کا سفارش ۱۶۰
حاکم سے انکار
احمد رفاعی کو روضۂ اقدس سے ۱۶۰
جواب
پنج برس والے بچے خوش قسمت ۱۶۰
و زیارتِ رسول
عجیب واقعات ۱۶۱
شیخ مرسی کو ہر وقت زیارت ۱۶۲

رسول کا تصرف
ابوالحسن خرقانی ان پڑھ تھے لیکن ۱۶۲
محدثِ اعظم
خضر والیاس کی زیارت ۱۶۳
باب نمبر ۴ مخالفین کے معتمدین ۱۶۴
ابنِ تیمیہ کا فتویٰ جواز یا محمد ۱۶۴
فتوائے ابنِ تیمیہ سے فائدۂ اہلسنت ۱۶۶
مولوی اسحاق اور حاجی امداد اللہ ۱۶۶
مولوی قاسم نانوتوی اور شاہ ولی اللہ ۱۶۸
مولوی اسمٰعیل اور شاہ عبدالعزیز ۱۶۹
مولوی رشید احمد گنگوہی ۱۷۰
مولوی قاسم نانوتوی کے اشعارِ دیگر ۱۷۱
حاجی ضامن (وہابی دیوبندی) نے جان ۱۷۲
کو بچایا
حاجی امداد اللہ کا پیر و مرشد ۱۷۳
حاجی امداد اللہ رحمہ اللہ
مولوی زکریا سہارنپوری اور واقعہ ۱۷۵
شبلی قدس سرہ
حکایت کے عجیب فائدے ۱۷۷

Marfat.com

مخالفین کے فتاویٰ شرک	۱۷۸	حافظ لکھوی	۱۸۷
تذکیر الاخوان و تقویۃ الایمان کا فتویٰ	۱۷۸	نواب صدیق حسن اور وحید الزماں	۱۸۷
کسے پکارنے والے تمام مشرک		مذہبی دھاندلی یا غضب کی پزل	۱۸۸
مولوی غلام خاں کا فتویٰ کہ یہ لوگ	۱۷۹	گاندھی کی دہائی	۱۸۸
مکہ کے مشرکوں جیسے ہیں	۱۸۰	یا گاندھی سلام علیک	۱۹۰
ایسا شرک ہر نبی کے زمانہ میں			
ہوتا رہا۔ تبصرہ اویسی		باب نمبر ۵	۱۹۱
یہ چشتی، قادری، نقشبندی		ندا مخصوص با ولیاء اللہ	۱۹۱
سہروردی یہود کی طرح ہیں	۱۸۱	استدلال از حدیث قدسی	۱۹۱
مخالفین کا ہیر پھیر	۱۸۱	فوائد الحدیث	۱۹۲
یا رسول اللہ انظر حالنا الخ پر	۱۸۱	ولی اللہ کی شان	۱۹۳
گنگوہی کا فتویٰ		مولوی اسمٰعیل دہلوی کا بیان	۱۹۴
استعانت بغیر اللہ پر گنگوہی کا	۱۸۱	شہاب رملی کا فتویٰ	۱۹۵
فتویٰ لاالی ہؤلاء ولاالی ہؤلاء		شاہ عبد العزیز کا قول گرامی	۱۹۵
تبصرہ اویسی کہ اس کا مطلب	۱۸۲	یا سیدی غمری	۱۹۶
کیا		مولانا غلام قادر بھیروی رحمہ اللہ	۱۹۶
تناقض ہی تناقض	۱۸۳	مولوی رشید احمد گنگوہی	۱۹۷
لطیفہ منکر یا رسول اللہ کے	۱۸۶	احمد علوان کو پکارنا	۱۹۸
نعرہ کا		گم شدہ شے کی واپسی کا وظیفہ	۱۹۸
ندا ثبوت از غیر مقلدین	۱۸۷	چار صفات قابل عطا نہیں	۱۹۹

Marfat.com

اعتراضات کے جوابات	۱۹۹	مرید کہیں بھی ہو	۲۱۲
غیر اللہ کو پکارنے کی آیات کے جواب	۱۹۹	تعارف امام شعرانی	۲۱۳
آیاتِ ندائیہ کے متعدد معانی	۲۰۰	استمداد و امداد کے متعلق ارشادات غوث جیلانی قدس سرہ	
وہ آیات جن میں دعاء بمعنے عبادت	۲۰۱	۶ ستمبر ۶۵ء ہند و پاکستان کی جنگ میں نعرہ رسالت	
نہیں ہے		فیصلہ	۲۱۴
تفاسیر میں دعاء بمعنے عبادۃ	۲۰۲	الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ	۲۱۹
ولی نبی کو دور سے پکارنا	۲۰۲	درود شریف	
شرک کا مطلب از وہابی	۲۰۳	حوالہ جات دیوبند کے اکابر	۲۲۰
دور سے پکارنا شرک نہیں	۲۰۳	حوالہ فتاویٰ دارالعلوم دیوبند	۲۲۰
دلائل	۲۰۴	حوالہ فتاویٰ مظاہر العلوم سہارنپور	
چاند جھک جاتا جدھر انگلی	۲۰۶	مولوی قاسم نانوتوی گنگوہی اشرف علی تھانوی	۲۲۱
اٹھاتے		وہابی کی نشانی اور سنی کی نشانی	۲۲۲
عقلی دلائل سماع از دور	۲۰۶	اذان کے وقت صلوۃ وسلام	۲۲۲
نعرہ غوثیہ کا ثبوت	۲۰۷	اذان کے صلوۃ وسلام کا طریقہ	
تعارف مصنف بہجۃ الاسرار	۲۰۸	سلطان ایوبی نے شروع فرمایا	۲۲۲
ہر پیر فقیر کی مدد	۲۰۸	حرمین میں اذان سے قبل صلوۃ وسلام	۲۲۲
کھڑاؤں کی مار	۲۰۹	نجدی نے نہ صرف روکا بلکہ مؤذن کو قتل کر دیا	
زوجہ کی مدد	۲۱۰	آخری گزارش	۲۲۳
بیاجی کا پیر ملا کر	۲۱۱	قصیدہ نعمانیہ	۲۲۵
بادشاہ کا لشکر عاجز	۲۱۲	قصیدہ شاہ ولی اللہ نور رسالت	۲۲۷ تا
		آذان وصلوۃ وسلام	۲۳۰

Marfat.com

خطبہ و تمہید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین خالق السمٰوٰت والارضین
والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہ من کان نبیاً و آدم بین الماء والطین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین
امابعد! دورِ حاضرہ میں یہ نزاع زوروں پر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولیاء اللہ کو پکارنا مثلاً
"یارسول اللہ"، "یا علی مدد"، "یا شیخ عبد القادر جیلانی"، "یا معین الدین اجمیری"، "یا شاہ نقشبند" وغیرہ
وغیرہ کہنا شرعاً کفر ہے شرک ہے یا جائز ہے یا کیونکر۔ فقیر اُویسی غفرلہٗ نے دوسرے مسائل کی
طرح اس کی توضیح کے لئے چند سطور لکھ کر "نعم الحامی شرح شرح جامی" کی بحث ندا میں داخل
کر دیئے، اب احباب کے اصرار پر اضافات عدیدہ و افادات جدیدہ کے ساتھ علیحدہ لکھ کر اس کا نام
"تبرید الاکباد فی نداء احب العباد" عرف "ندائے یارسول اللہ" رکھا۔ وما توفیقی الا باللہ
العلی العظیم وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ رسولہ الکریم

مقدمہ

یہ مسئلہ درحقیقت چند مسائل کا مجموعہ ہے جو علیحدہ علیحدہ ابحاث سمجھنے کے بعد سمجھ آئیگا اور
چونکہ مخالفین اور ہم انہیں مسائل میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں اسی لئے اس ضمنی بحث میں جھگڑنا
لازمی امر ہے۔ عوام کے ذہن نشین کرانے کے لئے مندرجہ ذیل نقشہ پیش ہے تاکہ یارسول اللہ وغیرہ
کے جواز و عدم جواز کی اصل وجہ معلوم ہو سکے

Marfat.com

نقشہ

نمبر شمار	نام مسئلہ	عقیدہ دیوبندی وہابی	عقیدہ اہلسنت مع توضیح
۱	حضور علیہ السلام کی طرح دوسرے انبیاء علیہم السلام زندہ ہیں جیسے موت سے پہلے ایسے ہی اولیاء و شہداء کو حیات برزخی سے	انبیاء و اولیاء مرکر مٹی میں مل گئے تقویۃ الایمان	ہم انبیاء علیہم السلام کو حقیقی حیات کے ساتھ زندہ مانتے ہیں اسی لئے انہیں دور و نزدیک اور موت و حیات کی قید سے پاک سمجھ کر وسیلہ کے طور پکارتے ہیں وہابیوں دیوبندیوں کے نزدیک جب وہ مرگئے تو پھر پکارنا کیسا
۲	نبوت و ولایت وملکیت ایک عہدہ ہے جیسے ملتا ہے اس کے لئے قرب و بعد کی قید اٹھ جاتی ہے۔	دُور سے سننے کی صفت اللہ تعالیٰ کی ہے غیر اللہ کو ماننا شرک ہے	اللہ تعالیٰ شہ رگ سے قریب ہے اسے دور ماننا کفر ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے یہ صفت بندوں کو عطا کی جیسے سلیمان علیہ السلام نے اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی آواز ساریہ نے بہت دور سے ہر حج پڑھنے والے نے ابراہیم علیہ السلام کی آواز دُور سے ماؤں کے پیٹ اور باپوں کی پشتوں میں سنی
۳	اللہ والے (انبیاء و اولیاء) موت و حیات دونوں حالتوں میں وسیلہ ہیں	وسیلہ کی کیا ضرورت ہے جب وہ ہر ایک کی سنتا ہے	یہ دنیا عالم اسباب ہے اس میں مادیات میں ہر شے وسیلہ سے مربوط ہے تو روحانیت کو بھی یونہی سمجھئے۔
۴	اللہ والوں کو اللہ تعالیٰ نے	جب وہ مرگئے تو پھر دوسروں	اللہ تعالیٰ کا عطیہ و اذن کا نہ ماننا یہودیوں کا

Marfat.com

نمبر شمار	نام مسئلہ	عقیدہ دیوبندی وہابی	عقیدہ اہلسنت بریلوی مع توضیح
	توفیق بخشی کہ دور و نزدیک سے ہر ایک کی مدد کریں وہ دنیا میں ہوں یا قبور میں	کی مدد کا کیا معنیٰ اور جب وہ قریب ہو کر نفع و نقصان کے مالک نہیں تو دور سے کیا کر سکیں گے	کام ہے ہزاروں شواہد موجود ہیں جن سے ثابت ہے کہ اللہ والے حیات و ممات قریب و بعد ہر طرح سے مدد کرتے ہیں باذنہ تعالیٰ وعطائہ
۵	یا رسول اللہ کو مدد کے واسطے دور سے پکارنا	ہم نہیں مانتے کیونکہ یہ روایات ضعیفہ ہیں	جن روایات واحادیث کو ہم نے لکھا ہے بحمدہٖ تعالےٰ صحیح ہیں اور صحاح ستہ کے پایہ کی ہیں ہاں جو انہیں ضعیف کہتا ہے اس کا اپنا ایمان ضعیف ہے۔
۶	یہ طریقہ یا رسول اللہ پکارنا صحابہ واسلاف صالحین سے ثابت ہے	یہ طریقہ بدعت ہے	یہ طریقہ بدعت نہیں بلکہ سنت ہے جو بدعت کہتا ہے وہ گمراہ ہے۔

نوٹ

ان جملہ امور کو فقیر نے علیحدہ علیحدہ رسائل میں لکھا ہے اب بھی فقیر اس مسئلہ کے لئے علیحدہ ابحاث مختصر لکھ کر اصل مسئلہ کے حوالہ جات پیش کریگا۔ انشاء اللہ

سے علیحدہ رسائل کا مجموعہ "فیصلہ حق و باطل" اور "الصحابہ فی عقائد الصحابہ" ہر دونوں تصانیف اویسی غفرلہ کا مطالعہ کیجئے!

Marfat.com

نجدی وہابی اور اسکے چیلے دیوبندی اور غیر مقلدین مودودی پارٹی وغیرہ

سنی سن ہوش سے سن : ہر مسئلہ اختلافی میں اپنی طرف سے عقیدہ گھڑ کر مخالفین عوام کو اہلسنت سے بدظن کر رہے ہیں۔ فلہذا فقیر اُویسی کی دردمندانہ اپیل ہے کہ ہر مسئلہ اختلافی میں پہلے اپنا عقیدہ اپنے محققین علماء سے یاد کریں کیونکہ ہمارا عقیدہ اپنی دلیل خود ہے پھر مخالفین کا یقین کریں کہ وہ بہتان تراشی کر کے کس طرح دھوکہ بازی کرتے ہیں۔

عقیدہ ۵ : ہم اہلسنت بریلوی اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ عظام اور اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ندا کرتے ہیں۔ ہم قریب و بعد اور موت و حیات کا کوئی فرق نہیں کرتے کیونکہ جیسے ان کے لئے قریب و بعد کی قیدیں ختم ہوتی ہیں ایسے ہی ان کے لئے موت و حیات کا کوئی فرق نہیں ہوتا۔ وہ کسی سے بعید ہیں تو قریب ہیں اور قریب ہیں تو قریب ہیں۔ اگر عالم دنیا میں موجود ہیں اگر وہ عالم برزخ میں آرام فرما ہیں تو زندہ ہیں لیکن ہمارے مخالفین اسی قسم کی ندا کو حرام اور کفر و شرک سے تعبیر کرتے ہیں اسی لئے یہاں پر ضروری ہے کہ ہم اس مسئلہ کو دلائل اور وضاحت سے عرض کر تاکہ مسئلہ صاف ہو جائے۔ ماننا نہ ماننا

ندا اور اس کی اقسام

کسی کو پکارنا چار طرح پر ہوتا ہے (۱) زندہ کو قریب سے پکارنا (۲) زندہ کو دور سے پکارنا (۳) مردہ کو قبر پر پکارنا (۴) مردہ کو دور سے پکارنا۔

ہمارا اور مخالفین کا مؤخر الذکر تین صورتوں میں اختلاف ہے۔ قریب دو طرح پر ہوتا ہے ایک مرئی دوسرا غیر مرئی۔ فلہذا زندہ کو قریب سے پکارنا دو طرح پر ہوا ایک تو مرئی کو یا للواجہہ بچشم خود دیکھ کر پکارنا ۲ غیر مرئی کو بغیر دیکھے پکارنا

ندا کی جتنی قسمیں بیان کی گئی ہیں ان سب کا خلاصہ یہ ہے۔

Marfat.com

۱۔ بمقتضائے ادعا ہے مجرد جس کو اہلِ معنی و بیان میں التفات کہتے ہیں کہ پکارنیوالا غائب کو حاضر قرار دے کر پکارتا ہے اور اپنے کلام میں مخاطب ہو کر گردانتا ہے

۲۔ یا صراحتہً کلام غائبانہ سے انتقال بسوئے خطاب حاضرانہ کرکے ندا کرتا ہے۔

۳۔ بمقتضائے غم والم مغموم حالت میں اموات کو پکارتا ہے۔

۴۔ بمقتضائے جوشِ محبت اور فرطِ مودّت محب عاشق غلبۂ شوق اور ولولۂ ذوق میں آ کر محبوب غائب کو پکارتا ہے کہ اس سے اس کے دلِ مضطر کو کچھ تسکین ہو جاتی ہے۔

۵۔ حالت خوف و مرض میں جیسے بیمار یا خائف سخت بیماری یا مصیبت میں اپنے ماں باپ اور دیگر غم خواروں اور عزیزوں کو بے اختیار پکار اٹھتا ہے اور ان کے حاضر و ناظر ہونے اور سننے یا سننے کا اس کے دل میں وہم بھی نہیں آتا۔

۶۔ بقصد تبرک باسم گرامی منادی ۔ ندا کرتا ہے

بطریق حکایت اور عبارت جیسے یا ایہا المزمل اور یا ایہا المدثر کہ اس کا پڑھنے والا کلام سبحانہٗ کو حکایۃً عبادت کے واسطے تلاوت کرتا ہے۔

۷۔ واسطے امتثال ارشاد کے جیسے تشہد میں السلام علیک ایہا النبی ورحمتہ اللہ وبرکاتہ کہ اس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام پہنچانا ندا کے ساتھ حکم شرع ہے اس طرح پر اپنے قلب میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود کو حاضر کر کے ندا کرے اور سلام پہنچائے پھر یقین کرے کہ میرا سلام پہنچ گیا اور آپ نے میرے سلام کا جواب دے دیا۔

۸۔ بطریق توسل اور استمداد شرعی ندا کرنا اگرچہ اموات ہوں۔

۹۔ بعد از وفات مرئی (دیکھے ہوئے) کو پکارنا

غیر مرئی کو بغیر دیکھے غائبانہ پکارنا۔

۱۰۔ **زندہ مرئی[1] کو قریب سے پکارنا** زندہ کو بالمواجہہ اور قریب سے پکارنا یہ ہمارا روزمرہ کا معمول ہے مثلاً اے فلاں فلاں وغیرہ وغیرہ۔

[1] آنکھوں دیکھا۔

Marfat.com

۱۱۔ زندہ غیر مرئی کو قریب سے پکارنا

بعض اوقات غیر مرئی کو اعتقاداً پکارا جاتا۔ مثلاً رجال الغیب یعنی ملائکہ جنات۔ انبیاء و اولیاء وغیرہ کو۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

عن زید بن علی عن عتبۃ بن غزوان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ضل احدکم شیئا وان اراد عونا وھو بارض لیس بھا انیس فلیقل یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی فان للہ عباداً لا تراھم وقد جرب ذالک رواہ الطبرانی

(ترجمہ) زید بن علی نے عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی کوئی چیز گم ہو اور وہ مدد چاہے اور وہ ایسی زمین میں ہو جہاں اس کا کوئی ہمدرد نہ ہو تو چاہیئے کہ پکارے اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔ اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔ اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔ بے شک اللہ کے ایسے بندے ہیں جو تمہیں نظر نہیں آتے اور یہ عمل تجربہ کیا ہوا ہے۔

۱۲۔ زندہ کو دور سے پکارنا

زندہ کو دور سے پکارنا دو طرح پر ہے ایک تو اتنی دور سے پکارنا کہ وہ نظر آتا ہے۔ دوسرا اتنی دور سے پکارنا کہ وہ نظر سے بہت دور ہے جس کا بظاہر آواز کا پہنچنا ناممکن ہے۔

۱۔ مثلاً وہ شخص جو بہت دور فاصلہ پر کھڑا ہے یا جا رہا ہے اس کو با آواز بلند پکارنا یہ ہمارا روزمرہ کا معمول ہے۔

۱۳۔ وہ شخص جو آنکھوں سے اتنا دور ہے کہ بظاہر آواز کا پہنچنا ناممکن ہے یہ بھی جائز ہے۔ جیسے اللہ تعالٰے ارشاد فرماتا ہے۔

Marfat.com

وَ نَادٰى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالُوْا نَعَمْ ۔ (اعراف)

(ترجمہ) اور جنتی لوگ دوزخیوں کو پکاریں گے کہ ہم نے تو اپنے پروردگار کے وعدہ کو حق پایا پس کیا تم نے بھی اس وعدہ کو جو تمہارے پروردگار نے کیا تھا حق پایا۔ وہ کہیں گے ہاں۔

فاروق اعظم نے دور سے پکارا

حدیث شریف میں ہے کہ حضرت عمر نے آنکھوں سے اوجھل ساریہ کو دور سے پکارا۔ امام جلال الدین سیوطیؒ تاریخ الخلفاء میں تحریر فرماتے ہیں۔

ان عمر رضی اللہ بعث بعیثًا وامر علیھم رجلا یدعی ساریۃً فبینما عمر رضی اللہ عنہ یخطب فجعل یصیح یا ساریۃ الجبل فقدم رسول من الجیش فقال یا امیر المومنین لقینا عدوا فھزمونا فاذا بصائح یا ساریۃ الجبل فاسندنا ظھورنا الی الجبل فھزمھم اللہ تعالٰی (رواہ البیہقی)

(ترجمہ) حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایک لشکر جہاد پر روانہ فرمایا اور اس پر ایک شخص کو جسے کہتے تھے ساریہ افسر مقرر کیا اس اثنا میں کہ حضرت عمر خطبہ دے رہے تھے۔ پکارنے لگے اے ساریہ پہاڑ کا خیال کرو۔ پھر لشکر سے قاصد آیا تو اس نے بتایا اے امیر المؤمنین! ہم نے دشمن سے مقابلہ کیا تو اس نے ہم کو شکست دی اچانک ایک آواز آئی کہ اے ساریہ پہاڑ کا خیال رکھو تو ہم نے اپنی پشتوں کو پہاڑ کی طرف کر کے سہارا لیا تو اللہ تعالٰی نے دشمن کو شکست دی (تاریخ الخلفاء)

Marfat.com

ابو قرصافہ نے دُور سے پکارا

ابو قرصافہ صحابی نے اپنے بیٹے آنکھوں سے اوجھل کو پکارا۔ چنانچہ مروی ہے کہ:

بلغني ان ابنا لابي قرصافة اسرته الروم نكان ابو قرصافه يناديه من سور عسقلان في وقت كل صلوٰة يا فلان الصلوٰة فيسمعه فيجيبه وبينهما عرض البحر

(رواہ الطبرانی)

(ترجمہ) ابو قرصافہ رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا تھا جس کو رومیوں نے قید کر لیا۔ ابو قرصافہ عسقلان میں تھے وہ ہر نماز کے وقت اسے یوں پکارتے کہ اے قرصافہ نماز کا وقت ہے وہ سن لیتا اور اپنے باپ کو جواب دیتا اور ان دونوں کے درمیان سمندر کا عرض فاصلہ تھا۔

ابو قرصافہ کا تفصیلی قصہ

حضرت مولنا جامی رحمتہ اللہ علیہ شواہد النبوت میں اس روایت کو ذرا تفصیل سے تحریر فرماتے ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:

"ابو قرصافہ رضی اللہ عنہ را رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گلیمے پوشانیدہ بود۔ مردم پیش وے مے آمدند ایشاں را دعائے خیرے کرد و برکت مے خواست اثر آں را در خور مے یافتند وے در عسقلان بود پسر وے قرصافہ در روم بغز ارفتہ بود ہر گاہ کہ صبح شدے ابو قرصافہ از عسقلان آواز دادے باآواز بلند کہ یا قرصافہ یا قرصافہ! الصلوٰۃ الصلوٰۃ از بلدۂ روم جواب دادے کہ لبیک یا ابتاہ صحابہ وے گفتند دیک کرا جواب می دہی۔ قرصافہ گفتے کہ پدر خود را

Marfat.com

سوگند برب الکعبہ کہ مرا ازبرائے نماز بیدار میکند"

(ترجمہ) ابو قرصافہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کمبل پہنایا تھا۔ لوگ ان کے پاس آتے اور وہ لوگوں کے حق میں دعائے خیر کرتے اور برکت چاہتے لوگ اس کا اثر اپنے دل میں پاتے وہ خود عسقلان میں تھے ان کا ایک بیٹا قرصافہ نام ملک روم میں جہاد کے لئے گیا ہوا تھا۔ اچانک جب صبح ہوتی تو ابو قرصافہ عسقلان سے اونچی آواز کے ساتھ پکارتے کہ اے قرصافہ! اے قرصافہ! نماز پڑھو! نماز پڑھو! قرصافہ روم کے شہر سے جواب دیتے کہ حاضر ہوں میں اے پیارے باپ صحابہ ان کو کہتے ارے تم کس کو جواب دیتے ہو۔ قرصافہ کہتے اپنے باپ کو۔ قسم پروردگار کعبہ کی وہ مجھ کو نماز کیلئے جگاتے ہیں۔

حور کا بہشت سے اپنی دنیوی سوکن کو پکارنا

عن معاذ بن جبل

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتؤذی امرأۃ زوجھا فی الدنیا الا قالت زوجتہ من الحور العین لاتؤذیہ قاتلک اللہ فانما ھو عندک دخیل یوشک ان یفارقک الینا

(رواہ ابن ماجہ والترمذی)، (مشکوٰۃ)

ترجمہ۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں کوئی عورت اپنے خاوند کو ایذا نہیں دیتی مگر اس کی بیوی حور عین جنت میں اس کو کہتی ہے کہ اس کو تکلیف نہ دے۔ اللہ تجھ کو ہلاک کرے یہ شخص تو تیرے پاس چند روزہ مہمان ہے۔ بہت جلدی تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آجائیگا۔

Marfat.com

۱۴۔ زندہ غائب کو پکارنے کے متعدد انواع

زندہ غائب کو پکارنے والے کے جذبات وہیجانات پر قیاس کیا جائے تو اس قسم کی پکار کئی انواع پر منقسم ہو جاتی ہے اور وہ انواع بھی سب کی سب معمول ہیں چنانچہ

۱۴۔ ندائے عاشقانہ جس شخص کو کسی چیز کا عشق ہوتا ہے اس کا نقشہ آنکھوں میں ہمیشہ پھرا کرتا ہے اس لحاظ سے بھی غائب کو حاضر کا خطاب کیا جاتا ہے۔ چنانچہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے جذب القلوب میں عبدالسلام بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے کئی اشعار اس کی شہادت میں تحریر کئے ہیں منجملہ ان کے دو شعر یہ ہیں:

علی ساکن البطن العقیق سلام
وان اسھرونی بالفراق وناموا
حظرتم علی النوم وھو محللٌ
حللتم التعذیب وھو حرام

ترجمہ: رہنے والے بطن عقیق پر سلام ہو اگرچہ انہوں نے مجھ کو جدائی کے ساتھ جگایا اور سو گئے تم نے مجھ پر نیند حرام کر دی حالانکہ وہ حلال تھی اور حلال کر دیا تعذیب کو حالانکہ وہ حرام ہے۔

ف: دیکھئے عاشق اپنے محبوب ساکن بطن عقیق کو پہلے تو اس طرح سلام کرتا ہے جس طرح کسی حاضر الوقت کو بالمواجہہ سلام کیا کرتے ہیں۔ پھر حَظَرْتُمْ اور حَلَلْتُمْ کے صیغۂ مخاطب سے اس کو یوں خطاب کر رہا ہے جس طرح کسی روبرو سے گفتگو کرنے والے کو کیا جاتا ہے حالانکہ وہ اس کے پاس موجود نہیں پھر یہ ندائے عاشقانہ ہے کہ عاشق اپنے معشوق غائب کو غلبۂ شوق اور شدت تصور سے مثل حاضر سمجھ رہا ہے۔

Marfat.com

زلیخا کی پکار

زلیخا ابتدائے عشق میں خود بخود طرح طرح کے تصورات اور خیالات میں باتیں کیا کرتی تھی چنانچہ مولنا جامی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ اس سانحہ کو کتاب زلیخا میں یوں تحریر فرماتے ہیں ؎

خیال یار پیش دیدہ بنشاند
ہم از دیدہ ہم از لب گوہر افشاند
کہ اے پاکیزہ گوہر از چہ کانی
کہ از تو دارم ایں گوہر فشانی
دلم بردی و نام خود نہ گفتی
نشانی از مقام خود نہ گفتی

ترجمہ: یار کے خیال کو اپنے سامنے بٹھایا آنکھوں سے نیز لبوں سے موتی برسانے لگی کہ اے پاکیزہ تو کس کان سے ہے کہ تیرے سبب سے میں رونا روتی ہوں۔ تو میرا دل تو لے گیا اور اپنا نام نہ بتایا اور نہ ہی اپنے مقام اور جگہ کا پتہ تبلایا۔

ف: دیکھئے زلیخا غائب ہونے کی حالت میں یوسف علیہ السلام سے حاضر کر رہی ہے

یوسف علیہم السلام کی پکار

یوسف علیہ السلام جب اپنے بھائیوں کے ساتھ جا رہے تھے تو ان کی سختی اور درشتی سے تنگ آکر اپنے والد ماجد حضرت یعقوب علیہ السلام کو پکار پکار کر فریاد کرتے تھے اس سانحہ کو مولنا جامی رحمۃ اللہ علیہ یوں تحریر فرماتے ہیں ؎

گہے در خون گہ در خاک مے خفت
زاندوہ دل صد چاک مے سفت

Marfat.com

کجائی اے اے پدر آخر کجائی

زحالِ من چنیں غافل چرائی

بیا بنگر مرا تا در چہ عالم

بدستِ ایں حسوداں پائمالم

ترجمہ:۔ کبھی خون میں اور کبھی خاک میں لیٹتا تھا غم سے اور ٹکڑے ٹکڑے دل کے ساتھ کہتا تھا۔ کہاں ہے اے میرے باپ تو آخر کہاں ہے تو۔ میرے حال سے تو کیوں بے خبر و غافل ہے۔ آکر دیکھ کہ میں کس حال میں ہوں۔ ان حاسدوں کے ہاتھوں پائمال ہو رہا ہوں۔

امام ابوحنیفہؒ کی پکار

امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے ایک قصیدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں لکھا ہے جس کے دو شعر یہ ہیں ؎

یا سید السادات جئتك قاصدًا

ارجو رضاك واحتمی بحماك

واللہ یا خیر الخلائق ان لی

قلبا مشوقا لا یروم سواك

ترجمہ:۔ اے سیدوں کے سید پیشواؤں کے پیشوا میں دلی قصد سے آپ کے حضور میں آیا ہوں۔ آپ کی مہربانی اور خوشنودی کی امید رکھتا ہوں اور اپنے آپ کو سب برائیوں سے آپ کی پناہ میں دیتا ہوں۔ اللہ کی قسم اے بہترین مخلوقات، تحقیق میرا دل آپ کی زیارت کا بہت ہی شوق رکھتا ہے۔ سوائے آپ کے اور کسی شئے سے اس کو الفت نہیں ہے۔

ف دیکھئے امام صاحب رحمتہ اللہ علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابد دعائیں

سے بقیہ حاظر و ناظر و استمداد غائب اور دُور ہو کر پکارتے ہیں۔

Marfat.com

عاشق زار کا دُور سے پکارنا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب دینا

امام شعرانی رحمتہ اللہ علیہ کتاب المیزان میں لکھتے ہیں کہ:۔

"محمد بن زین رحمتہ اللہ علیہ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشق اور مداح تھے۔ عین بیداری کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کیا کرتے تھے لیکن ایک غلطی کے سبب سے وہ اس نعمت سے محروم ہو گئے۔ پھر وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرصۂ دراز تک غائبانہ درخواست کرتے رہے کہ یا رسول اللہ مجھ گنہگار کو اپنا روئے انور دکھلائیے ایک دفعہ نہایت اشتیاق اور محبت سے بھرا ہوا ایک شعر پڑھا جس کا اثر یہ ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دور سے نظر آئے آپ نے وہیں سے ارشاد فرمایا کہ اُنہیں تو حضوری کے لائق نہیں ہے"۔

امتباہ:۔ یہ پکارنے والا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بالآخر دور سے دیکھ ہی لیتا ہے اب سوال یہ ہے کہ دُور سے پکارنا شرک ہے تو مشرک کو زیارت کیسی مشرک تو دُنیا میں بھی رسول خدا نہ دیکھ سکے، برزخ سے ان کی زیارت مشرک کو کب نصیب لیکن بدقسمتی سے مسلمانوں کو مشرک قرار دے دیا جائے تو اس کا کیا علاج

ان روایات سے معلوم ہوا کہ غلبۂ عشق و محبت میں غائب کو خطاب حاضر کرنا جائز اور صحیح ہے۔ نوٹ:۔ انہیں عشق کے غلبہ کے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حالات جاننے سننے والا مان کر پکارنا بھی شامل ہے۔

ندائے دعائیہ

دعا کے وقت بعض اوقات غائب کو حاضر سے خطاب کیا جاتا ہے

Marfat.com

حضرت علی کا حضرت عمر کو غائبانہ خطاب :

سیرت حلبی میں ہے کہ ایک دفعہ ایک رات حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ایام خلافت میں مسجد نبوی کی طرف آئے کہ کیا دیکھتے ہیں کہ مسجد شریف میں چراغ کثرت سے روشن ہیں اس پر آپ نے خوش ہو کر حضرت عمر کو یوں دعا دی :-

نورت مساجدنا نور اللہ قبرک یا ابن الخطاب	اے عمر ابن خطاب تو نے ہماری مسجدوں کو روشن کیا۔ اللہ تعالیٰ تیری قبر کو روشن کرے۔

موذن کی آواز: اذان پر غور و خوض کر دکہ اذان سننے والے دو طرح کے لوگ ہوتے ہیں ایک تو وہ جو موذن کو دیکھتے ہیں اور دوسرے وہ جو موذن کو نہیں دیکھتے لیکن اذان کے کلمات کا جواب دیتے ہیں دونوں یکساں ہوتے ہیں چنانچہ شرح مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ

"فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت موذن صبح کی اذان میں کہے الصلوٰۃ خیر من النوم یعنی نماز پڑھنا سونے سے بہتر ہے تو اس وقت اس کلمہ کے سننے والے کو اس کے جواب میں یہ کہنا چاہیئے صَدَقْتَ وبررتَ یعنی تو نے سچ کہا اور اچھی بات کہی۔"

ف: در مختار میں ہے کہ اذان کا جواب دینے والا اس امر کا پابند نہیں ہے کہ وہ موذن کے پاس آکر جواب دے اور دور سے نہ دے بلکہ اس کو حکم ہے کہ وہ جہاں کہیں بھی ہو خواہ گھر پر ہو یا بستر پر۔ بازار میں ہو یا سڑک پر۔ کھیت میں ہو یا میدان میں۔ غائب ہو یا حاضر جواب کے کلمات کہہ دے۔

شرک کے مفتی: کیا ندائے غائب مثل حاضر کو شرک بتانے والے بتائیں گے کہ موذن تو بعض سننے والوں کو نظر نہیں آتا اور نہ ہی موذن ان کو دیکھتا ہے۔ علاوہ اس کے موذن بعض

Marfat.com

ایسے سامعین کے جواب اور خطاب کو سن بھی نہیں سکتا تو یہ بھی داخل شرک ہوگا۔ اگر یہ داخل شرک ہے تو پھر یہ حدیث کا مقابلہ ہوا۔ اگر نہیں تو پھر خاصانِ حق کو جن کا باعلامِ حق سننا بھی ممکن ہے۔ پکارنا شرک کیونکر رہا:۔

۱۶ ندائے مراسلات — خط و کتابت میں عام دستور ہے کہ ندائے غیبیہ کو حاضر کا خطاب دیا جاتا ہے چنانچہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نامہ مبارک ہرقل بادشاہِ روم کو لکھا اس کے الفاظ صحیح بخاری میں یوں مروی ہیں۔

اما بعد فانی ادعوک بدعایۃ الاسلام اسلم تسلم	بے شک میں تجھ کو بلاتا ہوں ساتھ دعوت اسلام کے تو اسلام لے آ تاکہ تو سلامت رہے۔

فائدہ اس روایت میں ہرقل بادشاہ روم کو حاضر کا خطاب کیا گیا ہے حالانکہ اسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں مقیم تھے اور ہرقل روم میں تھا۔

خط و کتابت دراصل بات یہ ہے کہ چونکہ قاصد اس خط کو لے جاکر مکتوب الیہ کے ہاتھ میں دے دیگا اور وہ اس کو کھول کر پڑھے گا تو خطاب صحیح ہو جائے گا۔

ف پس جب قاصدوں کے اعتماد پر یہ خطاب حاضر غائب میں صحیح ہو سکتا ہے تو پھر حسب مضمون حدیث و ملائکہ مبلغین کے اعتماد پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو غائب حاضر کا خطاب کرنا کیونکر جائز نہ ہوگا یعنی یارسول اللہ کہنا

ندائے تفجع[1] و تحسر[2]

غم و فکر کے وقت غائب کو خطاب حاضر کیا جاتا ہے۔ چنانچہ احادیث میں ہے

بی بی صفیہ نے کہا یارسول اللہ

(۱) بی بی صفیہ رضی اللہ عنہا نے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں حضور

---

[1] درد کا اظہار [2] اظہار حسرت

Marfat.com

پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپ کے غم میں بکثرت اشعار پڑھے منجملہ ان کے دو شعر یہ ہیں:

الا یا رسول اللہ کنت رجاءنا

وکنت بنا براً ولم تک جافیا

فلو ان رب الناس ابقی محمداً

سعدنا ولکن امرہ کان ماضیا

ہاں یا رسول اللہ آپ ہماری امید گاہ تھے اور ہم پر احسان کرنے والے تھے نہ جفا کرنے والے اگر پروردگار عالم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہم میں زندہ رکھتا تو ہم خوش ہوتے۔ لیکن کیا کیا جائے اللہ تعالیٰ کا حکم سب پر جاری ہونے والا ہے۔

بی بی عائشہ نے کہا یا رسول اللہ

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے وصال پر یہ مرثیہ پڑھا ؎

یا من لم یلبس الحریر — ولم ینم علی الفراش الوثیر

یا من خرج من الدنیا — ولم یشبع من خبز الشعیر

یا من اختار الحصیر علی السریر — ویا من لم ینم باللیل من خوف السعیر

اے نبی تم نے نہ پہنا ریشمی — فرش نازک پر نہ سوئے تم کبھی

تخت چھوڑا بوریا تم نے لیا — راہ حق میں جو ہوا سب دے دیا

تم گئے دنیا سے اے سرتاج من

پیٹ بھر روٹی نہ کھائی تا دفن

اپنے مولا کا تمہیں بھایا نہیں

واسطے جن کے یہاں چھوڑا ہمیں

Marfat.com

• حسّان نے کہا یارسول اللہ

حسان رضی اللہ عنہ نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور مداح صحابی تھے آپ کے وصال کے رنج وغم میں بکثرت اشعار کہے چنانچہ من جملہ ان کے دو شعر یہ ہیں۔

کنت السواد لناظری فعمی علیک الناظر

من شاء بعدک فلیمت فعلیک کنت احاذر

آپ میری آنکھ کی پتلی تھے۔ آپ کے ماتم میں اب بے نور ہوگئی۔ آپ کے بعد جو چاہے مر جائے (کوئی پرواہ نہیں) مجھے تو آپ کا ہی ڈر تھا۔

صدیق اکبر نے کہا یارسول اللہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال پر مرثیہ

ودعنا الوحی اذ ولیت عنا

فودعنا من اللہ الکلام

سوی ما قد ترکت لنا رھینا

تضمنہ القراطیس العظام

ہم نے وحی کو رخصت کیا جب آپ ہم سے چلے گئے۔ پس اللہ تعالے کا کلام ہم سے رخصت ہوا سوائے اس کے جو آپ نے ہمارے لئے محفوظ چھوڑا جو اوراق میں مرقوم ہے۔

فائدہ | غرض اس قسم کے اشعار جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں غائبانہ بطور خطاب پڑھے جاسکتے ہیں جائز ہیں کیونکہ آپ کا تصور دل میں بندھا ہوا ہوتا ہے اس لئے غلبۂ عشق میں حاضرانہ خطاب حضور فی الذہن کے باعث کیا جاتا ہے مگر جن لوگوں کے دلوں

Marfat.com

ہیں کجی ہے وہ کبھی ماننے کے نہیں خواہ کتنے ہی دلائل پیش کئے جائیں ایسے ہی لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

بل کذبوا بما لم یحیطوا بعلمہ (یونس)	کفار نے اس چیز کو جھٹلایا جس کا انہیں علم نہیں۔

مطلب یہ ہے کہ ان کو چاہیئے تو یہ تھا کہ وہ اپنی عقل کی کمی اور فہم کا تصور جانتے الٹا ان کو جھٹلانے لگے۔

۱۸۔ ندائے خبریہ

بعض اوقات غائب کو مجازاً حاضر کا خطاب کیا جاتا ہے مثلاً کلمہ یاحسرت کی خبر دینے کے لئے آتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

یاحسرۃ علی العباد (یٰسین)	اے حسرت یعنی افسوس ہے بندوں پر

فائدہ یا حرف نداء ہے جس سے مخاطب (حاضر) کو پکارا کرتے ہیں لیکن اس آیت میں یاحسرت پر داخل ہے اور حسرت ایسی چیز ہے جو بے ادراک اور بے شعور ہے اگر اس کو پکارا جائے تو اسے کبھی بھی محسوس نہیں ہو سکتا کہ مجھ کو کوئی پکار رہا ہے۔

امام فخر الدین رازی رحمتہ اللہ علیہ تفسیر کبیر میں تحریر فرماتے ہیں۔

المقصود ان ذٰلک وقت الحسرۃ فان النداء مجاز المراد الاخبار

(تفسیر کبیر)

اس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ یہ حسرت کا وقت ہے (نہ یہ کہ حسرت کو پکارتے اور بلاتے ہیں) بلکہ اس مقام پر ندا مجازاً ہے جس کا مطلب اور مراد خبر دینا ہوتا ہے۔

ف اس سے یہ امر ثابت ہوا کہ ندا کبھی مجازاً بمعنے خبر بھی ہوتی ہے۔

Marfat.com

۱۹۔ ندائے[1] حکائی

بعض نداء بطریق حکایت اور عبادت کی جاتی ہے چنانچہ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر یہ نداء پائی جاتی ہے۔ مثلاً

۱۔ یا ایھا المزمل قم اللیل الا قلیلا نصفہ او انقص منہ قلیلا

۲۔ سورہ مدثر میں ہے۔ یا ایھا المدثر۔ قم فانذر وربک فکبر

۳۔ سورہ مائدہ میں ہے۔ یا عیسیٰ ابن مریم اذکر نعمتی علیک و علیٰ والدتک اذ ایدتک بروح القدس

۴۔ سورہ نمل میں ہے یا موسیٰ انہ انا اللہ العزیز الحکیم

۵۔ سورہ مریم میں ہے یا زکریا انا نبشرک بغلام اسمہ یحییٰ لم نجعل لہ من قبل سمیاً

۶۔ سورہ آلِ عمران میں ہے یا مریم اقنتی لربک واسجدی وارکعی مع الراکعین

فائدہ گویا اس کا پڑھنے والا کلام اللہ کو حکایۃً عبادت کے واسطے تلاوت کرتا ہے۔ یہ تمام صورتیں بلکہ ان کے علاوہ سب کو ہمارے مخالفین مانتے ہیں چنانچہ رئیس المحرفین سرفراز گکھڑوی نے اپنی تصانیف میں لکھا ہے اور فقیر اویسی غفرلہ نے تفصیل کے ساتھ ان پر رفع الحجاب کتاب میں تبصرہ کیا ہے اگر مزید دیکھنا ہو تو فقیر کی کتاب مذکور پڑھیے۔

۲۰۔ ندائے غائب زندہ یا بعد از وصال کی صورتیں

چونکہ مخالفین کا ہمارے ساتھ اختلاف ندائے غائبانہ میں ہے اسی لئے ہم ندائے غیب پر کچھ گفتگو کرتے ہیں۔

ندائے یا رسول اللہ میں تین طرح کا احتمال پیدا ہو سکتا ہے۔

---

[1] بطور حکایت

Marfat.com

۲۱ ر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ خود بنفس نفیس اپنے اپنے مقامات سے اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی قدرت اور قوت شنوائی سے سنتے ہیں۔

۲۲ ر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء کرام کو فرشتوں کے ذریعے اس ندا کو پہنچایا جاتا ہے۔

۲۳ ر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء کرام خود ہر ایک کی پکار پر ہر جگہ حاضر او موجود ہو جاتے ہیں۔

۲۴ ر فرشتوں کے ذریعہ ندا پہنچایا جانا

بعض احکام شرعیہ وغیر شرعیہ بذریعہ ملائکہ بدرگاہ رسالت پہنچائے جاتے ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس ندائے یا رسول اللہ بھی بذریعہ ملائکہ پہنچایا جاتا ہے۔ چنانچہ درود و سلام کا پہنچایا جانا حدیث شریف میں ہے۔

(۱) عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للہ سیاحین یبلغونی عن امتی السلام (نسائی)

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی طرف سے بہت سے فرشتے زمین میں سیاحت کرتے ہیں اور میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں

حدیث التحیات میں سلام کرنے کا طریقہ اس طرح پر سکھلایا گیا ہے

التحیات للہ والصلوٰت والطیبات السلام علیک ایھا النبی الخ

مزید تفصیل فقیر کی کتاب "رفع الحجاب" میں ہے۔

(۲) حدیث شریف میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

حیثما کنتم فصلوا علیّ فان | تم جہاں ہو مجھ پر درود بھیجا کرو کہ

Marfat.com

صلوتکو تبلغنی (طبرانی) | تمہارا درود مجھ پر پہنچتا ہے۔

(۳) اعمال امت کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں پیش کیا جانا وغیرہ۔

فائدہ ان روایات سے معلوم ہوا کہ ہمارے اقوال و افعال ہر روز بلا ناغہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار عالی میں بذریعہ ملائکہ پہنچائے جاتے ہیں تو پھر منکر کو ندائے یا رسول اللہ کے پہنچنے اور پکارنے میں کیا شک و شبہ ہو سکتا ہے۔

قاعدہ نحویہ نحو کی کتابوں میں تصریح ہے کہ یا کا کلمہ قائم مقام ادعو کے ہے اور ادعو کے معنے یہ ہیں کہ میں پکارتا ہوں یا عرض کرتا ہوں جیسے شرح جامی اور کافیہ و دیگر کتب میں مسرح ہے اس کی بحث فقیر کے رسالہ برکات الرضا میں پڑھیے۔

پس جو شخص یا رسول اللہ وغیرہ کہتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ میں رحمۃ للعلمین کو اپنی عاجزانہ حالت کی طرف متوجہ کرتا ہوں یا یاد کرتا ہوں تو پھر اس میں شرک کی کون سی وجہ ہے؟

قرآن مجید میں وارد ہے یٰحسرۃً - یالیت - یٰجبال - یا ارض - یا سماء وغیرہ۔ یہاں یا حرف ندا کا استعمال غیر ذی روح اشیاء کے لئے ہوا ہے منکرین ذرا غور کریں کہ پھر وہ کس طرح کلمۂ یا کو اللہ تعالےٰ کے سوا کسی دوسری چیز کے لئے استعمال کرنے سے منع کرتے ہیں۔

جب حرف یا قریب و بعید دونوں کے لئے یکساں مستعمل ہوتا ہے تو قریب کے لئے ہی مختص کرنا کس دلیل سے ہے حالانکہ شرح جامی میں ہے۔

یا اعمہا لانہا مستعمل لنداء القریب والبعید

یا سب سے عام ہے قریب اور بعید ہر دو کے لئے آتا ہے۔

ازالہ وہم وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ حرف یاء صرف قریب کے لئے آتا ہے اس لئے یا رسول اللہ کہنا جائز نہیں ہے ان کا یہ دعویٰ اصول نحو سے باطل و غلط ہو گیا کیونکہ یاء بعید کے

Marfat.com

لئے بھی آتا ہے لہٰذا یارسول اللہ کہنا جائز ہے اور اس میں کسی طرح کا شرک نہیں پایا جاتا۔

قوت شنوائی سے سننا

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ انبیاء و اولیاء دور سے نہیں سن سکتے۔ دور سے سننا خدا تعالےٰ کی صفت ہے۔ غیر خدا میں یہ طاقت ماننا شرک ہے۔

جواب: دور سے سننا اللہ تعالیٰ کی صفت نہیں ہے کیونکہ دور سے آواز تو وہ سنے جو کہ پکارنے والے سے دور ہو اللہ تعالیٰ تو شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

ونحن اقرب الیہ من حبل الورید	ہم تو شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

اور فرماتا ہے۔

وھو معکم اینما کنتم	جہاں تم ہو وہ تمہارے ساتھ ہے۔

اور فرمایا:

وما کنا غائبین	ہم غائب نہیں ہیں

لہٰذا اللہ تعالےٰ تو قریب ہی کی بات سنتا ہے وہ اس سے قریب ہی ہوتی ہے کہ وہ خود قریب ہے۔ قریب کی آواز سننا بھی تو اس کی صفت ہے تو اسے بھی شرک کیوں نہیں کہتے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت شنوائی

اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسی قوت شنوائی عطا فرمائی کہ جس سے آپ قریب اور بعید سے یکساں سنتے ہیں چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی ارٰی	ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

مالا ترون واسمع مالا تسمعون اطت السماء وحق لها ان تئط ليس فيها موضع اربع اصابع الا وملك واضع جبهته ساجدا (ترمذی)

میں وہ چیز دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے آسمان بوجہ کے سبب سے چرچراتا ہے اور یہ بات اس کو سزاوار ہے کیونکہ اس میں کوئی چار انگل کی ایسی جگہ نہیں ہے جس میں کوئی فرشتہ پیشانی رکھے سجدہ میں نہ ہو۔

ملائکہ درود کی شنوائی

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ادنیٰ غلاموں کو حیرت انگیز قوت شنوائی عطا فرمائی ہے چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للہ ملکا اعطی سماع الخلائق کلها قائم علی قبری الی یوم القیامة فما من احد یصلی علی صلوة الا بلغنیها (رواہ الطبرانی)

عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک فرشتہ میری قبر پر متعین ہے جس کو اللہ تعالے نے اس قدر قوت سماعت عطا فرمائی ہے کہ وہ تمام مخلوق کا درود مجھے قیامت تک پہنچاتا رہیگا۔ (زرقانی)

رسول اللہ کے ادنیٰ خادم کا دور سے سننا

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس کے ادنیٰ خادم فرشتے کی تو یہ قدرت اور طاقت شنوائی ہے کہ وہ روئے زمین کے تمام درود خوانوں کا درود بروضہ

Marfat.com

مقدسہ پر ہی کھڑا کھڑا سنتا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہر ایک درود خواں کا درود بھی پہنچاتا ہے پس جب آپ کے ایک ادنیٰ خادم میں یہ طاقت پائی جاتی ہے کہ وہ جہاں بھر کے درود شریف خود سن لیتا ہے تو کیا آپ اپنے اس خادم اور غلام سے بھی کم تر ہیں کہ وہ خود سن نہیں سکتے بلکہ وہ دوسروں کے محتاج ہیں۔

ف حقیقت میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بغیر ایمان کے نظر نہیں آتے اور یہ نور ایمان بغیر فضل ایزدی کے ہر ایک کو میسر نہیں ہوتا چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم

کسی نے خوب فرمایا ہے۔

یا صاحب الجمال و یا سید البشر

من وجھک المنیر لقد نور القمر

لا یمکن الثناء کما کان حقہٗ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

(ترجمہ) اے صاحب جمال کے اور اے سید انسانوں کے۔ آپ کے روشن چہرے سے تحقیق چاند نے روشنی پائی۔ آپ کی تعریف نہیں ہو سکتی جیسی کہ اس کا حق ہے۔

خدا کے بعد آپ ہی بزرگ ہیں قصہ مختصر

فائدہ: غرض اگر دور و نزدیک سے سننا خاصۂ خدا ہوتا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ شرک فرشتے کے حق میں کیوں جائز رکھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ دور و نزدیک سے کسی نبی یا ولی کا کسی کی آواز کو سن لینا شرک نہیں ہے بلکہ یہ صفت عطائی ہے۔ مستقل بالذات نہیں۔ مزید تحقیق کے لئے رسالہ "دور سے سننا" میں پڑھیے۔

ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا

علماء محققین اور صوفیائے کرام کا عقیدہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں چنانچہ اس دعوی کے ثبوت میں چند دلائل لکھے جاتے ہیں۔ مزید فقیر کی کتاب "دلوں کا چین" "تسکین الخواطر" میں دیکھئے۔

اس بحث کے دو جزو ہیں ایک تعدد ارواح دوسرا تعدد اجسام۔ ان ہر دو امر پر بحث کرنے سے پہلے حاضر و ناظر پر روشنی ڈالی جاتی ہے کہ آیا اسمائے حاضر و ناظر اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہیں یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صفات سے۔

لغوی معنی پر اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر کہنا

صاحب درمختار رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

فائدہ یاحاضر و ناظر لیس بکفر ؛ یا حاضر اور یا ناظر کہنا کفر نہیں ہے ظاہر ہے کہ نفی کفر مستلزم جواز نہیں ہو سکتا اس لئے کہ ممکن ہے کہ حرام ہو یا مکروہ

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح ردالمختار میں یوں تحریر فرماتے ہیں۔

فان الحضور بمعنی العلم شائع ما یکون من نجوی ثلثۃ الا ھو رابعھم والنظر بمعنی الرؤیۃ الم یعلم بان اللہ یری بالمعنی عالم یا من یری (ردالمختار)	حاضر یا ناظر کہنے والے کی تکفیر اس وجہ سے نہیں کی جائے گی کیونکہ حضور بمعنے علم شائع ہے جہاں تین آدمیوں کا مشورہ ہو وہ مزوران کا چوتھا ہوتا ہے اور نظر بمعنے رؤیۃ بھی مستعمل ہے بے شک اللہ تعالیٰ بالمعنی دیکھتا ہے

فائدہ دیکھئے فقہاء کرام حاضر و ناظر کے لفظ اللہ تعالیٰ کی شان میں اطلاق کرنیوالے کو تکفیر سے بچانے کے لئے تاویل کر رہے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ بلا تاویل اس کا اطلاق اللہ تعالیٰ کی ذات پر جائز نہیں چہ جائیکہ یہ صف خاصہ پروردگار عالم تبلائی جائے۔

حاضر کا مطلب

وجہ یہ ہے کہ حاضر وہ ہے جو مکان میں ہو اور ناظر وہ ہے جو آنکھ کی تپلی سے دیکھے

Marfat.com

اس معنے پر اللہ تعالیٰ کے لئے ماننا یہ کفر صریح ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ مکانیت اور جسمانیت سے پاک ہے علاوہ اس کے یہ اسماء توقیفی ہیں یعنی جن اسماء کا اطلاق قرآن وحدیث میں کہا گیا ہے انہیں اسماء کے ساتھ پکاریں گے یا اس لفظ کے ساتھ پکاریں گے جس میں بجز خوبی کے کوئی معنے منافی ذات و صفات نہ پائے جائیں جیسے لفظ یزدان، ایزد، خدا، چنانچہ خود اللہ تعالےٰ سورہ اعراف میں ارشاد فرماتا ہے۔

وللہ الاسماء الحسنیٰ فادعوہ بہا	اور اللہ تعالےٰ کے لئے اچھے نام ہیں پس ان ناموں سے ان کو پکارو۔

نبراس مع التعلیقات القسطاس کے صـ۲۷۲ میں جسم و جوہر کے اطلاق کو ذات باری پر منع فرمایا ہے اس کی دلیل میں ارشاد فرماتے ہیں۔

لوجہین احدہما انہ لم یوجد ہذا الاطلاق فی القرآن والحدیث ومذہب اہل السنۃ ان لا یسمی اللہ سبحانہ الا بما ورد فیہما لقولہ تعالیٰ وللہ الاسماء الحسنیٰ فادعوہ بہا وذروا الذین یلحدون فی اسمائہ (نبراس)	یہ منع دو وجہ سے ہے۔ ایک وجہ یہ ہے کہ ان لفظوں کا اطلاق قرآن وحدیث میں نہیں پایا گیا اور مذہب اہل سنت یہ ہے کہ قرآن وحدیث میں جو اسماء مذکور ہیں ان کے سوا دوسرے نام سے اللہ تعالیٰ کو نہیں پکاریں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور اللہ تعالےٰ کے لئے اچھے نام ہیں پس اس کو اُن کے ساتھ پکارو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں نئی راہ نکالتے ہیں۔
قال القاضی ابو بکر کل لفظ	قاضی ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو

Marfat.com

دل علی معنی ثابت للہ تعالیٰ ولم یکن موھماً بنقص جاز اطلاقہ و شرط آخرون مع ذالک ان یکون مشعراً باجلال وتعظیم و توقف امام الحرمین و فصل الامام الغزالی وقال یجوز ما یدل علی الصفۃ لاما یدل علی الذات وقال الاشعری لابد من اذن الشارع وفی شرح المواقف ھو المختار

لفظ ایسے معنی پر دلالت کرے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت ہے اور اس میں نقص کا وہم بھی نہ ہو تو ایسے لفظ کا اطلاق جائز ہے اور دوسرے اماموں نے اس کے ساتھ اضافہ کی ہے کہ وہ لفظ تعظیم و تکریم ظاہر کرتا ہو اور امام الحرمین نے اس میں توقف کیا ہے اور امام غزالی نے اس میں تفصیل کی ہے اور کہا ہے کہ جو اسم کسی صفت پر دال ہو۔ وہ جائز ہے نہ کہ وہ جو ذات پر دلالت کرے اور اشعری نے کہا ہے کہ شارع کی اجازت ضروری ہے اور شرح مواقف میں ہے کہ یہی مختار ہے۔

امام رازی کی تحقیق

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر کبیر میں زیر آیت وللہ الاسماء الحسنیٰ تحریر فرماتے ہیں۔

دلّت ھٰذہٖ الاٰیۃ علیٰ ان اسماء اللہ تعالیٰ لیست الا للہ تعالیٰ فیجب کونہا موصوفۃ بالحسن والکمال فھذا یفید ان کل اسم لایفید فی المسمی صفۃ کمالٍ وجلالٍ فانہ لا

آیت کریمہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اسماء باری تعالیٰ اس کے ساتھ خاص ہیں اور صفات حسنیٰ اس کے لئے ہیں تو اسماء کا متصف بالحسن والکمال ہونا واجب ہوا اور اس نے یہ فائدہ دیا ہے کہ جو اسم مسمی میں صفت کمال و جلال کا

Marfat.com

یجوز اطلاقہ علی اللہ

فائدہ: نہ ہی اس کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر جائز نہیں۔

ناظر کا معنی

بنا بریں لفظ ناظر جبکہ آنکھ کی پتلی کے لئے از روئے لغت موضوع ہے تو اس کا اطلاق اللہ تعالےٰ پر بلا تاویل ہرگز جائز نہیں۔

اس کے بعد امام موصوف فرماتے ہیں

یجب علی الانسان ان یدعو اللہ بہا وھذا یدل علیٰ ان اسماء اللہ تعالیٰ توقیفیۃ لا اصطلاحیۃ ویؤکد ھذا انہ یجوز ان یقال یاجواد ولا یجوز ان یقال یاسخی ولا یقال یا عاقل و یا طبیب و یا فقیہ وذالک یدل علی ان اسماء اللہ تعالیٰ توقیفیۃ لا اصطلاحیۃ

انسان پر واجب ہے کہ اللہ تعالےٰ کو اسمائے حسنیٰ کے ساتھ پکارے اور یہاں سے معلوم ہوا کہ اس کے اسماء توقیفی ہیں۔ اصطلاحی نہیں یعنی جو اسماء قرآن وحدیث میں ہیں وہی جائز ہیں اور اس سے یہ بات مؤکد ہو جاتی ہے کہ یا جواد کہنا جائز ہے اور یا سخی کہنا ناجائز۔ اور اسی طرح یا عاقل یا طبیب یا فقیہ وغیرہ کہنا ممنوع ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ کے نام توقیفی ہیں اصطلاحی نہیں۔

حاضر وناظر کے لغوی معنے

(اوّل) حاضر کہتے ہیں جو پہلے غائب ہو پھر کسی جگہ آئے چنانچہ مصباح المنیر میں ہے۔

(۱) حضر الغائب حضوراً قدم من غیبۃ

حاضر ہوا غائب حاضر ہونا یعنی آیا اپنی غیبت سے۔

(۲) اور منتہی الادب میں ہے۔

حاضر حاضر شوندہ

یعنی حاضر کے معنے حاضر ہونے والا

Marfat.com

دوم:۔ ناظر کہتے ہیں جو پتلی سے دیکھے چنانچہ مصباح المنیر میں ہے۔

والناظر السواد الاصغر من العين الذی یبصر به الانسان شخصه	ناظر آنکھ کی پتلی کو کہتے ہیں جس کے ساتھ انسان ہر ایک چیز کی صورت کو دیکھتا ہے۔

اللہ تعالےٰ مکان ونظر سے منزہ اور پاک ہے کو سمیع۔ بصیر۔ علیم کہیں گے

قاموس اللغات میں ہے۔

والناظر العين او النقطة السوداء فی العين او البصر نفسه اوعرق بالانف وفيه منه البصر	ناظر سے مراد آنکھ ہے یا وہ سیاہ نقطہ جو آنکھ میں ہے یا خود قوت بینائی مراد ہے یا ناک کی وہ رگ مراد ہے جس میں بینائی کی رطوبت ہے۔

امام ابوبکر رازی مختار الصحاح میں لکھتے ہیں۔

نظر بفتحتين تأمل الشئ بالعين والناظر فی المقلة السواد الاصغر الذی فيه النظر	نظر بفتح نون وظاء کے معنے ہیں دیکھنا کسی چیز کو آنکھ سے اور ناظر آنکھ کے ڈیلے میں وہ چھوٹی سی سیاہی ہے جس میں آنکھ کی پتلی ہے۔

ف غرض اللہ تعالےٰ کو حاضر وناظر کہنا بلا تاویل جائز نہیں کیونکہ حاضر وناظر مخلوق ہی ہو سکتی ہے اس سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حاضر وناظر جاننا جائز ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے تمام دنیا کو آپ کے روبرو مثل کف دست کے ظاہر اور روشن کر دیا ہے۔ عالم کا ذرہ ذرہ آپ کے پیش نظر ہے اور ساتوں آسمان کا کوئی ٹکڑا ساتوں زمین کا کوئی ذرہ سمندروں کا کوئی قطرہ اشجار کا کوئی پتہ۔ مخلوقات کے تمام احوال ہر آن ہر ساعت آپ پر ظاہر ہیں حتیٰ کہ انسانوں کے تمام اعمال وافعال۔ نفاق وایمان اور خطرات قلوب پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم باذن الٰہی اپنے

Marfat.com

نور نبوت سے مطلع ہیں۔ (تفسیر عزیزی)

اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے۔

یاایھا النبی انا ارسلنٰک شاھدًا ومبشرًا ونذیرًا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا	اے نبی (غیب کی باتیں بتلانے والے) بے شک ہم نے تم کو بھیجا گواہ (حاضر وناظر) اور خوشخبری دینے والا اور روشن چمکا دینے والا آفتاب۔

شاہد کا معنی

شاہد کے معنے گواہ بھی ہو سکتے ہیں اور حاضر و ناظر بھی۔ گواہ کو شاہد اس لئے کہتے ہیں کہ وہ موقعہ پر حاضر ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یا تو شاہد اس لئے فرمایا گیا کہ آپ دنیا میں عالم غیب کو دیکھ کر گواہی دے رہے ہیں ورنہ سارے انبیاء گواہ تھے یا اس لئے فرمایا گیا کہ آپ قیامت میں تمام انبیاء کی علیٰ گواہی دیں گے یہ گواہی بغیر دیکھے ہو ہی نہیں سکتی۔

اور سورۃ بقرہ میں ارشاد ہوتا ہے۔

وکذالک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیدا	اور بات تو یوں ہی ہے کہ ہم نے تم کو سب امتوں میں افضل کیا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان اور گواہ ہیں۔

اور سورہ نساء رکوع ۵ میں ارشاد ہوتا ہے۔

فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید وجئنا بک علیٰ ھؤلاء شھیدًا	تو کیسی ہوگی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں اور تم کو (اے حبیب) ان سب پر گواہ بنا کر لائیں۔

حضور علیہ السلام کے گواہ

ان آیتوں میں ایک واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ قیامت کے روز دیگر انبیاء کی امتیں عرض

Marfat.com

دیں گے کہ ہم تک تیرے پیغمبروں نے تیرے احکام نہیں پہنچائے تھے۔ انبیاء کہیں گے کہ ہم نے سب احکام پہنچا دیئے تھے اور اپنی گواہی کے لئے امت محمدی کو پیش کریں گے ان کی گواہی پر اعتراض ہوگا کہ تم نے ان پیغمبروں کا زمانہ نہ پایا تم بغیر دیکھے کیسے گواہی دے رہے ہو یہ عرض کریں گے کہ ہم سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تب آپ کی گواہی لی جائے گی۔ آپ دو گواہیاں دیں گے ایک تو یہ کہ نبیوں نے تبلیغ کی دوسری یہ کہ میری امت والے قابل گواہی ہیں۔ اب اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گذشتہ انبیاء کی تبلیغ کی اور آئندہ اپنی امت کے حالات کو خود چشم حق بین سے ملاحظہ نہ فرمایا تھا تو آپ پر جرح کیوں نہ ہوئی جیسا کہ امت کی گواہی پر جرح ہوئی تھی معلوم ہوا کہ یہ گواہی دیکھی ہوئی اور پہلے سنی ہوئی تھی اس سے آپ کا حاضر و ناظر ہونا ثابت ہوا۔

شاہ عبدالحق کا عقیدہ

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جامع البرکات میں تحریر فرماتے ہیں۔

وے صلے اللہ علیہ وسلم بر احوال و افعال امت خود مطلع است و بر مقربان و خاصان خود مدد مفیض و حاضر و ناظر است۔

(ترجمہ) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی تمام امت کے احوال اور افعال کی خبر اور اطلاع ہے اور اپنے مقربوں اور خواصوں کو مدد دینے اور فیض پہنچانے والے اور حاضر و ناظر ہیں۔

ف دیکھئے شیخ صاحب باوجود محدث اور فقیہہ ہونے کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر و ناظر جانتے اور مدد دینے والے بھی مانتے ہیں۔

شیخ سہروردی کا عقیدہ

شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ عوارف المعارف (اردو ترجمہ) میں ارشاد فرماتے ہیں

Marfat.com

"پس چاہیے کہ بندہ جیسا کہ اللہ تعالٰے کو برابر اپنے تمام حالات پر ظاہر و باطن میں واقف اور خبر دار جانتا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی ظاہر و باطن میں خبر دار اور حاضر و ناظر جانے تاکہ اس کی تعظیم اور وقار کی صورت کا دھیان حضرت کے دربار کے آداب کی محافظت پر دلیل ہو اور ظاہر اور پوشیدہ اس کی محافظت میں شرمائے اور کوئی بار کی حضرت کے آداب سے ترک نہ کرے۔"

فائدہ | دیکھئے شیخ صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر جانتے ہیں۔ اگر یہ شرک ہوتا تو آپ کبھی بھی ایسے کلمات زبان پر نہ لاتے۔ کیونکہ آپ بڑے متبحر فاضل اور ولی اللہ بھی تھے۔ لکھو کھا اشخاص آپ کے سلسلہ سہروردیہ میں منسلک ہو کر فیضیاب ہو چکے ہیں۔ ہو رہے ہیں اور قیامت تک ہوتے رہیں گے۔ انشاء اللہ تعالٰے

حاضر و ناظر ہونے کے عقلی دلائل

ا۔ دنیا میں ایک آفتاب اور ایک مہتاب ہے جو زمین سے ہزاروں میل کے فاصلہ پر ہیں لیکن لطف یہ ہے کہ باوجود اتنے دور ہونے کے ہر ملک اور گھر میں حاضر و ناظر ہیں۔ مشرق سے مغرب تک ایک آفتاب اور ایک مہتاب ہی ہے جن کو تمام عالم دیکھتا اور وہ تمام عالم کو دیکھتے ہیں۔ باوجودیکہ وہ ایک ذرہ ہیں نور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا کیونکہ آپ کا نور تمام مخلوقات کی اصل ہے اور تمام مخلوقات اس کی فرع۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ تمام مخلوق سے پہلے اللہ تعالٰے نے کس چیز کو پیدا کیا؟ آپ نے فرمایا ان اللہ خلق نور نبیك محمد صلے اللہ علیہ وسلم قبل الاشیاء یعنی اللہ تعالٰے نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی محمد

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا کیا (مسند عبدالرزاق)

فائدہ پس جب آفتاب جو ایک ذرہ ہے نور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا۔ وہ تو تمام عالم میں حاضر و ناظر ہے تو کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جن کے نور مبارک کا یہ آفتاب ایک ذرہ ہے حاضر و ناظر ہیں شک و شبہ ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

عقیدہ اللہ تعالیٰ بالذات حاضر و ناظر ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بالعطاء

پس جب اللہ تعالےٰ ہر وقت ہر لحظہ حاضر و ناظر بالذات ہے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو مظہر صفات الٰہی ہیں کیونکر حاضر و ناظر بالعطاء نہ ہوں گے۔

چاند میں نور بالذات نہیں جو کچھ ہے وہ سورج کا عطیہ ہے پس جس طرح آفتاب کے مقابل چاند آتا ہے تو روشن و منور ہو جاتا ہے اسی طرح آفتاب الوہیت کے مقابل ماہتاب رسالت مآب منور ہو گیا خود بالذات کچھ نہ تھا۔

جب آئینہ کو آفتاب کے مقابل کریں تو وہ عکس آفتاب سے آفتاب کے جلوے ظاہر کرنے لگتا ہے۔ اسی طرح آئینہ رسالت مآب جب آفتاب الوہیت کے مقابل آیا تو جلوۂ الوہیت کا مظہر بن گیا۔ پھر بواسطت قمر نبوت تمام عالم انوار آفتاب الوہیت سے مستنیر ہو گیا یہی سبب ہے کہ آپ نے فرمایا۔

اللہ معطی وانا القاسم | یعنی اللہ تعالےٰ عطا فرماتا ہے اور
(صحیح البخاری) | ہم دیتے ہیں۔

یعنی آفتاب احدیت مہتاب رسالت کے اندر جلوہ ڈال کر عالم کو مستنیر کرتا ہے

تعجب اور سخت تعجب ہے کہ آفتاب تو عالم میں روشن و جلوہ افروز ہو اور منبع انوار احمد مختار صلے اللہ علیہ وسلم جن کے نور کا آفتاب ایک پرتو اور ایک ذریعہ ہے عالم میں جلوہ افروز ہو کر حاضر و ناظر نہ ہو۔

حدیث نور حدیث شریف میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انا من نور اللہ والخلق

Marfat.com

کلھم من نوری یعنی میں اللہ کے نور سے ہوں اور تمام مخلوق میرے نور سے ہے۔

اللہ تعالےٰ سورۃ مائدہ میں ارشاد فرماتا ہے۔

قد جاءکم من اللہ نور وکتاب مبین

یعنی اللہ کی طرف سے تمہارے پاس نور مجسم یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور کتاب روشن یعنی قرآن مجید آگیا۔

پس جب قرآن مجید سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نور مجسم ہونا ثابت ہوا تو پھر کون سی چیز نور کو حاجب ہو سکتی ہے۔

۲، تعدد ارواح کے اثبات میں نقلی دلائل

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح، ہر ایک مومن کے گھر میں موجود اور حاضر ہے

چنانچہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ شرح شفاء جلد دوم میں تحریر فرماتے ہیں

قال عمرو بن دینار قولہ تعالیٰ اذا دخلتم بیوتا فسلموا علی انفسکم فان لم یکن فی البیت احد فقل السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ لان روحہ علیہ السلام حاضر فی بیوت اھل الاسلام وقال علقمۃ اذا دخلت المسجد اقول السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الخ

(ترجمہ) عمرو بن دینار تابعی مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے کہ جب تم گھروں میں داخل ہونے لگو تو اپنے آپ پر سلام کرو پس اگر گھر میں کوئی موجود نہ ہو تو کہو السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک تمام مسلمانوں کے گھروں میں موجود اور حاضر ہے اور علقمہ تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے

Marfat.com

ہیں کہ جب میں مسجد میں داخل ہوتا ہوں تو کہتا ہوں السلام علیک ایہا النبی
ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ الخ

ایسا ہی شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے مدارج النبوۃ میں لکھا ہے۔

۳۔ تعدد اجسام کے اثبات میں نقلی دلائل

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہر ایک شخص کے پاس خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ جسم (مثالی)
کے ساتھ حاضر ہو جاتے ہیں چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
العبد اذا وضع فی قبرہ وتولی عنہ وذہب اصحابہ انہ
یسمع قرع نعالہم اتاہ ملکان فیقعدانہ فیقولان لہ ما
کنت تقول فی ھذا الرجل لمحمد صلی اللہ علیہ
وسلم فیقول اشہد انہ عبد اللہ ورسولہ فیقال انظر
الی مقعدک من النار ابدلک اللہ بہ مقعداً من الجنۃ
فیراہما جمیعاً واما الکافر والمنافق فیقال لہ ما کنت
تقول فی ھذا الرجل فیقول لا ادری کنت اقول ما
یقول الناس فیقال لا دریت ولا تلیت ثم یضرب
بمطارق من حدید ضربۃ بین اذنیہ فیصیح
صیحۃ یسمعہا من یلیہ غیر الثقلین

(رواہ البخاری)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے جب بندہ قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے دوست اس

Marfat.com

سے چلے جاتے ہیں تو وہ ان کی جوتیوں کی آہٹ سنتا ہے پھر دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اس کو قبر میں بٹھا لیتے ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کر کے اس سے کہتے ہیں کہ تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ تو وہ کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تحقیق یہ اللہ تعالٰے کے خاص بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ دیکھ اپنی جگہ دوزخ میں جس کو اللہ تعالٰے نے بہشت سے بدل دیا ہے پس وہ دیکھتا ہے ان دونوں جگہوں کو اور کافر یا منافق سے جب پوچھا جاتا ہے تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا تھا؟ وہ کہتا ہے کہ میں کچھ نہیں جانتا وہی کہا کرتا تھا جو عوام کہتے تھے۔ پس اس کو کہا جاتا ہے کہ کیا تو عقل نہ رکھتا تھا؟ پھر اس کو فرشتے لوہے کے گرزوں سے اس کے کانوں کے مابین چوٹ لگاتے ہیں تب وہ چلاتا ہے اور چیخیں مارتا ہے اس کے چلانے کی آواز سب سن سکتے ہیں جو اس کے پاس ہیں سوائے انسانوں اور جنوں کے۔

(مشکوٰۃ)

فائدہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب مردے کو قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو اس سے دو فرشتے (منکر اور نکیر) یہ سوال کرتے ہیں کہ تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ مطلب یہ ہوا کہ جتنے لوگ اس دن اس ساعت میں مرتے ہیں خواہ مسلمان یا کافر سب سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بابت سوال ہوتا ہے کہ یہ کون صاحب ہیں؟ فرض کرو کہ اگر ایک ساعت میں دس لاکھ آدمی مرتے ہیں تو ان سب کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرا کر یہ سوال کیا جاتا ہے۔

فائدہ اس حدیث کی شرح میں علماء و صلحاء کا اختلاف ہے چنانچہ بعض تو یہ کہتے ہیں کہ مسلمان مرنے کو نور ایمان سے اس جواب کی توفیق ہوتی ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ روضہ مبارک سے اس کی قبر تک تمام حجاب اور پردے اٹھ جاتے ہیں اور وہ مردہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کی شکل دیکھ لیتا ہے گویا جیسے آفتاب روئے زمین سے سب کو یکساں نظر آتا ہے اسی طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم روضۂ مبارک سے سب کو یکساں نظر آجاتے ہیں اور درمیان کا حجاب اُٹھ جاتا ہے اس تاویل سے تعدد اجسام کا اعتراض رفع ہوجاتا ہے (تفسیر عزیزی وروح البیان)

جسم مثالی بعض علماء کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جسم مثالی کے ساتھ ہر ایک مردے کے پاس موجود اور حاضر ہوجاتے ہیں بظاہر حدیث کے لفظوں سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ اگر یہ بات سمجھ میں آجائے تو پھر تاویل کرنے کی بھی ضرورت نہیں پڑتی۔

الغرض مطلب ہر دو تقدیر پر حاصل ہے کیونکہ جس تقدیر پر آپ بنفسِ نفیس ہر جگہ سے آتے ہیں تو یہ امر بالکل ظاہر ہے اور اس تقدیر پر کہ آپ روضۂ اطہر سے ہر مردہ کے سوال وجواب کے وقت تشریف نہیں لاتے بلکہ پردہ اور حجاب اٹھا دیا جاتا ہے۔ اس وجہ سے کہ جب ہر مردہ آپ کے وجودِ انور کا شاہدہ کرتا ہے اور مابین کوئی حجاب نہیں ہوتا تو کیا حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم ہر ایک مردہ کو ایک ہی آن میں نہیں دیکھتے ہوں گے۔ ضرور دیکھتے ہیں کیونکہ قبر شریف میں جب بصارت اور سماعت ہوگئی اور یہ امر ظاہر ہے کہ دیکھنا تب ہی متصور ہوسکتا ہے کہ ہر دو ایک دوسرے کے بالمقابل واقع ہوں تو یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی کہ ایک ہی آن میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہزاروں کیا بلکہ کروڑوں مردوں کی طرف دیکھتے ہیں۔ اس پر فقیر اویسی غفرلہ نے کتاب لکھی ہے بنام "القول المؤید" اس مسئلہ کی توضیح اس میں پڑھیئے۔

۴ ارواح انبیاء کا متعدد جسموں میں صورت پذیر ہونا

آوردہ اند کہ شیخ علاؤ الدین قونوی میگوید کہ بعید نیست کہ گفتہ شود کہ ارواح مقدسہ انبیاء بعد از مفارقت بمنزلۂ ملائکہ است بلکہ افضل ایشان ہم چنانکہ ملائکہ متمثل می شود در صورت مختلف کذالک جائز باشد کہ ارواح مقدسہ انبیاء نیز متمثل گردند و ممکن است کہ ایں تصرف مر بعض خواص عباد را در حالتِ حیات نیز دست دہد در روح واحد در ابدان متعددہ غیر بدن معہود متصرف گردد۔

Marfat.com

ترجمہ :۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کتاب جذب القلوب میں تحریر فرماتے ہیں کہ شیخ علاؤالدین قونوی فرماتے ہیں کہ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ یہ کہا جائے کہ انبیاء علیہم السلام کی روحیں مفارقت کے بعد فرشتوں جیسی ہیں بلکہ ان سے افضل ہیں جس طرح فرشتے مختلف صورتوں میں صورت پذیر ہوتے ہیں اسی طرح سے انبیاء علیہم السلام کی پاک روحیں بھی صورت پذیر ہوتی ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ خاص خاص بندوں کو زندگی کی حالت میں بھی یہ امر نصیب ہو اور ایک روح بدون مقررہ بدن کے کئی اجسام میں متصرف ہو۔

۵۔ اولیاء اللہ کی ارواح کا مثالی جسموں میں صورت پذیر ہونا

مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی

حضرت شیخ احمد سرہندی قدس سرہٗ العزیز کی جلد دوم مکتوب نمبر ۵۸ میں ہے۔

"ہرگاہ اجنیاں را بہ تقدیر اللہ سبحانہ ایں قدرت بود کہ متشکل باشکال گشتہ اعمال عزیبہ بوقوع آرند۔ ارواح اکمل را اگر ایں قدرت عطا فرمایند چہ محل تعجب است وچہ احتیاج بہ بدن دیگر ازیں قبیل است آنچہ بعضے اولیاء اللہ نقل می کنند کہ در یک ساعت در امکنہ متعددہ حاضر می گردند و افعال متبائنہ بوقوع می آرند اینجا نیز لطائف اشکال متجسد یا جسار مختلف و متشکل متبائنہ می گردند و ہمچنیں عزیزیکہ مثلاً در ہندوستان توطن واعد وازاں دیار نہ برآمدہ است جمعے از حضرت کہ معظمہ می آیند ومیگویند کہ آں عزیز را در حرم کعبہ دیدہ ایم وچناں وچنیں در میان ماواں عزیز گذشت و جمعے دیگر نقل می کنند کہ ما او را در روم دیدہ ایم و جمعے دیگر در بغداد دیدہ اند ایں ہمہ تشکل لطائف آں عزیز است باشکال مختلف وایں تشکل گاہ در عالم شہادت بود وگاہ در عالم مثال چنانچہ در یک شب ہزار کس آں سرور را علیہ الصلوٰۃ والسلام بصور مختلف در خواب می بینند واستفادہا ئے می نمایند ایں ہمہ تشکل صفات و

Marfat.com

لطائف او دست علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام بصورت ہائے مثالی دہم چنیں مریدان از صور مثالی پیران استفادہا می نمایند وحل مشکلات می فرمایند۔

ترجمہ:۔ "جب جنوں کو اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے اس قسم کی طاقت حاصل ہے کہ مختلف شکلوں میں ظاہر ہو کر عجیب وغریب کام کریں تو اگر کاملین کی ارواح کو یہ طاقت بخش دیں تو کون سی تعجب کی بات ہے اور بدن دیگر کی کیا حاجت اسی قسم کی وہ حکایتیں ہیں جو بعض اولیاء اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک ساعت میں مختلف مکانوں میں حاضر ہوتے ہیں اور مختلف کام ان سے وقوع میں آتے ہیں۔ یہاں بھی ان کے لطائف مختلف جسموں میں متجسم ہو کر مختلف شکلوں میں متشکل ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح اس عزیز کا حال ہے جو ہندوستان میں وطن رکھتا ہے اور کبھی اپنے ملک سے باہر نہیں نکلا بعض لوگ جو مکہ معظمہ سے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے اس عزیز کو حرم کعبہ میں دیکھا ہے اور فلاں فلاں باتیں ان سے ہوئیں اور بعض کہتے ہیں کہ ہم نے ان کو روم میں دیکھا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ بغداد میں اس کو دیکھا ہے۔ یہ سب اس عزیز کے لطائف ہیں جو مختلف شکلوں میں ظاہر ہوئے ہیں یہ شکلیں کبھی عالم شہادت میں ہوتی ہیں اور کبھی عالم مثال میں جس طرح ایک وقت میں ہزاروں آدمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھتے ہیں مختلف صورتوں میں اور فائدے حاصل کرتے ہیں۔ یہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لطائف وصفات کی مثالی صورتیں ہیں۔ اور اسی طرح مرید اپنے پیروں کی مثالی صورتوں سے فوائد حاصل کرتے اور مشکلات حل کراتے ہیں۔"

اس موضوع پر فقیر اویسی کی کتاب "الانجلاء فی تطور الاولیاء" کا مطالعہ کیجئے۔

Marfat.com

۱۰۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر نیک بخت کے جنازہ کیلئے تشریف لانا،

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہر نیک بخت مردے کے جنازے پر ایک ہی وقت میں متعدد مقامات پر حاضر ہوتے ہیں ۔ چنانچہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ "انتباہ الاولیاء فی حیات الانبیاء" میں تحریر فرماتے ہیں ۔

النظر فی اعمال امته والاستغفار لهم من السیأت والدعاء بکشف البلاء عنهم والتردد فی اقطار الارض بحلول البرکة فیها وحضور جنازة من مات من صالحی امته فان هذه الامور من اشغاله کما وردت بذالك الاحادیث والآثار ۔

(ترجمہ) اعمال امت میں آپ کا نظر کرنا اور ان کے گناہوں کے لیے بخشش مانگنا اور دفع بلا کے لیۓ دعا فرمانا اور اطراف زمین میں پھرنا اس میں برکت پہنچانے کے لیے اور اپنی امت کے نیک آدمیوں کے جنازے پر حاضر ہونا یہ تمام باتیں آپ کے اشغال سے ہیں جیسا کہ احادیث اور آثار میں وارد ہے ۔

علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ جواہر البحار میں تحریر فرماتے ہیں ۔

قال الحافظ السیوطی فی کتاب المسمی بتنویر الحلك بامکان رؤیة النبی صلی الله علیه وسلم والملك بعد استیعابه نقول العلماء والاحادیث الدالة علی امکان رؤیة النبی صلی الله علیه وسلم حیّا بجسده و روحه وانه یتصرف حیث شاء فی اقطار الارض و فی الملکوت وهو بهیئته التی کان علیها قبل وفاته

Marfat.com

لم یتبدل منہ شیئ وانہ یغیب عن الابصار کما غابت الملائکۃ مع کونھم احیاء باجسادھم فاذا اراد اللہ تعالیٰ رفع الحجاب عمن اراد کرامۃ برؤیۃ رآہ علیٰ ھیئتہ التی ھو علیھا لا مانع من ذالک ولا داعی الی التخصیص برؤیۃ امثال

ترجمہ: امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب تنویر الملک بامکان رؤیۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم والملک' میں بکثرت اقوال علماء واحادیث کثیرہ جو بیداری اور خواب میں رؤیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے امکان حتی کہ جسم و روح کے ساتھ رؤیت پر دال ہیں. نقل فرما کر ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ اقطار ارض اور طبقات السموٰت میں جہاں چاہتے ہیں تصرف فرماتے ہیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس ہیئت پر تا ہنوز جلوہ افروز ہیں جس ہیئت پر وفات سے قبل ہماری آنکھوں کے سامنے تھے آپ کی کسی چیز میں کی تبدیلی واقع نہیں ہوئی اور آپ ہماری آنکھوں سے اوجھل ہیں تو جس وقت اللہ تعالیٰ کسی بندے کو آپ کے جمال جہاں آراء سے مشرف کرنا چاہتا ہے تو حجاب اٹھا دیتا ہے اور وہ خوش نصیب آپ کو آپ کی ہیئت اصلیہ میں دیکھتا ہے جس میں کوئی مانع نہیں نہ کسی نظیر و مثال کے دیکھنے کی تخصیص کا کوئی موجب ہے. صرف اس مسئلہ کی تحقیق میں فقیر کی کتاب "تحفۃ الصلحاء فی رؤیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الیقظۃ والرویاء" کا مطالعہ کیجئے۔

اس کے بعد امام سیوطی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں۔

ان الذی اراہ ان جسدہ الشریف | میں جو دیکھتا ہوں وہ یہ ہے کہ رسول اللہ

Marfat.com

لا یخلو منہ زمان ولا مکان ولا محل ولا عرش ولا لوح ولا کرسی ولا قلم ولا بر ولا بحر ولا سھل ولا جبل ولا برزخ ولا قبر	صلے اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک سے نہ زمان خالی ہے نہ مکان نہ محل خالی ہے نہ عرش خالی ہے نہ لوح۔ نہ کرسی خالی ہے نہ قلم۔ نہ زمین خالی ہے نہ سمندر خالی ہے نہ نرم زمین نہ پہاڑ نہ برزخ اور نہ قبر خالی ہے۔

غرضیکہ تمام عالم کے ذرّہ ذرّہ میں سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام جلوہ افروز ہیں۔

۷ شہداء کا زندوں کی طرح مجالس میں آنا

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ شرح الصدور میں کلھ

علامہ ابن جوزی تحریر فرماتے ہیں۔

ملک شام کے تین بھائی بہادر سوار جہاد کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ انہیں گرفتار کر لیا۔ ان سے بادشاہ نے کہا کہ میں تمہیں چھوڑ دوں گا۔ اپنی بیٹیوں سے نکاح کر دوں گا۔ تم عیسائی ہو جاؤ۔ انہوں نے انکار کیا اور پکارا یا محمداہ بادشاہ کے حکم سے تین دیگیں آگ پر رکھ دی گئیں اور ان میں روغن زیتون جوش کیا گیا تین دن تک وہ تیل کھولتا رہا۔ ہر روز ان کو دکھلایا جاتا اور عیسائیت کی دعوت دی جاتی اور وہ انکار کرتے آخر بڑے کو کھولتے ہوئے تیل میں ڈال دیا گیا۔ پھر دوسرا پھر تیسرا قریب لایا گیا۔ بادشاہ نے ان کو دین سے منحرف کرنے کی ہر طرح کوشش کی لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ آخر ایک درباری نے عرض کیا کہ بادشاہ سلامت اس کو میں اپنی تدبیر کے ساتھ دین سے منحرف کروں گا بادشاہ نے پوچھا کس طرح؟ اس نے کہا میں جانتا ہوں کہ عرب عورتوں کی طرف جلد

Marfat.com

مائل ہو جاتے ہیں اور روم میں میری بیٹی سے بڑھ کر کوئی حسین نہیں ہے اس کو میرے حوالے کر دو تاکہ میں اس کو اس کے ساتھ چھوڑ دوں۔ وہ اس کو بہکا لے گی۔ چالیس روز کی میعاد مقرر کر کے بادشاہ نے اس کو اس درباری کے سپرد کیا وہ اس کو اپنے مکان پر لے آیا اور بیٹی کو اس کی اطلاع دی اس نے کہا آپ بے فکر رہیں یہ میرا کام ہے۔ اب یہ شامی بہادر دن بھر روزہ دار رہتا اور تمام رات عبادتِ الٰہی میں گذارتا جب میعاد ختم ہو گئی تو اس درباری نے اپنی بیٹی سے پوچھا تو نے کیا کیا؟ اس نے کہا میں نے کچھ نہیں کیا چونکہ اس شخص کے دو بھائی اس شہر میں مارے گئے ہیں اس لئے مجھے خیال ہے کہ یہ شخص ان کی وجہ سے غمگین اور افسردہ ہے لہٰذا بادشاہ سے میعاد میں توسیع کرائی جائے اور مجھے اور اس شخص کو کسی اور شہر میں بھیجا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا لیکن اس نوجوان شامی کی حالت وہاں بھی یہی رہی۔ وہی دن کا روزہ اور ہر رات کی شب بیداری حتیٰ کہ میعاد ختم ہو گئی۔ اس لڑکی نے اس شامی سے کہا کہ میں تم کو عبادت میں مصروف دیکھتی ہوں اس سے میرے دل پر اثر ہوا ہے کہ میں نے اپنا دین چھوڑ کر تمہارا دین اختیار کر لیا ہے لہٰذا دونوں صلاح کر کے وہاں سے چل پڑے۔ رات کو سفر کرتے اور دن کو چھپ رہتے ایک رات یہ دونوں جا رہے تھے کہ گھوڑوں کے آنے کی آواز آئی دیکھا تو وہ دونوں شامی کے بھائی تھے اور ان کے ساتھ فرشتوں کی ایک جماعت تھی شامی نے اپنے دونوں بھائیوں کو سلام کیا اور ان کا حال دریافت کیا۔ کہنے لگے کہ وہ ایک غوطہ ہی تھا جو تم نے دیکھا کہ ہم کھولتے ہوئے تیل میں مارا اور ہم جنت الفردوس میں جا نکلے۔ اب اللہ تعالیٰ نے ہمیں تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ اس صالحہ لڑکی کے ساتھ تمہاری شادی میں ہم شرکت کریں چنانچہ شادی کر کے وہ واپس چلے گئے۔

Marfat.com

عالم مثال عالم مثال وہ عالم ہے جس میں انبیاء، صوفیہ اور ملائکہ کو جسم مثالی عطا ہوتا ہے اور اس سے دنیا میں کام لیا جاتا ہے اس کی ضرورت ایسے موقعوں پر ہوتی ہے جب کہ اس جسم فانی دنیاوی میں وہ قوت نہیں ہوتی جو اس کار ضروری کو انجام دے سکے تو اسے جسم مثال عطا ہوتا ہے تاکہ وہ مشکل اور مجاہدات کا کام سرانجام ہو کیونکہ جسم مثالی کے چند عجیب خواص ایسے ہیں جو جسم عنصری میں نہیں پائے جاتے وہ عنصری جسموں سے زیادہ لطیف اور بہت قوی ہوتا ہے اور وہ عالم ارواح اور عالم شہادت میں برزخ ہے۔

ملائکہ کا متعدد شکلوں میں جا بجا آنا

فرشتے کو جب کوئی جسم ملے گا تو وہ مثالی ہوگا اور اولیاء اللہ کو بھی یہی جسم ملتا ہے مثلاً ایک ولی کامل کو ایک ہزار کوس پر اپنے جسم کے ساتھ پہنچنا ضروری ہے تو فوراً درگاہ ایزدی سے جسم مثالی عطا ہوتا ہے جس کو وہ شخص جس کے پاس یہ ولی اللہ پہنچا ہے سمجھ نہیں سکتا کہ یہ جسم بدلا ہوا ہے کیونکہ اس جسم اور اس جسم میں سر مو فرق نہیں ہوتا۔ اسی لئے اس کا نام مثالی ہے اور آواز بھی وہی۔ چنانچہ اکثر اولیاء اللہ نے وہاں یا کم دبیش حج بھی کئے ہیں اور اپنے وطن میں بھی سب کو نظر آئے ہیں۔

بعض اولیاء اللہ اپنے جسم عنصری میں یہ قوت رکھتے ہیں کہ جسم مثالی کی طرح جہاں چاہیں وہاں ایک ہی لمحہ میں پہنچ سکتے ہیں۔

فرشتے جب دنیا میں کسی جسم میں آتے ہیں تو عالم مثال ہی سے ان کو کوئی جسم ملتا ہے کیونکہ کسی کی ملاقات بظاہر جسم کے ہو نہیں سکتی اور جسم عنصری چونکہ کثیف ہوتا ہے لہٰذا ان کی لطیف روح کو جو کسی جسم میں کبھی قید نہیں ہوتی اس کا تحمل نہیں ہو سکتا۔ لامحالہ ان کو جسم مثالی جو تمام جسموں سے زیادہ لطیف اور قوی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے عنایت ہوتا ہے۔ اس مسئلہ کی تحقیق "الانجلاء" میں مفصلاً موجود ہے۔

Marfat.com

اولیاء اللہ کا آنحضرت کو بیداری میں دیکھنا

مولانا محمد اسمٰعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ

تفسیر روح البیان میں سورۃ ملک کے آخر میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔

الرسول علیہ الصلوٰۃ والسلام له الخیار فی طواف العالم مع ارواح الصحابۃ رضی اللہ عنہم ولقد راٰہ کثیر من الاولیاء	رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ تمام عالم (زمین و آسمان) میں ارواح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ سیر کرتے پھرتے ہیں اکثر اولیاء اللہ نے ان کو بیداری میں دیکھا ہے۔

فائدہ:۔ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب اور بیداری میں دیکھنا حق اور شرع شریف اصول کے مطابق ہے اس موضوع پر فقیر کی تصانیف "تحفۃ الصلحاء فی رؤیۃ النبی فی الیقظہ والرؤیاء اور زیارت رسول کی حکایات"

باب اوّل

احادیث مُبارکہ

فائدہ: اس باب میں فقیر وہ جملہ روایات درج کرتا ہے جن میں "یا رسول اللہ" کہنا صحابہ کرام و تابعین و تبع تابعین، ائمہ مجتہدین و فقہاء و محدثین اور علماء و مشائخ طریقت سے غائبانہ اور بطور استمداد حضور علیہ وسلم کی زندگی اور بعد وصال ثابت ہے اور پھر اس آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

اپنے نداکرنے والوں میں سے خوش قسمتوں کی مدد بھی فرمائی ۔

۱۔ حدیث نابینا صحابی

مروی ہے کہ ایک نابینا بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر طالب دعا ہوئے۔ اُن کو یہ دعا ارشاد ہوئی ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِمُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَةِ
یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰی
اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ (اس حدیث کا اسناد ہم آگے لکھتے ہیں)

(ترجمہ) اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں اور تیری طرف حضور علیہ السلام نبی الرحمۃ کے ساتھ متوجہ ہوتا ہوں یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم میں آپ کے ذریعے سے اپنے رب کی طرف اپنی اس حاجت میں توجہ کی تاکہ حاجت پوری ہو۔ اے اللہ میرے لئے حضور کی شفاعت قبول فرما

فوائد (۱) اس حدیث پاک کے فوائد تو آگے عرض کروں گا پہلے اس کی صحت کا سنئے تاکہ کوئی یہ شبہ کہ حدیث ضعیف ہے صحاح ستہ اور دوسری مستند کتب احادیث باسناد صحیح یہ حدیث پاک مروی ہوئی چنانچہ ملاحظہ ہو۔

امام نسائی وامام ترمذی وابن ماجہ وحاکم وبیہقی وامام الائمہ ابن خزیمہ وامام ابوالقاسم طبرانی نے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور ترمذی نے حسن غریب صحیح اور طبرانی وبیہقی نے صحیح اور حاکم نے برشرط بخاری ومسلم صحیح کہا اور امام عبدالعظیم منذری وغیرہ ائمہ نقد وتنقیح نے ان کی تصحیح کو مسلم ومقرر رکھا

۲۔ مندرجہ ذیل کتب میں مستند محدثین کرام نے اس روایت کو لیا اور اس کی صحت کو مانا شفاء السقام امام علام بقیۃ المجتہدین الکرام تقی الملۃ والدین ابوالحسن علی سبکی ومواہب لدنیہ امام احمد قسطلانی شارح صحیح بخاری وشرح مواہب علامہ زرقانی ومطالع المسرات علامہ فاسی ومرقاۃ شرح مشکوٰۃ علامہ علی قاری ولمعات واشعۃ اللمعات شروح مشکوٰۃ وجذب القلوب الی دیار المحبوب و مدارج النبوۃ تصانیف شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی وافضل القریٰ شرح ام القریٰ امام

Marfat.com

ابن حجر مکی وغیرہا کتب وکلام علمائے کرام وفضلائے عظام علیہم رحمۃ العزیز العلام۔

(۳) حضرت امام طبرانی نے اس حدیث پاک کے کئی طرق لکھ کر آخر میں فرمایا ہے "الحدیث صحیح کذا فی الترغیب للمنذری۔ علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے "شواہد الحق" میں کئی اور سندات لکھی ہیں۔

۴۔ اس حدیث شریف کو صحیح نہ ماننے والا گمراہ ہے کیونکہ اماما ن حدیث کا اس حدیث پاک کے صحیح ہونے پر اتفاق ہے۔

۵ صحابہ کرام کے عقیدہ سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے اذن وعطا سے ہماری مشکلیں حل کرتے ہیں تبھی تو نابینا صحابی حضور علیہ السلام کے ہاں اپنی اندھی آنکھوں کی مشکل کشائی کیلئے حاضر ہوئے۔

۶۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی مشکل کشائی فرمائی ورنہ فرماتے تو غیر اللہ کے دروازے پر کیوں آیا۔

(۷) حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے (اتوجہ الیک بمحمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک روایت میں (انی اتوسل الیک الخ کی تصریح ہے) بارگاہ حق میں وسیلہ کا سبق دیا۔ وسیلہ کو شرک کہنا بے دینی ہے کیونکہ حضور علیہ السلام ہمیں دین سکھلانے آئے تھے اگر انبیاء واولیاء (علی انبیاء وعلیہ السلام) کو وسیلہ بنانا شرک ہے تو پھر اس حدیث شریف کا کیا مطلب؟

۸۔ یا محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) پکارنا بھی حضور علیہ السلام نے سکھایا اگر ندائے یا رسول اللہ، حرام یا شرک ہوتا تو پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کا کیا جواب ہوگا کیا (معاذ اللہ) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کفر وشرک کی تاریکیوں کو زائل کرنے نہیں آئے تھے تو پھر ندائے یا رسول اللہ پر شرک وکفر کے فتوے کیسے۔

۹، اس خوش بخت نابینا صحابی رضی اللہ عنہ کی مشکل حل ہوگئی چنانچہ ابو نعیم اور امام بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ کی روایت میں ہے کہ فقام وقد ابصر ببرکۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

یعنے وہ نابینا صحابی اٹھ کھڑا ہوا اور اس کی آنکھیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی برکت سے روشن اور نورانی ہو گئیں اور یہ نہیں صرف بینائی ملی بلکہ اس کے چشم خانہ کا تمام کارخانہ ایسا بہترین بنا گویا وہ کسی زمانہ میں نابینا تھا ہی نہیں چنانچہ طبرانی شریف کی روایت میں ہے کہ کان لم یکن بہٖ ضرّ گویا وہ اندھا نہ تھا۔

۱۰ نہ صرف وقتی طور پر یہ کرشمہ دکھایا بلکہ اس نابینا صحابی رضی اللہ عنہ کو دائمی طور پر مشکلات کے حل میں اجازت بخشی کہ جب بھی تجھے مشکل پڑے تو یہی وظیفہ عمل میں لانا چنانچہ اسی روایت میں بعض محدثین نے یہ بھی روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس نابینا صحابی رضی اللہ عنہ کو فرمایا ان کان لک حاجۃ فمثل ذالک یعنے جب تجھے مشکل و مصیبت پیش آئے تو ایسے کرنا یعنے ہمیں وسیلہ بھی بنانا اور مجھے پکارنا بھی۔

۱۱ آہ اس آخری جملے سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ندائے یا رسول اللہ مخصوص بر حیات نہیں اور نہ ہی قرب مکانی سے مقید بلکہ اجازت بخشی کہ جہاں، جب اور جسے مشکل ہو تو یہی وظیفہ کرے چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ سے لے کر ہمارے دور تک یہی وظیفہ معمول بہا اور مجرب ہے صحابہ کرام اور تابعین و تبع تابعین کے معمولات بعد کو عرض کروں گا۔ فقیر کا آزمودہ اور مجرب طریقہ متعلقہ بہ روایت ہذا پڑھیے اور پھر اسے عمل میں لا کر اللہ تعالیٰ سے مشکل حل کرائیے۔

وظیفہ برائے ہر مشکل تازہ وضو کر کے دو نفل پڑھ کر سو بار دعاء مذکورہ بالا (حدیث ہے) پڑھیں اول و آخر تین بار درود شریف پڑھتے وقت کسی سے نہ بولیں اور مسجد میں جہاں نماز عشا کا آخری دوگانہ پڑھا ہے اور دوگانہ پڑھ کر اسی جگہ بیٹھ کر یہی وظیفہ پڑھے جب تک مشکل حل نہ ہو۔ روزانہ ایسے طرح پڑھا کریں۔

۲۔ معمولات صحابہ و تابعین و تبع تابعین رضی اللہ عنہم

یُروِیَ ان رجلا کان یختلف الی عثمان بن عفان

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی حاجۃ لہ وکان عثمان لا یلتفت
الیہ ولا ینظر فی حاجتہ فلقی عثمان بن حنیف رضی
اللہ تعالیٰ عنہ فشکی ذالک الیہ فقال لہٗ عثمان بن
حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایت المیضاۃ فتوضأ ثم ائت المسجد
فصل فیہ رکعتین ثم قل اللھم انی اسألک واتوجہ
الیک بنبینا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی الرحمۃ
یا محمد انی اتوجہ بک الی ربی فیقضی حاجتی وتذکر حاجتک
ورح الی حتی اروح معک فانطلق الرجل فصنع ما قال لہ ثم
اتی باب عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فجاء البواب حتی اخذہ بیدہ
فادخلہ علی عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاجلسہ
معہ علی الطنفسۃ وقال حاجتک فذکر حاجتہ فقضاھا
ثم قال ما ذکرت حاجتک حتی کانت ھذہ الساعۃ وقال ما کان
لک من حاجتنا فأتنا ثم ان الرجل خرج من عندہ فلقی
عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال لہ جزاک اللہ خیرا
ما کان ینظر فی حاجتی ولا یلتفت الی حتی کلمتہ فی فقال عثمان بن
حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ واللہ ما کلمتہ ولکن شہدت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واتاہ رجل ضریر فشکا الیہ ذھاب
بصرہ فقال لہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ائت المیضاۃ
فتوضأ ثم صل رکعتین ثم ادع بھذہ الدعوات فقال عثمان
بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فواللہ ما تفرقنا وطال بنا الحدیث
حتی دخل علینا الرجل کانہ لم یکن بہ ضر قط (رواہ الطبرانی)

Marfat.com

یعنی ایک حاجت مند اپنی حاجت کے لئے امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں آتا جاتا امیر المومنین نہ اس کی طرف التفات کرتے نہ اس کی حاجت پر نظر فرماتے اس نے عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس امر کی شکایت کی انہوں نے فرمایا وضو کر کے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھ پھر دعا مانگ الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف اپنے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے توجہ کرتا ہوں یا رسول اللہ میں حضور کے توسل سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ میری حاجت روائی فرمائیے اور اپنی حاجت ذکر کر پھر شام کو میرے پاس آنا کہ میں بھی تیرے ساتھ چلوں حاجت مند نے (کہ وہ بھی صحابی یا کم از کم کبار تابعین سے تھے) یونہی کیا پھر آستانِ خلافت پر حاضر ہوئے دربان آیا اور ہاتھ پکڑ کر امیر المومنین کے حضور لے گیا امیر المومنین نے اپنے ساتھ مسند پر بٹھالیا مطلب پوچھا عرض کیا فوراً روا فرمایا اور ارشاد کیا اتنے دنوں میں اس وقت تم نے اپنا مطلب بیان کیا پھر فرمایا جو حاجت تمہیں پیش آیا کرے ہمارے پاس چلے آیا کرو۔ یہ صاحب وہاں سے نکل کر عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے اور کہا اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے امیر المومنین میری حاجت پر نظر اور میری طرف توجہ نہ فرماتے تھے یہاں تک کہ آپ نے اُن سے میری سفارش کی عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم میں نے تو تمہارے معاملہ میں امیر المومنین سے کچھ بھی نہ کہا مگر ہوا یہ کہ میں نے سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا حضور کی خدمتِ اقدس میں ایک نابینا حاضر ہوا اور نابینائی کی شکایت کی حضور نے یونہی اس سے ارشاد فرمایا کہ وضو کر کے دو رکعت پڑھے پھر یہ دعا کرے خدا کی قسم ہم اٹھنے بھی نہ پائے تھے باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آیا گویا کبھی اندھا نہ تھا۔" پھر امام طبرانی، امام

منذری یہی فرماتے ہیں۔

فوائد (۱) دیکھئے بعینہٖ وہی طریقہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے صحابی رضی اللہ عنہ کو بتایا اس طرح صحابی نے تابعی کو بتایا۔

(۲) مشکل جو صحابی رضی اللہ عنہ کو تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حل فرمائی اب بھی وہی مشکل ہے اور بعد وصال تابعی صحابی سے وظیفہ پوچھ کر مشکل حل کرا رہا ہے۔ باقی اکثر وہی فوائد ہیں جو ہم نے حدیث اوّل میں عرض کئے۔

اعتراض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اندھے صحابی کا جو واقعہ اس حدیث میں آیا ہے اس پر بعض معترضین کہتے ہیں کہ اس حدیث میں جو خطاب حاضر ہے وہ آنحضرت کی حاضری اور موجودگی میں تھا نہ کہ غائب میں۔

جواب: اس حدیث کے بعض طرق روایت کے الفاظ فرجع اور حتی دخل علینا پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نابینا صحابی نے یہ دعا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سیکھ کر آپ کی غیبت میں ہی پڑھی تھی اگر وہ آپ کے روبرو پڑھتا تو یہ الفاظ نہ ہوتے۔

جواب نمبر۲ علاوہ اس کے دعا میں یا محمد بصیغہ خطاب آپ کی طرف التفات وتضرع ہے اور التوجہ بک میں بائے استعانت ہے۔

جواب نمبر۳ نیز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ میری تعلیم تمام امت کے لئے ہے اور یہ خطاب جو میں نے سکھلایا ہے میرے بعد بھی لوگ اسی طرح پڑھیں گے پھر بھی آپ نے ایسا ہی سکھلایا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اس کو جائز رکھا۔ اس لیے صحابہ کرام نے اس خطاب کی آپ کے وصال کے بعد بھی اس طرح تعلیم دی جس سے صراحۃً ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو غائب میں خطاب حاضر کرنا صحابہ کرام کا معمول تھا۔

جواب نمبر۴ اگر اس دعا میں خطاب حاضر حکایۃً سمجھا جائے تو پھر اللھم انی اتوجہ

Marfat.com

الیسی بھی حکایت ہوگی جو صریح غلط ہے۔

روایت اعینونی عباد اللہ

ابن السنی عبداللہ بن مسعود اور بزاز عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی ہے کہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

اذا انفلتت دابة احدکم بارض فلاة فلینادیا عباد اللہ احبسوا فان للہ تعالیٰ عبادا فی الارض تحبسه

ترجمہ:۔ جب تم میں کسی کا جانور جنگل میں چھوٹ جائے تو چاہیے یوں ندا کرے اے خدا کے بندو روک لو کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے زمین میں ہیں جو اسے روک لیں گے۔

بزاز کی روایت میں ہے کہ یوں کہے:۔

اعینوا یاعباد اللہ — مدد کرو اے خدا کے بندو

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان لفظوں کے بعد رحمکم اللہ اور زیادہ فرماتے۔ (رواہ ابن ابی شیبة فی مصنفہ)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اذکار میں فرماتے ہیں ہمارے بعض اساتذہ نے کہ عالم کبیر تھے ایسا ہی کیا چھوٹا ہوا جانور فوراً رک گیا۔

اور فرماتے ہیں ایک بار ہمارا جانور چھوٹ گیا لوگ عاجز آئے ہاتھ نہ لگا میں نے یہی کلمہ کہا فوراً رک گیا جس کا اس کہنے کے سوا کوئی سبب نہ تھا

(نقلہ سیدی علی القاری فی الحرز الثمین)

حدیث نمبر۴ امام طبرانی سیدنا عتبہ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور پر نور سید العلمین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

Marfat.com

اذا ضل احد کم شیئا و اراد عونا وھو بارض لیس بھا
انیس فلیقل یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی
یا عباد اللہ اعینونی فان للہ عبادا لا یراھم

ترجمہ: جب تم میں کوئی شخص سنسان جگہ میں بہکے بھولے یا کوئی چیز گم کرے اور مدد مانگنی چاہے تو یوں کہے، اے اللہ کے بندو میری مدد کرو اے اللہ کے بندو میری مدد کرو اے اللہ کے بندو میری مدد کرو کہ اللہ کے کچھ بندے ہیں جنہیں یہ نہیں دیکھتا۔

عتبہ بن غزوان رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

قد جربت ذالک بالیقین ۔ یہ بات آزمائی ہوئی ہے ۔

(رواہ الطبرانی)

<u>فوائد</u> (۱) فاضل علی قاری علامہ میرک سے وہ بعض علمائے ثقات سے ناقل ھذا حدیث حسن یہ حدیث حسن ہے۔

(۲) فرمایا مسافروں کو اس کی ضرورت ہے۔

(۳) فرمایا مشائخ کرام قدست اسرارہم سے مروی ہوا انہ مجرب قرن بہ النجح یہ مجرب ہے اور مراد ملنی اس کے ساتھ مقرون۔ (ذکرہ فی الحرز الثمین)

۴۔ ان احادیث میں جن بندگان خدا کو وقت حاجت پکارنے اور اُن سے دعا مانگنے کا صاف حکم ہے وہ ابدال ہیں کہ ایک قسم ہے اولیائے کرام سے قدس اللہ تعالیٰ اسرارھم وافاض علینا انوارھم یہی قول اظہر واشہر ہے کما نص علیہ فی الحرز الثمین۔

۵۔ ممکن ہے کہ ملائکہ یا مسلمان صالح جن مراد ہوں جو بھی ہو ایسے توسل وندا کو

Marfat.com

شرک وحرام اور منافی توکل واخلاص جاننا معاذاللہ شرع شریف کے ساتھ استہزاء کرنا ہے۔

سوال جس حدیث کو تم نے دلیل بنایا ہے وہ ضعیف ہے۔ چنانچہ مولٰنا قطب الدین نے ظفر جلیل ترجمہ حصن حصین میں لکھا کہ اس حدیث کے راویوں میں سے عتبہ بن غزوان مجہول الحال ہے تقوی اور عدالت اس کی معلوم نہیں جیسا کہ کہا ہے تقریب میں کہ نام ایک کتاب کا ہے اسماء الرجال کی کتابوں میں سے۔

جواب یہ مترجم کی جہالت کی دلیل ہے کیونکہ یہ عتبہ بن غزوان رقاشی طبقہ ثالثہ سے ہیں جنہیں تقریب میں مجہول الحال اور میزان میں لا یعرف کہا اور اس حدیث کے راوی حضرت عتبہ بن غزوان بن جابر مازنی بدری کہ سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے صحابی جلیل القدر مہاجر ومجاہد غزوۂ بدر ہیں جن کی جلالت شان بدر سے روشن مہر سے ابین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ جہالت کا ثبوت یہ ہے کہ مترجم صاحب دیباچہ ترجمہ میں معترف کہ حرزثمین اون کے پیش نظر ہے اسی حرز میں یہ عبارت ہے۔ رواہ الطبرانی عن زید بن علی عن عتبۃ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور جس تقریب کا مترجم نے حوالہ دیا اس میں خاص برابر کی سطریں یہی ہے جو ہم نے اوپر لکھ دیا ہے۔ پھر کون سی دیانت ہے اور کون سے ایمان کا حصہ ہے کہ ایک جلیل القدر اور رفیع الشان صحابی کو بیک جنبش قلم درجۂ صحابیت سے خارج کر کے طبقہ ثالثہ میں ڈالا جائے اور پھر انہیں مردود الروایت اور مجہول الحالت والدیانت گردانا جائے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

تنبیہ افسوس ہے کہ مخالفین ایسے جاہلوں کو اپنے اکابر اور زمانہ کے بڑے علامہ بلکہ امام گردانتے ہیں۔

۶ر خلاصہ یہ کہ یہ حدیث شریف جیسے خیر القرون سے ہمارے اکابر محدثین اور اسلاف

Marfat.com

سالکین مجرب چلی آرہی ہے۔ آج بھی اس کا تجربہ کیا جا چکا ہے۔ اگر کوئی صاحب تجربہ کرنا چاہیں تو حدیث پاک کا ارشادِ گرامی موجود ہے آزمائیے۔ لیکن منکر وہ تو مجبور ہے اولاً تو وہ اس خطاب کو شرک سمجھ کر عمل نہیں کریگا۔ اگر کسی کے کہنے پر کرے اور کام بھی ہو جائے تب بھی کہیگا کہ یہ قضیہ اتفاقیہ ہے۔ نہ کہ بوسیلہ اولیاء کام ہوا۔ وغیرہ وغیرہ۔

۷، ہمیں الحمدللہ قرآن شریف اور حدیث پاک کے ہر حکم پر ایمان ہے۔ اور ہم اپنے مقاصد کا حل اللہ زبالی کی ذات سے بوسیلۂ اولیاء سمجھتے ہیں۔ یہی حکم اسلام کا ہے اور تا قیامت بلکہ قیامت کے بعد جاری رہے گا۔

قاعدہ حدیث مذکور متعدد طرق سے مروی ہوئی ہے جیسا کہ اوپر ہم نے چند حوالے بھی لکھ دیئے ہیں اور فنِ حدیث کا قاعدہ ہے کہ جو حدیث شریف متعدد طرق سے مروی ہو تو اگرچہ وہ طرق سب کے سب ضعیف ہوں تب بھی وہ حدیث حسن لغیرہٖ ہو جاتی ہے اور یہ حدیث پاک متعدد طرق سے مروی بھی ہے اور باصطلاح محدثین حسن صحیح بھی ہے۔ اب بھی اگر کوئی اپنے انکار پر ڈٹا رہے پھر اسے خدا سمجھے۔

رسول اللہ مشکل کشا حدیث نمبر ۵ طبرانی صغیر صہ۲۰۱ بی بی میمونہ سے مروی ہے کہ:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بات عندھا فی لیلتھا فقام یتوضاء للصلوٰۃ فسمعتہ یقول فی متوضاءہ لبیک لبیک ثلاثاً نصرت نصرت ثلاثاً فلما خرج قلتُ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمعتک تقول فی متوضاءک لبیک لبیک ثلاثاً نصرت نصرت ثلاثاً کانک تکلم انساناً فھل کان معک احدٌ فقال ھذا راجزٌ یستصرخنی

ترجمہ:- نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زوجہ مطہرہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے

Marfat.com

حرث کے پاس ان کی باری کی رات میں ٹھہرے تو آپ صلے اللہ علیہ وسلم رات کو تہجد کے واسطے اُٹھے نماز کے واسطے وضو کرتے وقت اسی مقام میں بیٹھے ہوئے میں نے سُنا کہ آپ فرماتے ہیں کہ لبیک لبیک تین مرتبہ فرمایا (یعنی میں تیرے پاس پہنچا میں تیرے پاس پہنچا تو امداد کیا گیا تو امداد کیا گیا تین دفعہ فرمایا اور اپنے وضو کرنے کے مقام میں تشریف فرما ہیں کہیں دوسری جگہ بھی نہیں گئے اور نہ غائب ہوئے۔ تو جب آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ سے علیحدہ ہوئے تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں نے ایسے سُنا ہے کہ آپ وضو کرنے کے مقام پر بیٹھے ہی فرمارہے تھے لبیک لبیک نُصِرتُ نُصِرتُ تین دفعہ فرمایا گویا کہ آپ کسی انسان سے کلام فرماتے ہیں کیا حضور کے پاس کوئی تھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ راجز مجھ سے فریاد کرتا ہے۔

مزید توضیح اصل واقعہ یہ ہے کہ حضرت عمر بن سالم راجز کو قریش قتل کرنا چاہتے تھے تو وہ مکے سے نکلے اور مدینہ طیبہ کا راستہ اختیار کیا جبکہ اس کو مصیبت پڑی تو وہ عمرو بن سالم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو غائبانہ پکارتے اور آپ اس کی امداد فرماتے چنانچہ ایک دفعہ راستے میں زبردست دشمن کے گھیرے میں آگئے تو اس عمرو بن سالم صحابی نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پکارا اور فریاد کی کہ حضور مجھے بچائیے ورنہ دشمن قتل کر دیگا تو آپ اس وقت حضرت میمونہ بنت حرث اپنی بیوی صاحبہ کے گھر وضو فرمارہے تھے تو وہیں مدینہ طیبہ میں مقامِ وضو میں بیٹھے ہی لبیک فرماکر راجز کے پاس اپنی حاضری کا ثبوت دیا اور نُصِرتَ سے اس کی امداد فرماکر اس کو دشمن سے بچا لیا اور اپنی امداد کی راجز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تسلی دی چنانچہ راجز صحابی کے اس واقعہ سے استمداد اور آپ نے اپنی امداد غائبانہ کو اپنی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے بھی بیان

Marfat.com

فرمایا اور جب عمرو بن سالم راجز نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی غائبانہ امداد سے مدینہ طیبہ پہنچا تو اُس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی امداد کے متعلق چند اشعار پڑھے اس کا ایک شعر فقیر بھی عرض کرتا ہے جو سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہے:

فانصر رسول اللہ اختراعتدا

وادع عباد اللہ یأتوا مددا

ترجمہ:۔ پس تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد مانگ کیونکہ آپ کی مدد ہر وقت تیار ہے اور اللہ کے بندوں کو پکارو تیری مدد کو پہنچیں گے۔

فوائد:۔ یہ تمام واقعہ اور اشعار اصابہ جلد ۴ صـ۲۹۷ اور کتاب الاستیعاب جلد ۲ صـ۴۲۶ میں بھی مذکور ہے بیہقی ۹/۲۴۳ پر بھی موجود ہے اس حدیث پاک سے کئی مسائل ثابت ہوئے۔

۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا۔

۲۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مشکل کے وقت غائبانہ فریاد کرنا۔

۳۔ آپ کا غائبانہ پکارنے والی کی پکار سننا۔

۴۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فریاد رسی فرمانا۔

۵۔ صحابہ کرام کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہماری فریاد سنکر ہماری فریاد رسی فرماتے ہیں۔

۶۔ خیر القرون میں یہی عقیدہ تھا۔

۷۔ جو لوگ اس عقیدہ کو کفر و شرک سے تعبیر کرتے ہیں وہ سوچیں کہ اس فتویٰ کی رُو سے کس کا رُو سیاہ ہو رہا ہے۔

حدیث نمبر ۶

جنگوں میں نعرہ رسالت: صحابہ کرام بڑی سے بڑی مشکل کے وقت یعنے جنگ کے دوران

Marfat.com

بھی یارسول اللہ کہا کرتے چنانچہ تاریخ طبری لابن جریر میں ہے کہ

إِنَّ الصَّحَابَةَ بَعْدَ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ شِعَارُهُمْ فِي الْحُرُوْبِ يَا مُحَمَّدُ (صلے اللہ علیہ وسلم)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد صحابہ کرام کی عادت تھی کہ جب کسی جنگ میں جاتے تو یا محمدؐ کی ندا کیا کرتے تھے۔

اور پھر انہیں اس نعرہ سے فتح و نصرت نصیب ہو جاتی جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے۔

حدیث نمبر ۷

مسیلمۃ الکذاب کی جنگ میں

شواہد الحق ص۱۳۸ میں ہے کہ

وصح ایضاً ان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لما قاتلوا مسیلمۃ الکذاب کان شعارھم وامحمداہ وامحمداہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

ترجمہ:۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب مسیلمۃ الکذاب سے جنگ لڑتے تو ان کا شعار تھا کہتے " وامحمداہ وامحمداہ " (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

نعرۂ رسالت پر کامیابی

حدیث نمبر ۸ :۔ ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے قنسرین سے کعب بن ضمرہ رضی اللہ عنہ کو ایک ہزار سوار دے کر یوقنا سے جنگ و جدل کرنے کے لئے روانہ کیا جس کی فوج کی تعداد دس ہزار کفار سے ہو گیا۔ جب لڑائی بڑی گھمسان سے ہو رہی تھی تو کعب بن ضمرہ رضی اللہ

Marfat.com

عنہ بے چین ہوکر باآواز بلند یوں پکارتے تھے یا محمد یا محمد یا نصر اللہ انزل یعنی اے محمد اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اے اللہ تعالیٰ کی مدد! نزول فرما۔ پھر مسلمانوں کی طرف مخاطب ہوکر فرماتے تھے۔

یا معشر المسلمین اثبتوا فانما ھی ساعۃ وانتم الاعلون ہ

یعنی اے مسلمانوں کے گروہ! دشمنوں کے مقابلہ میں ثابت قدم رہو صرف یہی ایک گھڑی ہے اور تم عنقریب غالب آنے والے ہو۔

غرضیکہ کفار کو شکست فاش ہوئی اور مسلمانوں کو فتح محض یا محمد کے پکارنے کی برکت ہوئی۔ (فتوح الشام ص۱۵۱ ج۲ مطبوع مصر)

یا محمدؐ کہنے سے مشکل ٹلی حضرت بلال بن الحارث مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قحط عام الرمادہ میں کہ بعد خلافت فاروقی ۱۸ھ میں واقع ہوا ان کی قوم بنی مزینہ نے درخواست کی کہ ہم مرے جاتے ہیں کوئی بکری ذبح کیجئے فرمایا بکریوں میں کچھ نہیں رہا ہے انہوں نے اصرار کیا آخر ذبح کی کھال کھینچی تو نری سرخ ہڈی نکلی یہ دیکھ کر بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ندا کی یا محمداہ پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب میں تشریف لاکر بشارت دی کہ تیری بکریاں صبح کو موٹی تازی ہوجائیں گی اور قحط بھی جاتا ہے گا صبح کو جب بیدار ہوئے تو بکریوں کو دیکھا کہ واقعی موٹی تازی ہوگئی ہیں اور قحط بھی جاتا رہا۔ (ذکرہ ابن الاثیر فی الکامل) حدیث نمبر ۹

۹۔ صحابہ کرام نے بعد وصال رسول پاک کو پکارا : صحابہ کرام نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے جنازہ کو روضۂ انور کے سامنے لے جاکر عرض کیا۔ السلام علیک یا رسول اللہ پھر کہا۔ ابوبکر حاضر ہیں۔ آپ کے پہلو میں دفن ہونے کی اجازت چاہتے

عـ ۵ : اس حدیث پر تفصیل و تحقیق فقیر کی کتاب الوسیلہ میں دیکھئے

Marfat.com

ہیں۔ آواز آئی۔ "اَدْخِلُوا الحبیب الی الحبیب" دوست کو دوست کے پاس پہنچادو
(تفسیر کبیر ص۲۴۸ ج ۲۱. نزہۃ المجالس ص۱۰۶ ج ۲، تاریخ الخلفاء و بدایۃ والنہایۃ وغیرہ)

تبصرہ اویسی : یہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی وصیت کے مطابق ہوا اس سے ثابت ہوا کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ تھا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہیں اور روضہ انور میں امت کی عرض سنتے ہیں اور سن کر اس کی مقصد براری بھی فرماتے ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اس وصیت کا پورا کرنا ان جملہ مسائل کی تصدیق و تائید کرنا اجماع صحابہ ہے۔
الحمد للہ ہم اہلسنت اسی طریقہ پر ہیں جو فرمایا ما انا علیہ و اصحابی جو ان کے طریقے و عقیدے سے خارج ہے وہ خارجی اور بے ایمان ہے

حدیث نمبر ۱۰

حدیث ہجرت یارسول کے نعرے

حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب حضور علیہ السلام ہجرت فرما کر مدینہ پاک تشریف لائے تھے تو:

فَصَعَدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ فَوْقَ الْبُيُوْتِ وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ فِي الطُّرُقِ يُنَادُوْنَ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

(رواہ مسلم فی باب ہجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

ترجمہ:۔ تمام عورتیں اور مرد گھروں کی چھتوں پر چڑھ گئے اور بچے اور غلام گلی کوچوں میں متفرق ہو گئے نعرے لگاتے تھے یا محمد رسول اللہ یا محمد یا رسول اللہ

فوائد

۱۔ اس حدیث میں یارسول اللہ کہنے کا ثبوت ہے۔
۲۔ معلوم ہوا کہ تمام صحابہ کرام یارسول اللہ کا نعرہ لگایا کرتے تھے۔
۳۔ اسی حدیث سے ہم نعرہ رسالت کا ثبوت پیش کرتے ہیں جس کی تفصیل ہمارے رسالہ "ما بہ الکفایۃ" اور "نعرہ تکبیر بدعت ہے یا نعرہ رسالت"۔

Marfat.com

۴- اسی سے ہم بارہ ربیع الاوّل شریف کے دن جلوس کا جواز ثابت کرتے ہیں جس کی تفصیل فقیر کے رسالہ "تنشیط النفوس الزکیہ" میں ہے۔

صحابی کی فریاد بارگاہِ رسول میں: ہثیم بن عدی نے ذکر کیا ہے کہ بنو عامر (قبیلہ نابغہ جعدی) بصرہ میں کھیتوں میں مویشی چرایا کرتے تھے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری کو ان کے طلب کرنے کے لئے بھیجا۔ انہوں نے ابوموسیٰ کو دیکھتے ہی یوں آواز دی۔ یاآل عامر! یہ سن کر نابغہ جعدی بھی اپنی قوم کے ساتھ نکلا۔ ابوموسیٰ نے اُس سے پوچھا کہ تم کس واسطے نکلے؟ نابغہ نے جواب دیا کہ میں نے اپنی قوم کی دعوت قبول کی۔ اس پر ابوموسیٰ نے نابغہ کو تازیانے لگائے۔ نابغہ نے اس بارے میں یہ اشعار کہے ہیں۔

فان تلك لابن عفان امينا ‌ ‌ ‌ فلم يبعث بك البو الامينا

فيا قبر النبى وصاحبيه ‌ ‌ ‌ الا يا غوثنا لو تسمعونا

اگر تو ابن عفان کا امین ہے تو اس نے تجھے مہربان امین نہیں بھیجا۔ اے قبر نبی کی اور آپ کے دو صاحب کی دیکھنا۔ اے ہمارے فریاد رس! کاش آپ سنیں۔

حضرت نابغہ جعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی ہیں۔ آپ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری کے تشدد کا استغاثہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کیا ہے اور یا غوثنا کہہ کر پکارا ہے۔

ابن عمر کا عمل: عن ابن عمر خدرت رجله فقيل له اذكر احب الناس اليك يزل عنك فصاح يا محمداه فانتشرت۔

(شفا قاضی عیاض وادب المفرد امام بخاری مدارج النبوۃ حسن حصین)

Marfat.com

ترجمہ:۔ ایک دفعہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا پاؤں مبارک سوگیا اور بے حس و حرکت ہوگیا۔ کسی نے آپ کو اس کا علاج بتلایا کہ آپ اُس شخص کو یاد کیجئے جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہو فوراً یہ عارضہ جاتا رہیگا آپ نے اُسی وقت چلا کر کہا یا محمداہ تو وہ شکایت اور عارضہ جاتا رہا۔ (مدارج النبوۃ)

ابن عباس کا عمل حضرت امام نووی شارح مسلم شریف رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کتاب الاذکار میں اس کا مثل حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نقل فرمایا کہ ان کا بھی پاؤں سو یا تو یا محمداہ کہا اچھا ہوگیا اور یہ امران دو صحابیوں کے سوا اوروں سے بھی مروی ہوا۔

اہل مدینہ کا عمل: اہل مدینہ میں قدیم سے اس یا محمداہ کہنے کی عادت چلی آتی ہے۔ علامہ شہاب خفاجی مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ نسیم الریاض شرح شفائے میں فرماتے ہیں۔ هذا مما تعاهده اهل المدينة، یہی اہل مدینہ کی عادت میں شامل ہے یعنے جب مشکل پڑی یا محمد کا نعرہ لگایا۔ یعنے ہر مشکل نام محمد سے حل ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۱۔ مسجد کی حاضری پر الصلوٰۃ والسلام

عن علقمة قال اذا دخلت المسجد اقول السلام عليك ايها النبى ورحمة الله وبركاته، (شفاء قاضی عیاض)

ترجمہ: علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب میں مسجد میں داخل ہوتا ہوں تو میں کہتا ہوں سلام ہو تم پر اے نبی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں۔

۱۲۔ ہرنی کی مشکل حل ہوگئی

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ شفا شریف میں فرماتے ہیں:

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

فِیْ صَحْرَاءَ فَنَادَتْہُ ظَبْیَۃٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَا حَاجَتُکِ قَالَتْ صَادَنِیْ ھٰذَا الْاَعْرَابِیُّ وَلِیْ خِشْفَانِ فِیْ ذٰلِکَ الْجَبَلِ فَاَطْلِقْنِیْ حَتّٰی اَذْھَبَ فَاُرْضِعُھُمَا وَاَرْجِعُ قَالَ اَوَتَفْعَلِیْنَ قَالَتْ نَعَمْ فَاَطْلَقَھَا فَذَھَبَتْ وَرَجَعَتْ فَاَوْثَقَھَا فَانْتَبَہَ الْاَعْرَابِیُّ وَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَکَ حَاجَۃٌ قَالَ تُطْلِقُ ھٰذِہِ الظَّبْیَۃَ فَاَطْلَقَھَا فَخَرَجَتْ تَعْدُوْ فِی الصَّحْرَاءِ وَتَقُوْلُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔

(شفاء شریف جلد اول ص ۲۰۰)

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم صحراء میں تھے۔ ایک ہرنی نے ندا کی یا رسول اللہ فرمایا کیا حاجت ہے عرض کیا مجھ کو اس اعرابی نے پکڑ لیا اور اس پہاڑ میں میرے دو چھوٹے بچے ہیں مجھے کھول دیجئے تا کہ میں جا کر ان کو دودھ پلا آؤں۔ فرمایا کیا ایسا کرے گی۔ عرض کی ہاں حضور نے اس کو کھول دیا وہ چلی گئی اور واپس آ گئی۔ پس آپ نے اس کو باندھ دیا۔ اعرابی جاگ پڑا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ کچھ حکم ہے۔ فرمایا اس ہرنی کو چھوڑ دے۔ پس اس نے ہرنی کو چھوڑ دیا۔ وہ جنگل میں دوڑتی ہوئی نکل گئی اور پڑھتی تھی اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ

اس روایت سے ثابت ہوا کہ جنگل کے حیوان بھی مشکل وقت میں اپنی مشکل کشائی کے لئے یا رسول اللہ کہتے ہیں۔ لیکن ہمارے دور کے مسلمان کہلوانے والے اس عقیدہ کو الٹا کفر و شرک کہتے ہیں۔

Marfat.com

۲۸ قیدیوں کا نعرہ مدد کے لئے

امام ابن جوزی نے کتاب عیون الحکایات میں تین اولیائے عظام کا عظیم الشان واقعہ بسند مسلسل روایت کیا کہ وہ تین بھائی سواران دلاور ساکنان شام تھے کہ ہمیشہ راہِ خدا میں جہاد کرتے فاسرھم الروم مرۃ فقال لھم الملک انی اجعل فیکم الملک وانی واجکم بناتی وتدخلون فی النصرانیۃ فابوا وقالوا یا محمداہ یعنی ایک بار نصارائے روم انہیں قید کر کے لے گئے بادشاہ نے کہا میں تمہیں سلطنت دوں گا اور اپنی بیٹیاں تمہیں بیاہ دوں گا تم نصرانی ہو جاؤ انہوں نے نہ مانا اور ندا کی یا محمداہ بادشاہ نے دیگوں میں تیل گرم کرا کر دو صاحبوں کو اس میں ڈال دیا تیسرے کو اللہ تعالیٰ نے ایک سبب پیدا فرما کر بچا لیا وہ دونوں چھ مہینے کے بعد مع ایک جماعت ملائکہ کے بیداری میں اُن کے پاس آئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہمیں تمہاری شادی میں شریک ہونے کو بھیجا ہے انہوں نے حال پوچھا فرمایا۔

ما کانت الا الغطسۃ التی رأیت حتی خرجنا فی الفردوس

بس وہی تیل کا ایک غوطہ تھا جو تم نے دیکھا اور اس کے بعد ہم جنت اعلیٰ میں تھے۔

فوائد ۱۔ علماء کرام فرماتے ہیں کہ:۔
ھم کانوا مشھورین بذالک معروفین بالشام فی الزمن الاول

یہ حضرات زمانہ سلف میں شام میں مشہور تھے اور اُن کا یہ واقعہ معروف تھا

پھر فرمایا شعراء نے ان کی منقبت میں قصیدے لکھے ازاں جملہ یہ بیت ہے ؎

سیعطی الصدقین لفضل صدق
نجاۃ فی الحیات والمماۃ

۲۸ حضرت ابو الدرداء صحابی رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ وہ مسجد میں داخل ہوتے وقت کہتے۔ السلام علیک یا رسول اللہ (القول البدیع صہ ۱۸۱)

Marfat.com

قریب ہے کہ اللہ تعالےٰ سچے ایمان والوں کو ان کے سچ کی برکت سے حیات و موت میں نجات بخشے گا۔

۲۔ یہ واقعہ عجیب نفیس و روح پرور ہے۔ میں نے طوالت کی بجائے اختصار سے کام لیا ہے۔ تفصیل امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ کی شرح الصدور میں ہے۔ یہ واقعہ فقیر نے رسالہ طرق الخیر میں بھی لکھ دیا ہے یہاں مقصود اس قدر ہے کہ مصیبت میں یارسول اللہ کہنا اگر شرک ہے تو شرک کی شہادت و مغفرت کیسی اور جنت الفردوس میں جگہ ملنے کا کیا معنی اور ان کی شادی میں فرشتوں کو بھیجنا کیوں کر اور ان ائمہ دین نے یہ روایت کیوں کر قبول کی اور ان کی شہادت و ولایت کس وجہ سے مسلم رکھی اور وہ مردانِ خدا خود بھی سلفِ صالحین میں تھے۔

۳۔ یہ واقعہ شہر طرسوس کی آبادی سے پہلے کا ہے اور طرسوس ایک ثغر ہے یعنی دارالاسلام کی سرحد کا شہر جسے خلیفہ ہارون رشید رحمتہ اللہ علیہ نے آباد کیا۔ کما ذکرہ الامام السیوطی فی تاریخ الخلفاء ہارون رشید کا زمانہ زمانہ تابعین و تبع تابعین کا تھا تو یہ تینوں شہدائے کرام اگر تابعی نہ تھے تو کم از کم تبع تابعین سے ضرور تھے۔ اس معنی پر یہ واقعہ خیر القرون میں ہوا جو مخالفین کی تسکین کے لئے کافی ہے لیکن شورشِ قلبی کا علاج مشکل ہے۔

بلال کی آواز بہشت میں سنی : ندائے یا رسول اللہ کا عقدہ بھی شبِ معراج حل ہوا بخاری شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم معراج سے واپس تشریف لائے تو حضرت بلال کو بلایا اور فرمایا:

"بلال! تو وہ عمل بتا دے جو تو کرتا ہے۔ میں نے جنت میں تیرے چلنے کی آواز اپنے آگے اپنے کانوں سے سنی ہے"۔

سوال : حضور کو پتہ ہی نہیں تھا ورنہ کیوں پوچھتے ہیں کہ کس عمل سے یہاں پہنچے ہو۔

Marfat.com

ہمارے لئے ہیں آپ کے لئے کوئی تبدیلی نہیں اور ان کے قرب و بعد ہمارے لئے ہیں آپ کے لئے کوئی قرب و بعد نہیں۔ اسی لئے اگر عالم ارواح میں تھے تو بھی برابر سنتے اور سناتے تھے (جیسے حیوۃ الحیوان ص۱۱۵ ج۱ وغیرہ میں ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام نے اعلانِ حج کیا تو عالم ارواح میں لبیک کہنے والوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھے اور آپ کی آواز کو حضرت الیاس (آپ کے والد) اپنی پشت میں سنتے تھے۔) یا عالم اجساد میں اور پھر عالم اجساد میں آپ کے لئے عالم برزخ و عالم آخرت کا کوئی فرق نہ تھا ایسے ہی عالم دنیا میں عالم بالا اور عالم بالا میں عالم دنیا دور نہ تھا وغیرہ وغیرہ۔ اگر اس تحقیق کو بکھیرا جائے تو ایک مستقل تصنیف ہو جائے گی لیکن ؏۔

دانا را اشارہ کافی

کے مطابق اتنا کافی ہے۔

فیصلہ: دور سے سننا یا دور سے پکارنا شرک کا مسئلہ نجدیوں کا خانہ ساز ہے اور وہ بھی صرف انبیاء و اولیاء کے متعلق ورنہ ہزاروں اشیاء کے لئے ماننا عین اسلام سمجھتے ہیں۔ من جملہ ان کے ملائکہ کرام بھی ہیں۔ چنانچہ احادیث مبارکہ میں ان کی قوتِ شنوائی کی بہت سی روایات ہیں۔ من جملہ ان کے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورج نکلتا ہے تو اس کے ساتھ دو فرشتے ہوتے ہیں وہ لوگوں کو یَا اَیُّھَا النَّاسُ کہہ کر رب تعالیٰ کی عبادت کی طرف بلاتے ہیں اور نصیحت کرتے ہیں کہ مَا قَلَّ وَکَفٰی خَیْرٌ مِّمَّا کَثُرَ وَاَلْھٰی تھوڑا اور کفایت کرنے والا مال بہتر ہے اس سے جو زیادہ ہو اور غافل کر دے۔ (حلیۃ الاولیاء ص۲۲۶ ج۲)

ف، غور کیجئے کہ جب اتنی دور سے یَا اَیُّھَا النَّاسُ کہنا شرک نہیں تو

Marfat.com

یارسول اللہ کہنا کس طرح شرک ہو سکتا ہے ؟ پھر اگرچہ سب انسان اس پکار کو نہیں سنتے مگر انسانیت کی جان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ضرور سنتے ہیں کیونکہ پکارنا سنانے کے لئے اور " منادی "کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے ہوتا ہے جیسا شرح جامی ص۹۶ میں مصرح ہے۔

ملائکہ کی شنوائی : ملائکہ کرام کے متعلق اس طرح کی ان گنت روایات ہیں۔ روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خادم فرشتہ کی تفصیل آگے آتی ہے۔

" مسلم شریف میں ہے کہ نمازی کی آمین پر آسمان کے فرشتے آمین کہتے ہیں "

تو بتائیے آسمان کی سینکڑوں سال کی مسافت سے ملائکہ تو سن لیں اور ان کے پیرو مرشد بلکہ انبیاء کے امام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے شرک کا تصور وہابیہ کو سوجھتا ہے۔

صدیق کامل : حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف ہو چکا ہے حضرت ابوبکر صدیق چہرہ مبارک سے چادر اٹھا کر یوں پکارتے ہیں :

اذکرنا یا محمد عند ربک — اے محمد! ہمیں اپنے پروردگار کے
ولنکن من بالک — پاس یاد کرنا اور ضرور ہمارا خیال رکھنا

اعرابی نے کہا یارسول اللہ ! حضورِ انور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دفن شریف کے تیسرے روز ایک اعرابی مزار مقدس پر حاضر ہو کر عرض کرتا ہے :

" یا رسول اللہ ! میں آپ کے پاس آیا ہوں تاکہ آپ میرے حق میں دعائے مغفرت فرمائیں "

قبر شریف سے آواز آئی کہ تجھے بخش دیا گیا۔ تفصیلی واقعہ ہم نے " تاریخ محبوب مدینہ " میں لکھ دیا ہے۔

Marfat.com

سیدہ زینب میدان کربلا میں: ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ ج۸ ص۱۹۳ میں لکھا کہ سیدنا امام حسین کی ہمشیرہ سیدہ بی بی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے میدانِ کربلا میں عرض کیا:

یا محمداہ یا محمداہ	یارسول اللہ! یا رسول اللہ! ہماری
صلی علیک	فریاد سنیے! اللہ تعالیٰ آپ کو
اللہ	رحمت سے نوازے۔

ف: کربلا کے میدان کی داستان زبان زدعوام ہے اس کے سنگین حالات جس طرح گذرے یہ اہل بیت کرام کو معلوم ہوگا لیکن دکھ درد کے وقت ہر انسان گناہ سے بچتا ہے چہ جائیکہ شرک میں پھنسے لیکن جوبات بھی خانہ ساز ہو اس کا کیا اعتبار۔ کربلا کے میدان میں بی بی رضی اللہ عنہا نے وہی کیا جو ہمیں نصیب ہے "یارسول اللہ"۔ ؎

فریاد جو کرے امتی حالِ زار میں
ممکن نہیں کہ خیر البشر کو خبر نہ ہو

انتباہ: حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ اپنے اہل بیت کے حالات سے باخبر تھے بلکہ عالمِ رؤیا میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے میدانِ کربلا میں نہ صرف آپ کو بلکہ جملہ اکابرِ اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو دیکھا لیکن چونکہ یہ امرِ الٰہی تھا اس کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنا ضروری تھا بلکہ یہ عین رضائے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہوا اسی لئے جاہلوں کا سوال کرنا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کربلا میں اپنے کنبے کی مدد کیوں نہ کی؟ وغیرہ وغیرہ

قصیدہ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ: سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا قصیدہ مشہور ہے اور انہوں نے

Marfat.com

تمام قصیدہ میں رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استغاثہ کیا اور اس میں وہی بیان فرمایا جیسے ہم اہل سنت کو نصیب ہے مثلاً

ان نلت یاریح الصبا یوماً الی ارض الحرم

بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم

آخر میں عرض کیا:

یا رحمۃ اللعالمین ادرک لزین العابدین

محبوس ایدی الظالمین فی الموکب والمزدھم

ترجمہ: اے صبا اگر تو مدینہ پاک میں پہونچے تو میرا سلام اس ذات سے کہنا جو گنبدِ خضریٰ میں آرام فرما ہیں۔ اے رحمۃ اللعالمین — زین العابدین کی خبرگیری فرمائیے وہ ظالمین کی قید میں مقید ہے۔

انتباہ: بادِ صبا کو کہنے کا یہ مطلب نہیں کہ ان کا عقیدہ تھا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دور سے نہیں سنتے یہ تو ایک عربی دستور ہے جو عموماً فصاحت و بلاغت کے طور پر ہوا کرتا ہے جسے جاہل تو ٹھکرا سکتا ہے اہلِ علم نہیں، ہاں مخالف کو اس سے لازمی طور ماننا ہوگا کہ امام زین العابدین کا عقیدہ تھا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہیں اور امت کے حالات سنتے اور ان کے مشکلات باذن اللہ تعالیٰ حل فرماتے ہیں۔

ان تصریحات کے علاوہ بے شمار دلائل قائم کئے جا سکتے ہیں کتاب کو طوالت سے بچا کر نمونہ کے طور چند حوالجات عرض کر دیئے ہیں۔

تتمہ: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و دیگر انبیاء و اولیاء کرام کی ندا مطلق کا انکار جاہل ضدی کر سکتا ہے ورنہ قرآن مجید سے لے کر احادیث مبارکہ کی تصریحات اور اولیائے امت اور علمائے ملت کا ہر دور میں ندا پر عمل رہا۔

Marfat.com

۱۔ قرآن مجید میں یا ایہا النبی و دیگر ندائیں بکثرت ہیں۔

۲۔ انبیاء کرام اور امام الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی ندائیں قرآن مجید و احادیث میں بے شمار ہیں۔

۳۔ صحابۂ کرام کے معمولات اور تابعین و تبع تابعین کی ندائیں ابھی گزریں۔

۴۔ السلام علیک ایہا النبی الخ (اے نبی تم پر سلام) کا التحیات میں پڑھا جانا اجماعِ امت ہے۔

۵۔ اہلِ اسلام نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مبارک پر "قرۃ عینی بك یارسول اللہ" (تیرے سے یا رسول اللہ میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں) پڑھنا قوی دلیل ہے اگرچہ قلبی مریض کے لئے ضعیف۔

۶۔ روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضر ہو کر "الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول اللہ" زمانۂ قدیم سے تا حال پڑھا جا رہا ہے۔ ہمارا مؤید ہیں کہ

هٰذا فی حیاتہٖ وکذا بعد وفاتہٖ فی جمیع مخاطباتہٖ

یہ حکم آپ کی حیاۃ ظاہرہ کے ساتھ مختص نہیں بعد وفات بھی ادب کے ساتھ پکارنا ضروری ہے (شرح الشفاء ص ۳۸۶ ج ۲، تفسیر صاوی ج ۳ ص ۱۲۴۲)

کیوں کہ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حیاۃِ حقیقی کے ساتھ زندہ ہیں اور ہر امتی کی ہر بات سنتے اور اس کی مشکل آسان کرنے پر باذن اللہ تعالیٰ قدرت رکھتے ہیں اور جو لوگ اسے قبر انور کے قریب کے لئے مانتے ہیں لیکن دور سے سننے کے منکر ہیں وہ بھی جاہل ہیں کیوں کہ نبی علیہ السلام کے لئے قرب و بعد کی کوئی قید نہیں علاوہ ازیں علماء فرماتے ہیں۔

Marfat.com

لانّ روحه علیه السلام حاضرة فی بیوت اهل الاسلام	سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک مسلمانوں کے گھروں میں ہر وقت موجود رہتی ہے۔ (شرح شفا ص۴۶۴ ج ۲)

لہذا جہاں سے عرض کیا جائے کوئی فرق نہیں۔

۷۔ غزوات میں صحابہ کرام و تابعین و تبع تابعین رضی اللہ عنہم کا شعار ہو گیا تھا کہ مشکل وقت میں پکارتے یا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) چنانچہ پہلے تفصیل عرض کی گئی ہے۔

دورِ صدیقی: سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم سے جب مسیلمہ کذاب سے جنگ ہوئی تو میدانِ جنگ میں صحابہ کرام باآواز بلند بطور شعار بار بار" یامحمداہ" کہتے تھے۔ (البدایۃ والنہایۃ ص۳۲۴ ج ۶)

دورِ فاروقی: سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانۂ خلافت میں بوقعِ جنگ مسلمانوں کا شعار یہ تھا

یا محمد یا منصور امتك امتك	اے وہ پیغمبر! جنہیں بار بار مدد کیا جاتا ہے جن کے لئے مدد یں اترتی رہتی ہیں اپنی امت کی خبر لو، اپنی امت کی مدد کرو (فتوح الشام للواقدی ص۱ ج ۱)

ایضاً، ایک کی جنگ میں ایک رات صحابہ کرام سخت مشکل میں مبتلا ہوئے

کان شعار المسلمین تلك اللیلة ینادون یا محمد یا محمد	اس رات ان حضرات کا شعار یہ تھا کہ "یا محمد"، "یا محمد" کہہ کر پیارے پیغمبر کو پکارتے اور نصر اللہ

Marfat.com

یا نصر اللہ انزل انزل کہہ اللہ تعالیٰ سے مدد کرنے کی دعائیں کرتے۔ (فتوح افغان ص۲۱۹) یہ صرف نمونہ کے طور پر عرض کیا گیا ہے ورنہ متعدد واقعات اس کے شواہد موجود ہیں۔

یارسول اللہ پکارنا مسلمانی کی علامت:

خلاصہ یہ کہ غزوات میں یارسول اللہ پکار کر نعرہ لگانا صرف اور صرف مسلمانوں کی نشانی تھی ورنہ یہود و نصاریٰ بھی تو اللہ اکبر کے قائل تھے یارسول اللہ کا امتیاز کرتا تھا کہ یا رسول اللہ اسلام کا نعرہ ہے اور صرف اللہ اکبر انگریزوں (عیسائیوں وغیرہم) اور عربی میں شعار خصوص عرب کو کہا جاتا ہے۔ چناں چہ (قاموس ص۲۸۱ صراح ص۱۸۱ لغات الحدیث ص۸۵ ش) میں ہے کہ

" شعار اس لفظ کو کہتے ہیں جو ایک فوج والے آپس میں مقرر کر لیں تاکہ دوست دشمن میں تمیز ہو جائے یعنی صحابہ نے مقرر کر لیا تھا کہ جو " یا محمداہ " کہے اسے مسلمان سمجھا جائے اور جو نہ کہے اسے کافر جانا جائے۔"

ف: اس سے ثابت ہوا کہ یارسول اللہ کا نعرہ صحابہ کرام و تابعین و تبع تابعین بالخصوص خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مقرر کردہ نعرہ ہے اس کا انکار اس وقت مخالفینِ اسلام کو تھا تو اب بھی جسے انکار ہے تو منکر کو اس زمرے میں شامل کریں۔

۸۔ یارسول اللہ کے ورد و وظیفہ سے بہت سے خوش قسمت حضرات رسولِ اکرم نبی معظم شفیع مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی بلکہ بیداری میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو سے نوازے گئے اور یہ مرتبہ سوائے ولی اللہ کے اور کو نصیب نہیں ہوتا۔

Marfat.com

۹۔ سوائے وہابیہ فرقہ کے اس کا کسی کو انکار نہیں چناں چہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جالی مبارک پر یا محمد کے لفظ یا کو نجدیوں کا مٹانا ہمارے مدعا کی بہترین دلیل ہے۔ یاد رہے جالی مبارک پر دو مقام پہ لکھا ہے "یا محمدؐ"۔ نجدیوں نے یا کے نقطہ سے صرف ے مٹایا ہے۔ باقی الف اور دو نقطے گواہوں کی حیثیت سے تا حال موجود ہیں۔

۱۰۔ مرنے کے بعد یہ راز کھل جائے گا اور قیامت کے تمام پروگرام کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آج واضح الفاظ میں بتا دیا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں مختلف لوگ حاضر ہو کر عرض کریں گے اغثنی اغثنی یا رسول اللہ (میری مدد کیجیے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) اسی لئے ایک شاعر نے بجا فرمایا: ؎

غلام احمد مختار یوں پہچانے جائیں گے
محشر میں بھی ہوگا ان کا نعرہ یا رسول اللہ

نہ صرف ہم بلکہ انبیاء علیہم السلام کا بھی یہی نعرہ ہوگا۔ چناں چہ حدیث شریف میں ہے کہ سیدنا آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام بروز محشر پکاریں گے یا احمد یا احمد هذا رجلٌ منطلق بہ الی النار۔ اے احمد اے احمد اس آدمی کو جہنم کی طرف لیجا یا جا رہا ہے اسے چھڑاؤ (خصائص کبریٰ للسیوطی القول البدیع ص۱۲۳)

اور خوش قسمت لوگوں کو اسی سلام پر جواب بھی نصیب ہوتا ہے۔

تقریر استدلال } ہمارا استدلال حدیث شریف سے ہے اور وہ حدیث شریف یہ ہے۔

حدیث شریف

عن عبد اللہ ابن عباس قالَ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا التشہد

Marfat.com

کما یعلمنا السورۃ من القرآن فکان یقول التحیات
المبارکات والصلوات والطیبات للہ السلام علیک
ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی
عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ و
اشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ۔

(رواہ البخاری ومسلم)

ترجمہ:۔ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تشہد اس طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن مجید کی صورت سکھاتے تھے۔ چنانچہ فرماتے التحیات المبارکات والصلوات الخ

سوال بعض منکرین التحیات کے کلمہ ایھا النبی کی بابت کہتے ہیں کہ یہ قصہ معراج کی نقل ہے اس لئے یہاں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب حاضر کرنا مراد نہیں بلکہ حکایت مراد ہے۔

جواب ع۱: التحیات کو معراج کی حکایت سمجھنا مندرجہ ذیل وجوہات سے باطل ہے۔
۱۔ محکی عنہ یعنی معراج کی رات میں ایسا ہونا باسند صحیح ثابت نہیں ہے۔ کذا قال فی العرف الشذی المولوی انور کشمیری:

جواب ۲: تشہد کی تعلیم کی بابت کسی حدیث میں نہیں آیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ اس وقت مجھے حاضر سمجھ کر سلام عرض نہ کرو۔

Marfat.com

التحیات سے ندائے یارسول اللہ کا ثبوت

اس موضوع پر فقیر اویسی غفرلہٗ کی ایک مشہور کتاب بنام دفع الحجاب عن تشہد اهل الحق واهل الغراب مطبوع ہوئی تفصیل اسی میں ہے۔ یہاں پر مختصراً عرض ہے کہ جن لوگوں نے ندائے یا رسول اللہ کو بایں معنی شرک کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حاضر اور معین ومددگار سمجھ کر ندا کرنا ہے حالانکہ "السلام علیك ایها النبی" پڑھنا واجب بھی ہے اور سنت بھی بصورت وجوب عمداً ترک کرنے سے نماز فاسد "السلام علیك ایها النبی" کا معنی بھی ہے اے نبی کریم (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ پر سلام ہوں اور جملہ فقہاء ومحدثین نے اور علمائے شرع نے بالاتفاق لکھا ہے کہ التحیات میں سلام عرض کرتے وقت تصور میں ہو کہ میں بالمشافہ حضور نبی پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام عرض کر رہا ہوں اور حضور میرا سلام سن رہے ہیں چنانچہ اس کی تحقیق آئندہ اوراق میں ملاحظہ فرمائیں۔

ازالہ وہم: مخالفین کا یہ عذر لنگ ہے کہ چونکہ یہ کلمات شب معراج کہے گئے۔ ہم حکایت کے طور پڑھتے ہیں یہ غلط ہے بلکہ اگر کھوج نکالا جائے تو "صراط مستقیم" میں اسماعیل دہلوی نے لکھا کہ نماز میں حضور علیہ السلام کا تصور اپنی عورت کے جماع اور گھوڑے گدھے کے تصور سے بدتر ہے (معاذاللہ) مخالفین اپنے امام کے اس بدترین قول کو پختہ کرنے کے لئے التحیات کے "السلام علیك ایها النبی" کے مضمون میں خاصہ ہاتھ پاؤں مارتے ہیں لیکن عذر گناہ بدتر از گناہ کے مصداق بنتے ہیں۔

دلیل اہلسنت: بہرحال التحیات میں ندا یارسول اللہ بھی ہے اور اس میں حاضر وناظر کا عقیدہ بھی

۲۔ اگر یہ حکایت حکایتی ہوتا تو محدثین اور فقہاء اس خطاب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں کیوں لکھتے۔ حکایت میں کوئی خصوصیت نہیں۔ چنانچہ قرآن مجید

Marfat.com

ہیں آتا ہے ۔ یا عیسیٰ ۔ یا موسیٰ ۔ یا یحییٰ ۔ یا زکریا ۔ یا آدم وغیرہ جو حکایۃً نماز میں پڑھا جاتا ہے اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خطاب بھی حکایۃً ہے تو پھر خصوصیت نہ رہی معلوم ہوا کہ یہ خطاب بطور انشاء ہے اسی واسطے حضور علیہ السلام کے خصائص میں سے ہے کہ نماز میں حضور علیہ السلام کے سوا کسی اور کو خطاب بطور انشاء درست نہیں چنانچہ احادیث نبویہ اور روایات صحیحہ اس دعویٰ کی تائید ہیں مثلاً :

۱۔ ان المصلی یخاطبہ بقولہ السلام علیک ایھا النبی والصلوٰۃ صحیحۃ ولا یخاطب غیرہ (المواہب اللدنیہ)

ترجمہ :۔ نمازی مین نماز میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب کرتا ہے اور حالت تشہد میں حاضر کا لفظ بولتا ہے اور اس خطاب کرنے میں نماز صحیح ہے لیکن کسی اور کو خطاب کرنا جائز نہیں ہے ۔

۲۔ علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ شرح المواہب اللدنیہ میں تحریر فرماتے ہیں ۔

فان قیل کیف شرع ھذا اللفظ وھو خطاب بشر مع انہ منھی عنہ فی الصلوٰۃ فالجواب ان ذالک من خصائصہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔

ترجمہ :۔ پس اگر کہا جائے کہ یہ لفظ کیونکر شروع ہوا حالانکہ وہ انسان کا خطاب ہے با وجودیکہ وہ نماز میں ممنوع ہے پس جواب یہ ہے کہ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات سے ہے ۔

۳۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ مرقات شرح مشکوٰۃ میں تحریر فرماتے ہیں :۔

وجواز الخطاب من خصوصیاتہ علیہ السلام ولو قال لغیرہ السلام علیک یخلت صلوتہ

(فتح الباری ۔ الخصائص الکبریٰ ۔ المواہب اللدنیہ)

Marfat.com

ترجمہ :۔ نماز میں خطاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیات میں سے ہے اگر آنحضرت کے سوا کسی اور کو (خواہ وہ حاضر ہو یا غائب) کوئی شخص السلام علیک کہے تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی۔

۴۔ حدیث تشہد میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں :۔

فانہ اذا قال ذالک اصاب کل عبد صالح فی السماء والارض (رواہ البخاری ومسلم)

(باب مشکوٰۃ التشہد ص۸۵)

ترجمہ :۔ جب بندہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین کہتا ہے تو پھر ہر بندہ جو زمین و آسمان میں ہے سب کو پہنچتا ہے۔

ف : رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس جملہ نے حکایت کے خیال کو باطل کر دیا کیونکہ اگر تشہد میں انشاء نہ ہوتا تو زمین و آسمان کے صالحین بندوں پر سلام کیسے پہنچتا۔ سلام تو مقصود ہی نہیں تھا وہ تو حکایت تھی پھر پہنچا کیا۔

۵۔ علامہ سبکی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ان فی الصلوٰۃ حقا للعباد مع حق اللہ وان من ترکھا اخل بحق جمیع المؤمنین من مضی ومن یجیئ الی یوم القیامۃ لوجوب قولہ فیھا السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین (فتح الباری شرح صحیح بخاری)

ترجمہ : نماز میں بندوں کا بھی حق ہے پھر جس نے اس کو ترک کیا اس نے اپنا، اقرباء اور تمام گذشتہ اور آئندہ مومنوں کا جو قیامت تک آنے والے ہیں سب کا حق تلف کیا۔ کیونکہ نمازی پر کہنا واجب ہے کہ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔

Marfat.com

۶۔ وقال قفال ترکہ الصلوٰۃ یضر لجمیع المسلمین لان للمصلی ان یقول اللّٰھم اغفرلی وللمؤمنین والمؤمنات ولا بد ان یقول فی التشہد السلام علینا وعلیٰ عباداللہ الصالحین فیکون مقصرًا بخدمۃ اللہ وفی حق کافۃ المسلمین ولذالک عظمت المعصیۃ بترکھا۔

ترجمہ:۔ قفال نے کہاہے کہ نماز کا چھوڑ دینا اپنے اور تمام مسلمانوں کیلئے نقصان رساں ہے کیونکہ یہ کہنا نمازی پر لازم ہے کہ الٰہی بخش مجھ کو اور مومن مردوں اور عورتوں کو اور واجب ہے کہ تشہد میں کہے سلام ہو ہم پر اور اللہ تعالےٰ کے نیک بندوں پر پس نماز کا تارک اللہ تعالیٰ کی خدمات اور اس کے رسول کے حق اور اپنے آپ کے حق اور تمام مسلمانوں کے حق میں کوتاہی کرنے والا ہوگا اور نماز کے ترک کرنے سے معصیت بڑھ جاتی ہے۔ (فتح الباری)

۷۔ انما ذکرنا بعض معانی التشہد لما ان المصلی یقصد بھذہ الالفاظ الیھا مرادۃ لہ علی وجہ الانشاء منہ کما صرح بہ فی المجتبیٰ بقولہ ولا بد من ان یقصد بالفاظ التشہد معناھا التی وضعت لھا من عندہ کانہ یحق اللہ و یسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی نفسہ واولیائہ وعلیٰ ھذا فالضمیر فی قولہ السلام علینا عائد الی الحاضرین والامام والمقتدی والملائکۃ کما نقلہ فی الغایۃ عن القرون واستحسنہ وبھذا یضعف ما ذکرہ فی السراج الوھاج ان قولہ السلام

Marfat.com

علیک ایها النبی حکایۃ سلام اللہ علیہ لا ابتداء سلام من المصلی علیہ (بحر الرائق ج ۱ ص ۳۲۵)

ترجمہ:- ہم تشہد کے بعض معنے ذکر کر چکے ہیں اس لئے کہ نمازی ان الفاظ سے ان کے مرادی معنے بطور انشاء مقصود رکھتا ہے جیسے کہ مجتبیٰ میں اس قول کے ساتھ تصریح کی ہے کہ یہ نہایت ضروری ہے کہ تشہد کے الفاظ سے وہ معنی جن کے لئے وہ موضوع ہیں۔ اپنی طرف سے مراد رکھے گویا کہ وہ اللہ کو تحیہ کرتا ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجتا ہے اور اپنے آپ پر اور اس کے اولیاء وغیرہ پر پس اس بناء پر اس کے قول السلام علینا کی ضمیر جمع متکلم حاضرین اور امام اور مقتدی اور ملائکہ کی طرف عائد ہے جیسا کہ غایت میں نقل کیا گیا ہے اور اس نے اس کو مستحسن قرار دیا ہے اور اس بیان کی رو سے سراج الوہاج کا یہ قول ضعیف ٹھہرتا ہے کہ نمازی کا السلام علیک ایها النبی کہنا کہ اللہ تعالیٰ کی سلام آپ پر بھیجنے کی حکایت ہے کہ نہ ابتداءً نمازی کی طرف سے آپ پر سلام ہے۔

۷۔ ای لا یقصد الاخبار والحکایۃ عما فی المعراج منہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن ربہ سبحانہ ومن الملائکۃ علیہم السلام (ردالمختار)

ترجمہ:- یعنی معراج میں جو واقعہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے پروردگار سبحانہ وتعالیٰ میں اور ملائکہ علیہم السلام میں تھا وہ مراد نہ رکھے۔

۸۔ لا بد ان یقصد بالفاظ التشہد معانیها التی وضعت لها من عندہ کانہ یحی اللہ تعالیٰ ویسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیٰ نفسہ وعلیٰ اولیاء اللہ

Marfat.com

تعالیٰ (فتاویٰ عالمگیری)

ترجمہ: نہایت ضروری ہے کہ تشہد کے الفاظ سے وہ معنے اپنی طرف سے مراد رکھے جن کے لئے وہ الفاظ موضوع ہوئے ہیں گویا کہ وہ اللہ تعالیٰ کو تحیہ پیش کر رہا ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اور اپنے آپ پر اور اللہ تعالیٰ کے ولیوں پر سلام بھیج رہا ہے۔

۹۔ امام غزالی رحمۃ اللہ تعالےٰ احیاء العلوم نماز کے بیان میں تحریر فرماتے ہیں:۔

واحضر فی قلبك النبی صلی اللہ علیہ وسلم وشخصہ الکریم وقل السلام علیك ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ والتصدیق لك فی انہ یبلغہ ویرد علیك ماھو اوفی منہ

ترجمہ: اور حاضر کر اپنے دل میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے وجود گرامی کو اور عرض کر کہ سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں اور تجھ کو سچا یقین ہو جانا چاہیئے کہ یہ سلام حضرت کو پہنچتا ہے اور حضرت اس کا جواب تجھے اپنی شان کرم کے لائق عطا فرماتے ہیں۔

۱۰۔ امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ المیزان باب صفت نماز میں تحریر فرماتے ہیں:۔

سمعت سیدی علی الخواص رحمۃ اللہ علیہ یقول انما امر الشارع المصلی بالصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی التشھد لینبہ الغافلین فی جلوسھم بین یدی اللہ عز وجل ان نبیھم فی تلك الحضرۃ فانہ لا یفارق حضرۃ اللہ تعالیٰ ابدا

Marfat.com

فیخاطبون بالسلام مشافہۃ۔

ترجمہ:۔ میں نے اپنے سردار علی خواص رحمۃ اللہ علیہ کو یہ فرماتے سنا کہ شارع علیہ السلام نے نمازی کو تشہد میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام و درود عرض کرنے کا اس واسطے حکم کیا ہے تاکہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے دربار میں غفلت کے ساتھ بیٹھتے ہیں انہیں آگاہ کر دے کہ جس پروردگار کے روبرو تم بیٹھے ہو اس دربار میں تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم بھی موجود ہیں کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم لفظ سلام کے ساتھ روبرو خطاب کرتے ہیں۔

فائدہ: کیا ہی اچھی توجیہہ فرمائی کہ نماز کے وقت جس دربار میں نمازی بیٹھا ہوتا ہے وہاں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی موجود ہوتے ہیں کیونکہ آپ اللہ تعالےٰ کے دربار سے کبھی بھی جدا نہیں ہوتے اب تو تمام جھگڑے ہی مٹ گئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کی حضوری سے کبھی بھی علیحدہ نہیں ہوتے پس جب اللہ تعالےٰ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے تو پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے۔

۱۱۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ شرح مشکوٰۃ میں التحیات کی حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں۔

نیز آنحضرت ہمیشہ نصب العین مومناں و قرۃ العین عابدان است و جمیع احوال و اوقات خصوصاً در حالت عبادت کہ نورانیت و انکشاف دریں محل بیشترے و قوی است و بعضے از عرفا قدس سرہم گفتہ اند ایں خطاب سریان حقیقت محمدیہ است علیہ الصلوٰۃ والسلام در ذرات موجودات و افراد ممکنات پس آنحضرت در ذرات مصلیان

Marfat.com

موجود و حاضر است پس مصلی باید کہ ازیں معنے آگاہ باشد و ازیں شہود غافل نبود تا بانوار قرب و اسرار معرفت منور و فائز گردد۔ ع

در راہِ عشق مرحلۂ قرب و بُعد نیست

می بینمت عیاں و دعا می فرستمت

(اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۴۱۲)

ترجمہ:۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ایماندار وں اور عبادت کرنے والوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں اور تمام احوال اور اوقات میں خصوصاً عبادت کی حالت میں کہ اس وقت نورانیت و انکشاف زیادہ اور قوی تر ہوتا ہے اور بعض عارفوں نے فرمایا ہے کہ ایہا النبی کا خطاب اس جہت سے ہے کہ حقیقت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم موجودات کے ذروں اور ممکنات کے افراد میں سرایت کئے ہوئے ہے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نمازیوں کی ذات میں موجود اور حاضر ہیں پس نمازی کو چاہیئے کہ اس سے باخبر رہے اور اس شہود سے غافل نہ ہو۔ تاکہ قرب کے انوار اور معرفت کے اسرار سے منور اور فائز ہو۔ بے شک ع

عشق کی راہ میں قرب و بعد کی مسافت نہیں

تجھ کو سامنے دیکھتا ہوں اور دعا بھیجتا ہوں ع

جوابؔ: رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کرام اپنے اپنے گاؤں شہروں اور گھروں میں نمازیں پڑھتے تھے اور سب کے سب التحیات میں بصیغۂ خطاب السلام علیک ایہا النبی ہی پڑھتے تھے حالانکہ سب کے (ل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بظاہر موجود نہیں ہوتے تھے اور یہ خطاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خود سکھلایا لیکن کسی صحابی نے آپ کے سامنے یہ پریشن نہیں کیا کہ یا رسول اللہ! جب ہم آپ کے ساتھ

Marfat.com

جماعت میں شامل ہوتے ہیں تو آپ ہمارے سامنے ہوتے ہیں مگر جب ہم سنتیں اور نوافل گھروں میں پڑھتے ہیں یا سفر میں کسی اور شہر یا گاؤں میں نماز پڑھتے ہیں تو اس وقت آپ ہمارے سامنے موجود نہیں ہوتے پھر ہم آپ کو بصیغۂ خطاب السلام علیک ایہا النبی کس طرح پڑھیں کیونکہ ان کو یقین تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہمارا سلام پہنچتا ہے قرب وبعد کا شک ان کے اعتقاد میں نہ تھا اسی لئے آپ کے وصال کے بعد صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین غرضیکہ تمام اُمت میں یہ خطاب جاری رہا اور اب تک ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک جاری رہے گا۔

چنانچہ فتح القدیر میں ہے کہ عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے علقمہ کو اسی صیغے کے ساتھ التحیات سکھلایا اور ان سے امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کو بصیغۂ خطاب پہنچا۔

تشہد میں صیغۂ خطاب کو غائب میں بدلنے کا اختلاف :

بعض لوگ کہتے ہیں کہ السلام علیک ایہا النبی کے بجائے السلام علی النبی پڑھنا چاہیے کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ایک صحابی نے یہی فرمایا تھا۔ چنانچہ صحیح بخاری میں ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ کی یہ روایت موجود ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ نے السلام علیک ایہا النبیؐ کے السلام علی النبی پڑھنے کی رائے دی اس روایت پر مخالفین اہلِ سنت نے بڑا زور لگایا ہے لیکن اہلِ تحقیق نے اس حدیث کے بارے میں چند جواب لکھے ہیں۔ فقیر کے رسالہ "رفع الحجاب عن تشہد اہل الحق واہل الغراب" میں دیکھئے چند ایک جوابات یہاں بھی پڑھیئے۔

جواب اول : یہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذاتی اجتہاد ہے اور اس پر دیگر صحابہ کرام کا اجماع اور اتفاق ثابت نہیں ہوا۔ ہاں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے

Marfat.com

اس اجتہاد سے اتنا تو پتہ چل گیا کہ السلام علیک ایھا النبی حکایۃً نہیں پڑھا جاتا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں نمازی کی طرف سے خطاب کیا جاتا ہے کیوں کہ اگر ان الفاظ کا حکایۃً پڑھنا صحیح ہوتا تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو ان الفاظ کے صیغۂ غائب میں بدلنے کی صورت ہی نہ پڑتی معلوم ہوتا ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو وصال فرما گئے اور آپ بظاہر ہمارے سامنے موجود نہیں رہے۔ اس لیئے انہوں نے ان الفاظ کو اپنی ذاتی رائے سے بدل دیا۔ مگر ان کے اس اجتہاد پر باقی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اتفاق نہیں کیا اس لئے یہ قابل حجت نہیں۔

جواب دوم: جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری میں موجود نہیں رہتے تھے بلکہ دور دراز مقامات میں سکونت رکھتے تھے تو اس صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بظاہر ان کے سامنے حاضر اور موجود نہیں ہوتے تھے مگر پھر بھی التحیات میں السلام علیک ایھا النبی ہی پڑھا کرتے تھے اگر ایسے لوگوں کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی موجودگی میں صیغہ مخاطب کی بجائے صیغہ غائب یعنی السلام علی النبی کی تعلیم کی ہوتی تو البتہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا اجتہاد تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ماننا پڑتا پس جو امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی موجودگی اور زندگی میں شرک نہیں ہے آپ کے وصال کے بعد کسطرح شرک ہوگا۔

جواب سوم: یہ اس وقت ہے جب ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت صحیح ہو حالانکہ مذکورہ روایت اس قابل نہیں کہ اس پر عمل کیا جائے بلکہ اس کے برعکس یوں ثابت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کو اسی صیغہ کے ساتھ التحیات سکھلائی جیسے آج کل مروی ہے پھر حضرت علقمہ سے حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ تک بدیں صیغہ التحیات کے الفاظ پہنچے (کذا فی فتح القدیر)

Marfat.com

جواب چہارم یہ تبدیلی ابنِ مسعود سے نہیں بلکہ راوی کا اپنا اجتہاد ہے جسے کسی نے بھی قبول نہیں کیا یہاں تک کہ ہم سب "السلام علیک ایہا النبی الخ" پڑھتے ہیں ورنہ السلام علی النبی الخ پڑھا جاتا۔ ثابت ہوا کہ السلام علیک و ایہا النبی پڑھنا "یا رسول اللہ" کہنا عین اسلام ہے جو شرک کہتا ہے وہ خود گمراہ ہے۔

لطیفہ: جب ہم اہل سنت نے یا رسول اللہ کی کثرت کی تو مخالفین نے کہنا شروع کیا کہ ہم نے یا رسول اللہ نہیں کہنا۔ کسی نے انہیں کہا کہ ادھر تو پہلے خود کہتے ہو یا رسول اللہ پھر کہتے ہو یا رسول اللہ نہیں کہنا یہ اعتراض تمہارے اٹھنے نہ نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ منکر نے سو بار یا رسول اللہ کہنے سے انکار کیا لیکن قدرت نے اسے کہلوا کے چھوڑا۔ دیگر اوقات میں نہ سہی تو نمازوں میں لازماً۔

نکتہ: عوام فرائض نمازوں کی ادائیگی سے محروم ہیں یہ ان کی بدقسمتی ہے لیکن یہی کہا جائے گا کہ وہ مجرم ہیں انہیں گستاخ و بے ادب کوئی نہ کہے گا۔ اس کے باوجود وہ اپنے رسول علیہ السلام کو دکھ درد کے وقت کہتے ہیں یا رسول اللہ لیکن مخالفین انہیں مشرک و کافر گردانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے انکو بھی یا نبی یا نبی کہلوا دیا اور وہ ایک بار نہیں بلکہ بار بار وہ اس طرح کہ ان کو نماز کا عاشق بنا دیا اور فرائض کے علاوہ نوافل بھی بکثرت پڑھنے لگے تاکہ بہشت اور حوروں کے مزے اڑائیں۔ اس طرح سے وہ اپنی ہر نماز میں التحیات میں پڑھیں "السلام علیک ایہا النبی" جس کا دوسرا مفہوم وہی ہے جو اہل سنت کا منشو ہے۔ ع

بیٹھتے اٹھتے یا رسول اللہ کہا پھر تجھ کو کیا

Marfat.com

باب دوم

اب ہم اقوال وفتاویٰ علماء کرام سے اس مسئلہ کی تشریح کرتے ہیں:۔

امام رملی امام شیخ الاسلام شہاب رملی انصاری رحمۃ اللہ تعالیٰ کے فتاویٰ میں ہے کہ

سئل عما یقع من العامۃ من قولھم عند الشدائد یا شیخ یا فلان ونحو ذالك من الاستغاثۃ بالانبیاء والمرسلین والصالحین وھل المشائخ اغاثۃ بعد موتھم ام لا فاجاب بما نصہ ان الاستغاثۃ بالانبیاء والمرسلین والاولیاء والعلماء الصالحین جائزۃ وللانبیاء والرسل والاولیاء والصالحین اغاثۃ بعد موتھم

استفتاء

ترجمہ:۔ یعنی ان سے استفتاء ہوا کہ عام لوگ جو سختیوں کے وقت انبیاء والمرسلین اور اولیاء صالحین سے فریاد کرتے ہیں مثلاً یا رسول اللہ، یا علی، یا شیخ عبدالقادر جیلانی ان جیسے کلمات کہتے ہیں یہ جائز ہے یا نہ اور بعد انتقال اولیاء مدد فرماتے ہیں یا نہ

الجواب

انہوں نے فرمایا کہ بے شک انبیاء والمرسلین اور اولیاء اور نیک علماء سے مدد مانگنی جائز ہے اور وہ بعد انتقال بھی مدد فرماتے ہیں۔

Marfat.com

عمرمکی سیدی جمال بن عبداللہ بن عمر مکی رحمۃ اللہ اپنے فتاویٰ میں فرماتے ہیں۔

رُسُئلت عمن یقول فی حال الشدائد یا رسول اللّٰہ او یا علی او یا شیخ عبدالقادر مثلاً ھل ھو جائز شرعاً ام لا اجبت نعم الاستغاثة بالاولیاء و ندائھم والتوسل بھم امر وشئ مرغوب لا ینکرہ الا مکابر او معاند وقد حرم برکة الاولیاء الکرام

استفتاء

ترجمہ مجھ سے سوال ہوا کہ اس شخص کے بارے میں جو مصیبت کے وقت پکارتا ہے۔ یارسول اللہ، یا علی، یا شیخ عبدالقادر۔ مثلاً کیا یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ عُمرمکیؔ

الجواب

میں نے کہا ہاں اولیاء سے مدد مانگنی جائز ہے اور انہیں پکارنا اور ان کے ساتھ توسل کرنا شرع میں جائز و پسندیدہ امر ہے جس کا انکار نہ کرے گا مگر ہٹ دھرم یا عنادی اور یقین کرو کہ ایسا آدمی اللہ والوں کی برکت سے محروم ہے۔ محدث دہلوی

محدث دہلوی سیدنا شاہ عبدالحق محدث دہلوی اخبار الاخیار میں شیخ بہاء الحق والدین محمد بن ابراہیم عطاء اللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں رسالہ قشطاریہ سے یوں نقل کرتے ہیں۔

" ذکر کشف ارواح یا احمد یا محمد بر دو طریق است یک طریق آن است کہ یا احمد را در راست بگوید و یا محمد را در چپ بگوید و در دل ضرب کند یا رسول اللہ طریق دوم آن است کہ یا احمد را راست بگوید یا محمد در چپ و در دل وہم کند یا مصطفےٰ دیگر ذکر یا احمد یا محمد یا علی یا حسن یا حسین

Marfat.com

یا فاطمہ۔ شخص طرفی ذکر کند کشف جمیع ارواح شود و دیگر اسماء ملائکہ مقرب ہمیں تاثیر دارند یعنی یا جبرائیل یا اسرافیل یا عزرائیل یا میکائیل چہار ضربی دیگر اسم شیخ یعنی یا شیخ یا شیخ ہزار بار بگوید کہ حرف ندا از دل بکشد طرف راست ہر دو لفظ شیخ را در دل ضرب کند۔"

ترجمہ:۔ یا احمد یا محمد کے ارواح کے کشف کا ذکر دو طریقہ پر ہے ایک تو یہ ہے کہ یا احمد کو دائیں طرف کہے اور یا محمد کو بائیں طرف اور دل میں یا رسول اللہ کی ضرب لگائے دوسرا طریقہ یہ ہے کہ یا احمد کو دائیں طرف کہے اور یا محمد کو بائیں طرف اور دل میں یا مصطفٰے کا خیال رکھے۔ دوسرا ذکر یا احمد یا محمد یا علی یا حسن یا حسین یا فاطمہ کو چھ طرف ذکر کرے تو تمام ارواح کا کشف ہو جائے اور دوسرا ذکر تقرب فرشتوں کے نام مبارک بھی یہی تاثیر رکھتے ہیں یعنی یا جبرائیل یا اسرافیل یا عزرائیل یا میکائیل چاروں طرف ضرب لگائے دوسرا ذکر اسم شیخ یعنی کہے یا شیخ یا شیخ ہزار بار اس طرح کہے کہ حرف ندا کو دل سے دائیں طرف کھینچے۔ شیخ کے دونوں لفظوں پر دل میں ضرب لگائے۔

فائدہ: ان اوراد میں تو ندائے غیبیہ کی کھلم کھلا اجازت پائی جاتی ہے۔ کیا ایسے جید عالم وصوفی بزرگ اپنے مریدوں کو شرک کی تعلیم دیتے تھے۔ نہیں۔ اگر یہ شرک ہوتا تو یہ بزرگ کبھی بھی ایسے اوراد پڑھنے کی اجازت نہ بخشتے۔

۴۔ یہی محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ اشعۃ اللمعات میں تحریر فرماتے ہیں۔ ایک روز میں صفا و مروہ کے درمیان بازار میں سے گذر رہا تھا میں نے ایک سبزی فروش کو دیکھا کہ سبزی پر پانی چھڑک رہا ہے اور یوں کہہ رہا ہے۔ ؎

یا برکۃ النبی تعالیٰ و انزلی تم لا ترتحلی

ترجمہ: اے نبی علیہ السلام کی برکت آ اور میرے مکان پر اتر اور واپس نہ جا

Marfat.com

"اے نبی علیہ السلام کی برکت آ اور میرے مکان میں اتر پھر کوچ کر"

مختصر تعارف

شاہ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ

موصوف ۹۵۸ھ / ۱۵۵۱ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ سرزمین حجاز میں شیخ کا قیام کم و بیش تیس برس رہا اور زیادہ تر وقت شیخ عبد الوہاب متقی کی خدمت میں گذارا۔

مولوی اشرف علی تھانوی نے الافاضات الیومیہ ص۲ ج۶ میں شاہ صاحب قدس سرہ کا تعارف یوں لکھا کہ

"بعض اولیاء اللہ ایسے بھی گذرے ہیں کہ خواب میں یا حالت غیبت میں روزمرہ ان کو دربار نبوی میں حاضری کی دولت نصیب ہوتی تھی ایسے حضرات صاحب حضوری کہلاتے ہیں۔ انہیں میں سے ایک حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی ہیں کہ یہ بھی اسی دولت سے مشرف تھے اور صاحب حضوری تھے۔"

(فوائد جامعہ شرح عجالہ نافعہ ص۲۲)

ناظرین: مخالفین کے سرگردہ کی شہادت کے بعد سید غوث[1] علیشاہ تلمیذ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی قدس سرہ کی شہادت بھی لیجئے۔ تذکرہ غوثیہ ص۲۳۴، ۲۳۵ میں لکھا ہے کہ

"ایک روز ارشاد ہوا کہ جب حضرت عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ میں حدیث ختم کر چکے تو حضرت سرور کائنات نے خواب میں ارشاد کیا کہ تم ہندوستان میں جاکر علم حدیث کو شائع

---

[1] اسے پہلے ایڈیشن میں غلطی سے ولی کامل لکھا گیا امام اہلسنت حضرت شاہ احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے فرمایا یہ گمراہ آدمی تھا۔ اسی لئے پہلے ایڈیشن میں سے یہ الفاظ کاٹ دیں۔

Marfat.com

کردتا کہ لوگ فیضیاب ہوں لیکن خاکسارانِ ہند سے بھی ملتے رہنا۔ آپ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ بغیر حضوری آستانہ مبارک میری زندگی کس طرح کٹے گی۔ حکم ہوا کہ تم رات کے وقت مراقب ہو کر بیٹھا کرو ہمارے پاس پہنچ جایا کروگے۔ جب بیدار ہوئے تو بہ تعمیل حکم ہندوستان کی راہ لی۔ جس وقت سورت یا بمبئی سے ہندوستان کو روانہ ہوئے جابجا فقراء سے ملنا شروع کیا۔ ایک جگہ پہنچے تو لوگوں سے پوچھا کہ میاں کوئی فقیر ہے کسی نے نشان دیا کہ فلاں محلہ میں ہے۔ فجر کے وقت ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ دیکھتے ہی فقیر بولا کہ مولوی عبدالحق صاحب آپ کا بڑا انتظار تھا۔ آپ چپ بیٹھ گئے۔ بعد مزاج پرسی فقیر نے جام دھراچی نکال کر ایک ساغر نوش کیا۔ دوسرا جام لبریز کر کے مولوی صاحب کو دیا۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ میں تمہارے فعل پر معترض نہیں لیکن ہمارے واسطے حرام ہے تین بار انکار کیا اس نے کہا کہ پی لے ورنہ پچھتائیگا۔ جب رات کو مراقب ہوئے تو دیکھا کہ جہاں خیمۂ دربار رسول الثقلین صلے اللہ علیہ وسلم ایستادہ ہے اس سے سو قدم آگے وہ فقیر لٹھ لئے کھڑا ہے۔ ہر چند مولوی صاحب نے آگے جانے کا قصد کیا لیکن فقیر نے جانے نہ دیا۔ ناچار واپس آئے۔ صبح کے وقت پھر اس فقیر کے پاس پہنچے۔ اس نے پھر جام پیش کیا آپ نے نہ لیا کہ میرے واسطے حرام ہے۔ تیرے حکم سے خدا اور رسول کا حکم افضل ہے فقیر نے کہا۔ پی لو ورنہ پشیمانی اٹھاؤ گے۔ رات کو پھر وہی معاملہ پیش آیا۔ آپ نے انکار کیا۔ چوتھی شب جو مراقب ہوئے تو فقیر کو سد راہ پایا اور لٹھ لے کے ان کی طرف دوڑا کہ خبردار جو اس طرف قدم اٹھایا

Marfat.com

اس وقت اضطراب میں آپ کی زبان سے نکلا یا رسول اللہ الغیاث اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صحابی سے فرمایا کہ عبدالحق چار شب سے حاضر نہیں ہوا۔ دیکھو تو باہر کون پکارتا ہے بلاؤ انہوں نے دونوں صاحبوں کو حاضر کیا۔ حضرت نے فرمایا کہ عبدالحق چار رات سے تو کہاں تھا۔ انہوں نے سارا قصہ بیان کیا۔ حضرت نے اس فقیر کی نسبت کہا اُخْرُجْ یَا کَلْبُ صبح کے وقت پھر شاہ صاحب فقیر کے پاس پہنچے۔ اس کا حجرہ بند پایا۔ دو چار مرید بیٹھے ہوئے تھے پوچھا کیا سبب ہے کہ پہر دن چڑھا اور دروازہ نہیں کھولا دیکھو تو ہیں بھی یا نہیں۔ دروازہ کھولا تو پیر ندارد۔ حیران ہوئے۔ شاہ عبدالحق نے فرمایا کہ کوئی جانور یہاں سے نکلا ہے یا نہیں۔ وہ بولے کہ ایک کالا کتا تو ہم نے یہاں سے جاتا ہوا دیکھا تھا۔ فرمایا کہ بس وہی تمہارا پیر تھا۔ کیونکہ رات یہ معاملہ پیش آیا۔ اب چاہے تم بیعت رکھو یا فسخ کرو۔ تمہارا پیر کتا ہو گیا۔"

غرض اس قصہ سے یہ ہے کہ فقیر کو کسی امر میں ضد لازم نہیں کہ ضد میں خود نمائی ہے خود نمائی خلاف فقر۔ بس فقیر اس مقام میں ضرور خطا کھاتا ہے۔

فوائد: ۱۔ شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ کی قدر و منزلت کا کیا کہنا کہ جنہیں ہمارے خطۂ ہند و پاک میں ہماری رہبری و ہدایت کے لئے بھیجا افسوس ہے کہ آج ان کے شاگرد کہلوا کر بھی ان کے دلائل نہیں مانتے۔

۲۔ فقراء کی زیارت اور ان کی صحبت سرکار مدینہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مطلوب ہے۔

۳۔ شریعت پر استقامت کہ شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو باوجودیکہ صاحب کرامت فقیر نے دھمکیاں بھی دیں لیکن شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ ڈٹے رہے۔

Marfat.com

۴. "یارسول اللہ الغیاث" پکارنا ہمارے اسلاف کا طریقہ ہے جو اس سے منہ موڑے (من شذّ شذّ فی النار) جو علیحدہ ہوا وہ جہنم میں گیا۔

۵. رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فریاد سنکر مشکل کشائی فرماتے ہیں۔

۶. شریعت کے مخالف کا انجام بد ہے خواہ وہ صاحب کرامت بھی ہو جیسے حکایت مذکورہ میں ناظرین نے پڑھا۔

افسوس کہ آج کل بدعمل پیروں کا دور دورہ ہے اور ہم فقیر کچھ کہتے ہیں تو ہمیں الٹا سزا سنائی جاتی ہے۔

شاہ صاحب موصوف کے اشعار

آں نور کہ مشرق جیلان تابید — پس عالم آدم ہمہ روشن گردید
زو مشرق مغرب شدہ روشن آخر — از اوچ ملتان ہمہ گشت پدید

ملتان چہ عجیبت کہ دل پذیر افتادہ است
چوں منزل پیر دستگیر افتادہ است
دہلی است اگرچہ کہ خورد و لے
ملتان چوں مدینہ صغیر افتادہ است

احمد خوئے کہ عالم بندہ اوست
یوسف روئے کہ مہر شرمندہ اوست
عیسیٰ نفسی کہ جان و دل زندہ اوست
موسیٰ لقائی کہ دوست خواہندہ اوست

Marfat.com

اے بادِ گذر کن بدیارِ ملتان — زین راہ نشین خاکسار ملتان
این تحفۂ جان ببر بہ یار ملتان — یک جان چہ ہزار جان نثار ملتان

اے دیدہ بیا لقائے آن منظور ببین
آن جبہ آن جمال آن نور ببین
در وادئ این محبت بگذر!!
ہم درخت وہم موسیٰ ہم طور ببین

باد یا رب تاقیامت دولت جیلانیان
کم مباد از قدرت حق صولت جیلانیان

تبصرہ اویسی فقیر اویسی غفرلہ نے یہ اشعار شبرکًا لکھے ہیں تاکہ ناظرین اندازہ لگائیں کہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ اور مشائخ طریقت کے نہ صرف ہم نیاز مند ہیں بلکہ ہمارے اسلاف کا بھی یہی عقیدہ تھا فللہ الحمد علیٰ ذالک۔

۱۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالےٰ الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ میں اوراد فتحیہ کے پڑھنے کے لئے یہ ارشاد فرماتے ہیں۔

" فریضۂ نماز بامداد گزارد وچون سلام دہد با وراد فتحیہ خواندن مشغول شود کہ از برکات انفاس چہار صد ولی کامل شدہ است "

ترجمہ: جب صبح کی نماز پڑھے اور سلام پھیرے تو اوراد فتحیہ کے پڑھنے میں مشغول ہو جائے جو چار سو اولیاء اللہ کے انفاس پاک سے تکمیل کو پہنچا ہے۔

Marfat.com

اوراوراد فتحیہ میں سترہ بار ندائے غیبیہ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب حاضر کیا گیا ہے چنانچہ وہ کلمات یہ ہیں:۔

۱۔ الصلوٰۃ والسّلام علیک یا رسول اللہ

۲۔ الصلوٰۃ والسّلام علیک یاحبیب اللہ

۳۔ الصلوٰۃ والسّلام علیک یاخلیل اللہ

۴۔ الصلوٰۃ والسّلام علیک یا نبی اللہ

۵۔ الصلوٰۃ والسّلام علیک یاصفی اللہ

۶۔ الصلوٰۃ والسّلام علیک یاخیرخلق اللہ

۷۔ الصلوٰۃ والسّلام علیک یامن افتادہ اللہ

۸۔ الصلوٰۃ والسّلام علیک یامن رسلہ اللہ

۹۔ الصلوٰۃ والسّلام علیک یامن زینہ اللہ

۱۰۔ الصلوٰۃ والسّلام علیک یامن شرفہ اللہ

۱۱۔ الصلوٰۃ والسّلام علیک یامن کرمہ اللہ

۱۲۔ الصلوٰۃ والسّلام علیک یامن عظمہ اللہ

۱۳۔ الصلوٰۃ والسّلام علیک یا سیدالمرسلین

۱۴۔ الصلوٰۃ والسّلام علیک یا امام المتقین

۱۵۔ الصلوٰۃ والسّلام علیک یاخاتم النبیین

۱۶۔ الصلوٰۃ والسّلام علیک یا شفیع المذنبین

۱۷۔ الصلوٰۃ والسّلام علیک یا رسول رب العالمین

فائدہ ذرا شاہصاحب کے اس ارشاد پر جو آپ نے اوراد فتحیہ کے متعلق فرمایا ہے غور وخوض کریں کہ اس کو چارسو اولیاء اللہ کی زبانوں نے مکمل کیا ہے منکرین

Marfat.com

کے اعتقاد کے مطابق تو چاہیئے تھا کہ ایک ولی اللہ بھی اس ورد کو نظر پسندیدگی نہ دیکھتا چہ جائیکہ اس کی تکمیل میں مدد دیتا ہے جس میں ندائے غیبیہ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب حاضر کیا گیا ہے کیا شاہ صاحب جیسے محدث بھی شرک کی حقیقت کو نہ سمجھ سکے اور وہ لوگوں کو کفر و شرک کی تعلیم دیتے رہے؟ کیا ایسے جید بزرگ کو بھی معاذاللہ مشرک گردنا جائیگا۔

شاہ ولی اللہ نمبر۲

یہی شاہ صاحب قصیدہ ہمزیہ میں لکھتے ہیں:۔

ینادی ضارعاً بخضوع قلب　　　وذل وابتھال والتجاء

رسول اللہ یا خیر البرایا　　　نوالک ابتغی یوم القضاء

ترجمہ: جب نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو ندا اور عرض حاجت کرے تو تضرع وخضوع وخضوع قلب و تذلل والحاح وزاری سب کچھ بجالائے۔

شاہ ولی اللہ نمبر۳

یہی شاہ صاحب اپنے قصیدۂ ہمزیہ کی شرح میں لکھتے ہیں:۔

" آخر حالتے مادح آنحضرت را صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم وقتیکہ احساس کند نارسائی خود را از حقیقت ثنا آن ست کہ ندا کند زار و خوار شدہ بشکستگی دل واظہار بے قدری خود باخلاص در مناجات وپناہ گرفتن بایں طریق اے رسول خدا اے بہترین مخلوقات عطائے ترا مے خواہم روز فیصل کردن او سیمیں بے وقتیکہ فرود آید کار عظیم در غایت تاریکی پس توئی پناہ از ہر بلا او سیمیں بے بسوئے تست رو آوردن من وبہ تست پناہ گرفتن من و در تست امید داشتن من "

شاہ ولی اللہ نمبر۴

ولی اللہ کتاب الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ میں تصریح کرتے ہیں کہ انہوں

Marfat.com

نے جواہر خمسہ شیخ محمد غوث گوالیاری علیہ رحمۃ الباری کی سندیں اور اس کے اعمال کی اجازتیں اپنے استاذ علم حدیث مولٰنا ابو طاہر مدنی و شیخ محمد سعید لاہوری مرحومین سے حاصل کیں چنانچہ فرمایا:

"این فقیر خرقہ از دست شیخ ابو طاہر کردی پوشیدہ و ایشان بعمل انچہ در جواہر خمسہ است اجازت دادند عن ابیہ الشیخ ابراھیم الکردی عن الشیخ احمد القشاشی عن الشیخ احمد الشناوی عن السید صبغۃ اللہ عن الشیخ وجیہ الدین علوی الگجراتی عن الشیخ محمد غوث الگوالیاری وایضا لبسھا الشیخ ابو طاھر عن الشیخ احمد النخلی بسندہٖ الی آخرہٖ وایضا فقیر در سفر حج چون بہ لاہور رسید و دست بوس شیخ محمد سعید لاہوری دریافت ایشان اجازت دعائے سیفی دادند بل اجازت جمیع اعمال جواہر خمسہ و سند خود بیان کردند و ایشان درین زمانہ یکے از اعیان مشائخ طریقہ احمدیہ و شطاریہ بودند و چون کسے اجازت میدادند او را در موت رجعت نمیشد رحمہ اللہ تعالٰے قال الشیخ المعمر الثقۃ حاجی محمد سعید لاھوری اخذت الطریقۃ الشطاریۃ واعمال الجواھر الخمسۃ من السیفی وغیرہ عن الشیخ محمد اشرف لاھوری عن الشیخ عبدالملک بایزید الثانی عن الشیخ وجیہ الدین الگجراتی عن الشیخ محمد غوث الگوالیاری۔

انتباہ: منکرین ذرا مہربانی فرماکر جواہر خمسہ پر نظر ڈال لیں اور اس کے اعمال کا ثبوت قرون ثلثہ سے دیدیں بلکہ اپنے مذہب پران اعمال کو بدعت و شرک ہی سے بچالیں

Marfat.com

جن کے لئے شاہ ولی اللہ جیسے بزرگ محدثانہ سند لیتے اور اپنے مشائخ حدیث و طریقت سے اجازت کرتے ہیں۔ زیادہ نہ سہی یہی دعائے سیفی جس کی نسبت شاہ ولی اللہ نے لکھا ہے میں نے اپنے شیخ سے اخذ کی اور اجازت لی اس کی ترکیب ملاحظہ ہو کیا لکھا ہے ۔

نادعلی ہفت بار یا سہ بار یا یک بار بخواند و آن این است

نا دعلیاً مظھر العجائب تجدہ عونا لك فی النوائب

کل ھم وغم سینجلی بولایتك یا علی یا علی یا علی

نادعلی کے فوائد

ہم ذیل میں اس وظیفہ کے چند فوائد عرض کرتے ہیں تاکہ اہل عقیدہ اسے عمل میں لائیں اور اپنے عقیدہ کی پختگی کا سامان جمع کریں۔

نادعلی کے پندرہ فوائد از امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَادِ عَلِیًّا مَظْهَرِ الْعَجَائِبِ تَجِدْهُ عَوْنًا لَّكَ فِی النَّوَائِبِ

کُلَّ هَمٍّ وَّغَمٍّ سَيَنْجَلِیْ بِنُبُوَّتِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَبِوَلَايَتِكَ

يَا عَلِیُّ يَا عَلِیُّ يَا عَلِیُّ

۱۔ بڑی سے بڑی مہم دشواری ہو ہر روز ۱۴ بار پڑھے انشاء اللہ بہت جلد آسان ہو۔

۲۔ درود برائے حصولِ مقاصد ۶۶ مرتبہ ہر روز تا حصول مراد پڑھے بہت جلد منزلِ مقصود کو پہنچے۔

۳۔ برائے مریض جو زندگی سے مایوس ہو چکا ہو ۷ مرتبہ بارش کے پانی پر دم کر کے

Marfat.com

تا صحت پلائے انشاء اللہ تعالےٰ شفا پائے۔

۴۔ خلل جن آسیب وغیرہ کے لئے ۱۵ مرتبہ پانی پر دم کر کے چھینٹا دے انشاء اللہ دفع ہو۔

۵۔ حب کے لئے ۴۷ مرتبہ پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کر کے سارے بدن پر پھیر لیا کرے جس سے بات کرے مطیع و مسخر ہو۔

۶۔ کیسا ہی رنج و غم ہو ہزار بار روزانہ با طہارت پڑھے فضلِ خدا سے سب غم کافور ہو۔

۷۔ اگر کسی کو کوئی پیغام لے کر بھیجے اور امر دشوار ہو کہ نہ معلوم میرا پیغام منظور ہو گا یا نہیں تو چپکے سے ۳ بار پڑھ کر اس کے کان میں دم کرے انشاء اللہ کامیاب واپس آئے۔

۸۔ اگر کسی پر کوئی تہمت لگائے یا کوئی ملزم کسی الزام میں پکڑا گیا ہو تو تا صفائی ۴۰ مرتبہ ہر روز پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیا کرے انشاء اللہ تہمت سے بری ہو۔

۹۔ اگر کہیں سے کسی بات کا یا خط وغیرہ کا جواب منگانا ہو اور نہ آتا ہو تو قبل نماز عشاء اس طرف کو منہ کر کے ۶۵ بار پڑھ کر دم کر لیا کرے انشاء اللہ تین روز میں جواب آئے یا خبر آئے۔

۱۰۔ برائے حصول دولت و غنا جاہ و حشم ۹۱ مرتبہ روزانہ بعد نماز فجر پڑھ لیا کرے چند روز میں کچھ سے کچھ ہو جائے۔ چاہیئے کہ تا زندگی ترک نہ کرے اور وقت اور جگہ کی پابندی رکھے۔ بدرجہ مجبوری اگر کہیں جائے تو مصلےٰ ضرور ساتھ لے جائے۔

۱۱۔ مزید دولت و جاہ و حشمت کے لئے ۵۰ بار وقت و جائے حشمت پر پڑھے بہت جلد کامیابی ہو۔

۱۲۔ دشمن کو مطیع کرنا ہو تو اس کا تصور کر کے ۱۸ بار پڑھ لیا کرے۔

Marfat.com

۱۳۔ کسی مہم کو جلد سے جلد آسان کرنا ہو تو نماز حاجت کی نیت سے ہر رکعت میں بعد الحمد ۳۔۳ بار سورۂ اخلاص پڑھے اور ثواب اس کا بروح پاک حضرت علی مرتضیٰ مشکل کشا شیرِ خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کو بخشے بعدہٗ ۷ بار نادِ علی پڑھے انشاء اللہ اسی دن کامیاب ہو ورنہ تین دن یہ عمل کرے۔

۱۴۔ دشمنوں اور بدخواہوں کی زبان بند کرنے کی نیت سے بعد ہر نماز کے دس بار پڑھ لیا کرے۔

۱۵۔ حضور پرنور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیدار کرنے کے لئے کامل طہارت کے ساتھ بعد نمازِ عشاء اول آخر درود شریف سو سو بار اور ۵۰۰ بار نادِ علی پڑھے اور باوضو سوجائے انشاء اللہ العزیز اسی شب میں دولتِ دیدار سے مشرف ہو۔

نوٹ :۔ درود شریف ہر ہر عمل کے ساتھ ۳ یا ۷ یا ۹ یا ۱۱ بار اپنے مقدور بھر پڑھنا ضروری ہیں۔

(شمع شبستان رضا صد ۶۱ - ۶۲ ج ۱)

قصیدہ بُردہ شریف

قصیدہ بُردہ شریف میں متعدد اشعار میں ندائے یا رسول اللہ موجود ہے اور ہے بھی استعانت اور استغاثہ کے طور اور اس استغاثہ پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ صرف ان کا مقصد پورا فرمایا بلکہ اسے خلعتِ خاص سے بھی نوازا چنانچہ مصنف قصیدہ بردہ شریف کے ہر شارح ومحشی یہاں تک کہ دیوبند کے شیخ الہند کے والد مولوی ذوالفقار علی دیوبندی نے بھی عطر الوردہ میں یہ واقعہ لکھا ہے۔ فقیر مختصراً مصنف کا تعارف حوالہ قلم کرتا ہے۔

Marfat.com

تعارف مصنف قصیدہ بردہ شریف کا نام شرف الدین محمد بن محمد البوصیری ہے (البوصیر) مصر کا دیہات ہے۔ حضرت امام بوصیری بہترین ادیب اور بے نظیر فصیح و بلیغ اور بے مثال شاعر تھے۔

ابتدائی حالات عمر کی ابتداء میں سلاطین و امراء کی مدح میں کئی قصائد لکھتے رہے۔ اس لئے وہ اس کو بڑی وقعت اور عزت کی نظر سے دیکھتے تھے۔

حکایت مصنف رحمۃ اللہ علیہ ایک دن بادشاہ وقت کے حضور سے واپس آ رہا تھا راستے میں شیخ ابوالرجاء رحمۃ اللہ جو ناظم رحمۃ اللہ کے دوست اور ایک صالح اور متقی مرد تھے مل گئے انہوں نے پوچھا کہ کیا آپ نے آج رات خواب میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نہیں کی۔ لیکن آپ کی اس بات سے میرے دل میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت جوش مارنے لگ گئی ہے۔ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں گھر آ کر سو گیا۔ خواب میں مجھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ میں نے آپ کے حضور میں چند ایک مدحیہ قصائد پڑھے جن میں سے ایک قصیدہ مضریہ تھا جس کا پہلا شعر یہ ہے۔

يَارَبِّ صَلِّ عَلَى الْمُخْتَارِ مِنْ مُضَرٍ
وَالْأَنْبِيَا وَجَمِيعِ الرُّسْلِ مَا ذُكِرُوْا

اور دوسرا قصیدہ محمدیہ جس کا پہلا شعر یہ ہے۔

مُحَمَّدٌ اَشْرَفُ الْاَعْرَابِ وَالْعَجَمِ
مُحَمَّدٌ خَيْرُ مَنْ يَمْشِيْ عَلٰى قَدَمٍ

پھر جب ایک مدت کے بعد میں مرض فالج میں مبتلا ہوا۔ حتےٰ کہ میرا نچلا حصہ بدن کا بالکل نکما ہو گیا۔ تو میں نے ارادہ کیا کہ اس مرض سے نجات پانا مشکل ہے بجز اس کے کہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک قصیدہ لکھ کر پیش

Marfat.com

کروں۔ میں نے جب یہ قصیدہ ختم کیا تو اُسی رات خواب میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت بابرکت سے مشرف ہوا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں یہ قصیدہ پڑھا۔ جب میں قصیدہ پڑھ چکا تو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک میرے تمام بدن پر پھیرا۔ جب میں صبح اُٹھا تو بالکل اچھا تھا لیکن یہ معاملہ میں نے کسی پر ظاہر نہ کیا۔ پھر ایک دن اتفاقاً شیخ ابوالرجاءؒ سے ملاقات ہوئی۔ فرمانے لگے کہ آپ وہ قصیدہ مجھے دیں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت میں لکھا ہے۔ میں نے کہا کہ کونسا قصیدہ؟ میں نے تو کئی قصیدے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت میں لکھے ہیں۔ فرمایا۔ وہ قصیدہ جو اَمِنْ تَذَکُّرِ الخ سے شروع ہوتا ہے۔ میں نے کہا کہ آپ کو کس طرح معلوم ہوا۔ فرمایا کہ میں نے گذشتہ رات آپ کو حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ قصیدہ پڑھتے دیکھا اور حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بحالتِ سرور اس طرح ہل رہے تھے جس طرح پر ثمر شاخ ہوا کے جھونکوں سے ہلا کرتی ہے۔ جب میں نے یہ قصیدہ شیخ ابوالرجاءؒ کی خدمت میں پیش کیا تو پھر ہر طرف اس کی اشاعت ہو گئی۔

بادشاہ کا عقیدہ

جب اس قصیدے سے بہاء الدین وزیر ظاہر باللہ مشرف ہوئے تو آپ نے نہایت محبت و شوق سے سُنا اور ایک نسخہ اپنے پاس رکھ لیا اور نذر مانی کہ میں اس قصیدہ مبارکہ کو بہ شرائط مقررہ پڑھا کروں گا۔

قصیدہ بردہ کی تاثیر

اس کی تاثیر دربارہ حل مشکلات ایسی موثر ثابت ہوئی کہ اکابر مشائخ طریقت و اسلاف علمائے شریعت نے اپنے اوراد و وظائف میں شامل فرمایا اور تا حال اس کے برکات و فیوضات سے استفادہ و استفاضہ ہو رہا ہے بلکہ بہت سے مدارس عربیہ

Marfat.com

کے نصاب میں شامل رہا یہاں تک کہ منکرین کے دارالعلوم دیوبند میں عرصہ تک پڑھایا جاتا رہا ممکن ہے اب بھی ان کے نصاب میں شامل ہو اور بہت بڑے بڑے محققین علماء کرام نے اس کی شروح لکھیں اور مخالفین کے شیخ الہند کے والد مولوی ذوالفقار علی دیوبندی نے بھی عطر الوردہ شرح قصیدہ بُردہ لکھی اس میں بھی واقعہ مذکورہ بالا موجود ہے۔ لیکن سعودی حکومت اور نجدی مذہب میں قصیدہ بردہ اور دلائل الخیرات وغیرہ پڑھنا قانونی جرم ہے۔

صاحب قصیدہ بردہ نے اسی قصیدہ مبارکہ میں وہی کہا ہے جو زیر کا موضوع بحث ہے یعنے سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مشکلات کے وقت پکارنا اور قسمت ہو تو حضور نبی پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدد بھی فرماتے ہیں۔

اب مصنف قصیدہ مبارکہ کے اشعار ندائیہ پڑھیے۔

یا اکرم الخلق مالی من الوذبہ

سواك عند حلول الحادث العمم

ترجمہ:۔ اے اشرف المخلوقات سوائے آپ کے بوقت نزول حادثات عامہ کوئی ایسا نہیں کہ جس کے پاس میں جاکر پناہ لوں۔

ولن یضیق رسول اللہ جاھك بی

اذا الکریم تجلی باسم منتقم

ترجمہ:۔ جب خداوند کریم قیامت کے روز منتقم کی صفت میں جلوہ گر ہوگا تو اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میری شفاعت کرنے میں آپ کا بلند مرتبہ کم نہ ہوگا۔

دلائل الخیرات کے برکات و کرامات

دلائل الخیرات شریف ہم اہل اسلام میں ایک بابرکت کتاب ہے جس کے

Marfat.com

مصنف کے متعلق فقیر مختصراً یہاں کچھ عرض کرتا ہے تاکہ ناظرین کو یقین ہو کہ واقعی "یارسول اللہ" پکارنا اسلامی عقیدہ ہے اور اس میں لاکھوں دینی و دنیوی و اخروی فائدے ہیں جن سے منکرین خود بھی محروم ہیں اور ہم غریبوں کو بھی محروم کرنا چاہتے ہیں۔

مصنف دلائل شیخ زروق رحمۃ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ مؤلف دلائل الخیرات کی قبر سے خوشبو مشک و عنبر کی آتی ہے اور یہ سب برکت درود شریف کی ہے۔

تبلیغی جماعت کی گواہی

وہابی، دیوبندی تبلیغی جماعت کی کتاب "تبلیغی نصاب صـ۷۷۳" اور دلائل الخیرات شریف کے مصنف کے کشف و کرامات اور ان کے علمی و عملی خدمات بہم شرح دلائل الخیرات میں لکھ دیئے ہیں۔ ممکن ہے مخالفین "دلائل الخیرات" کو ایک غیر معتبر کہہ دیں ہم ان کے اکابر کا صرف ایک حوالہ لکھ دیتے ہیں۔ دیوبندی حضرات کے عقائد کا مجموعہ کتاب المہند صـ۱۵ میں ہے:۔

> "دیوبندی علماء کے نزدیک ہمارے نزدیک حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کی کثرت مستحب اور نہایت موجب اجر و ثواب ہے۔ خواہ دلائل الخیرات پڑھ کر ہو یا درود شریف کے دیگر رسائل مؤلفہ کی تلاوت سے ہو لیکن افضل ہمارے نزدیک وہ درود ہے جس کے لفظ بھی حضرت سے منقول ہیں گو غیر منقول کا پڑھنا بھی فضیلت سے خالی نہیں اور اس بشارت کا مستحق ہو ہی جائیگا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا حق تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجے گا۔ خود ہمارے شیخ حضرت

Marfat.com

مولنا گنگوہی قدس سرہٗ و دیگر مشائخ دلائل الخیرات پڑھا کرتے تھے اور مولنا حاجی امداد اللہ شاہ صاحب مہاجر مکی قدس سرہٗ نے اپنے ارشادات میں تحریر فرما کر مریدین کو امر بھی کیا ہے کہ دلائل الخیرات کا ورد بھی رکھیں اور ہمارے مشائخ ہمیشہ دلائل الخیرات کو روایت کرتے ہے اور مولنا گنگوہی بھی اپنے مریدین کو اجازت دیتے ہے ۔"

اس سے ثابت ہوا کہ تمام علماء دیوبند کا فیصلہ ہے کہ دلائل الخیرات کتاب کا پڑھنا موجب اجر و ثواب ہے۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ دلائل الخیرات شریف میں جو مضامین ہیں وہ علمائے دیوبند کے نزدیک بھی یقیناً حق ہیں اور اسی دلائل الخیرات شریف میں لکھا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محبت والوں کا درود میں خود سنتا ہوں تو پھر بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم خود بنفسِ نفیس درود پاک نہیں سنتے بلکہ فرشتے پہنچاتے ہیں۔ علمائے دیوبند کے اپنے فیصلہ کے مطابق غلط نکلا اور دلائل الخیرات کے بارے میں مزید پڑھیئے ۔

فتاویٰ اشرفیہ امدادیہ مطبوعہ مجتبائی دہلی صفحہ ۱۳۰/۴۶ میں ایک سوال کے جواب میں دیوبندی حضرات کے حکیم الامت مولوی اشرف علی صاحب تھانوی لکھتے ہیں کہ:۔

" دلائل الخیرات کا پڑھنا پڑھانا بغیر اجازت ملے جائز تو ہے مگر وہ فائدہ نہ ہوگا جو اجازت سے ہوتا ہے۔ اگر بلا اجازت کوئی شخص پڑھتا پڑھاتا ہو وہ بھی نفع سے محروم نہ ہوگا ۔

دلائل الخیرات میں ندا کے اشعار

۱۔ یَا رَحْمَۃَ اللّٰہِ اِنِّیْ خَائِفٌ وَجِلٌ
یَا نِعْمَۃَ اللّٰہِ اِنِّیْ مُفْلِسٌ عَانٍ

Marfat.com

۲۔ وَلَیْسَ لِیْ عَمَلٌ اَلْقَی الْعَظِیْمَ بِہٖ
سِوٰی مَحَبَّاتِکَ الْعُظْمٰی وَاِیْمَانِیْ

۳۔ فَکُنْ اَمَانِیْ مِنْ شَرِّ الْحَیٰوۃِ وَمِنْ
شَرِّ الْمَمَاتِ وَمِنْ اِحْتِرَاقِ جُثْمَانِیْ

۴۔ وَکُنْ غِنَایَ الَّذِیْ مَا بَعْدَہٗ فَلَسٌ
وَکُنْ فَکَاکِیْ مِنْ اَغْلَالِ عِصْیَانِیْ

۵۔ تَحِیَّۃُ الصَّمَدِ الْمَوْلٰی وَرَحْمَتُہٗ
مَاغَنَّتِ الْوُرْقُ فِیْ اَوْرَاقِ اَغْصَانِ

۶۔ عَلَیْکَ یَا عُرْوَۃَ الْوُثْقٰی وَیَا سَنَدِیْ اِلٰی
وَفِیْ وَمَنْ مَدْحُہٗ رُوْحِیْ وَرَیْحَانِیْ

۷۔ نَبِیُّ الْھُدٰی ضَاقَتْ بِیَ الْحَالُ فِی الْوَرٰی
وَاَنْتَ لِمَا اَمَّلْتُ فِیْکَ جَدِیْرٌ

۸۔ فَسَلْ خَالِقِیْ تَفْرِیْجَ کَرْبِیْ فَاِنَّہٗ
عَلٰی فَرَجِیْ دُوْنَ الْاَنَامِ قَدِیْرٌ

ترجمہ: ۱: اے رحمت خدا کی بے شک میں ڈرنے والا دل لرزنے والا ہوں۔ اے نعمت خدا کی بے شک میں محتاج عاجز ہوں۔

۲۔ اور نہیں کوئی میرا عمل کہ جس سے ملوں میں خدا سے۔ سوائے تیری محبت بزرگ اور اپنے ایمان کے۔

۳۔ پھر پناہ ہو میرا برائی زندگی سے اور۔ برائی موت سے اور جلنے بدن سے۔

۴۔ اور بے پروائی میری ہو کہ نہ ہو بعد اس کے محتاجی اور رہائی میری نہ

طوتوں گناہ میرے سے۔

۵۔ تحفہ درود خدا بے نیاز مالک کا اور اُس کی رحمت۔ جب تک آواز کریں مُرغ تیوں شاخوں پر۔

۶۔ تجھ پر اے بڑے وسیلہ مضبوط اور سند کامل اور وہ کہ تعریف اس کی میری تازگی اور میرا پھول ہے۔

۷۔ اے نبی ہدایت کے تنگ ہوا حال میرا دنیا میں اور تو جو آرزو کردں میں تجھ سے لائق ہے تُو۔

۸۔ پھر طلب کر اپنے پروردگار سے کشادگی میری سختی کی بے شک خدا میری سختی کھولنے پر سوائے سب خلق کے قادر ہے۔

ف : یہ اشعار اسی صاحب دلائل الخیرات رحمہ اللہ کے ہیں جنکے دلائل کو علمائے دیوبند بطور وظیفہ پڑھتے ہیں کیا وہ بھی مذکورہ بالا اشعار سے مشرک ہوئے ؟

اوراد فتحیہ

اس کے بارے میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی زبانی آپ پہلے پڑھ چکے ہیں مزید فقیر سے سنیئے۔

مختصر تعارف مؤلف اوراد فتحیہ

حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ ایک کامل ولی گذرے ہیں۔ سید صاحب موصوف رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"میں نے اپنی زندگی میں ایک ہزار چار سو اولیاء اللہ سے ملاقات کی اور ہر ایک سے فیض حاصل کیا۔"

آپ تبیسؔ مشائخ کاملین سے اجازت رکھتے تھے۔ آپ مشائخ ہمدان کے سردار تھے۔

Marfat.com

سیرانی ہمدانی

حضرت سید صاحب موصوفؒ ۴۵ سال سیاحت میں رہے۔ ہر سال حج شریف کے لئے جاتے رہے۔ علاقہ کشمیر جہاں بعد ازاں آپ نے سکونت اختیار کی تھی وہاں اسلام کی اشاعت آپ ہی کی مرہون منت ہے اور یہ آپ کی کاوشوں کا ثمرہ ہے کہ لوگ آپ کے فیض، صحبت اور وعظ و نصیحت کے طفیل اور کرامات دیکھ دیکھ کر دائرہ اسلام میں جوق در جوق داخل ہوتے رہے۔

حکایت:- نقل ہے کہ علمائے نصاریٰ کی روم کے علمائے اہل اسلام سے اس حدیث شریف پر گفتگو ہوئی کہ عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ

(ترجمہ) میری اُمت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی مانند ہیں۔ علمائے نصاریٰ کہنے لگے اگر تمہارے پیغمبر (حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا یہ قول حق ہے تو پھر تم مُردہ کو زندہ کر کے دکھاؤ جیسے حضرت عیسٰی علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام مردوں کو زندہ فرمایا کرتے تھے۔ علمائے اسلام اس کام کے کرنے سے عاجز ہوئے تو انہوں نے چالیس روز کی مہلت چاہی۔ جب مہلت پوری ہوگئی اور دن مقررہ کے مطابق مجلس قائم ہوگئی تو باالہام الٰہی حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ اس مجلس میں آپہنچے۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے محبوب پیغمبر سید الانبیاءؐ نورِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی مُردہ لاؤ میں ابھی زندہ کر کے دکھا دیتا ہوں۔

مُردہ زندہ ہوگیا

چنانچہ آپ کے ارشاد مبارک کے مطابق ایک مردہ لایا گیا۔ آپ نے اس موقع پر دریافت فرمایا کہ آپ کے پیغمبر (حضرت عیسٰی علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام) مردوں کو زندہ کرنے وقت کیا فرمایا کرتے تھے۔ انہوں نے بیک زبان کہا کہ ہمارے

Marfat.com

پیغمبر قُمۡ بِاِذۡنِ اللّٰہِ فرمایا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا اگر میرے قُمۡ بِاِذۡنِیۡ کہنے سے یہ مردہ زندہ ہو جائے تو کیا پھر تم ہمارے سید و سرور محبوب خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر ایمان لے آؤ گے۔ سب بولے ہاں ہم ایمان لے آئیں گے۔ چنانچہ آپ نے جب قُمۡ بِاِذۡنِیۡ فرمایا تو وہ مردہ زندہ ہوگیا۔ علمائے نصاریٰ نے جب یہ عالم دیکھا تو انہوں نے کلمہ پڑھ لیا اَشۡہَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشۡہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ ۵ اور حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔

کرامات

آپ کی بہت سی کرامات مشہور ہیں مگر یہاں اُن کے درج کرنے کا موقع نہیں آپ کی تصانیف میں فصوص الحکم، ذخیرۃ الملوک۔ رسالہ شفا لمانی الصدور اور مکتوبات شریف ہیں۔ آپ کا وصال ۶ ذوالحجہ ۷۸۶ھ میں ہوا۔ روضہ مبارک ختلان میں ہے۔

اوراد فتحیہ میں ندائے یارسول اللہ اوراد فتحیہ میں سترہ بار ندائے غیبیہ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پکارا گیا ہے۔ چنانچہ وہ کلمات یہ ہیں۔

۱. الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
۲. الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ
۳. الصلوٰۃ والسلام علیک یا خلیل اللہ
۴. الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ
۵. الصلوٰۃ والسلام علیک یا صفی اللہ
۶. الصلوٰۃ والسلام علیک یا خیر خلق اللہ

Marfat.com

۷۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یامن افادہ اللہ

۸۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا من ارسلہ اللہ

۹۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یامن زینہ اللہ

۱۰۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یامن شرفہ اللہ

۱۱۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یامن کرمہ اللہ

۱۲۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یامن عظمہ اللہ

۱۳۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا سید المرسلین

۱۴۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا امام المتقین

۱۵۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا خاتم النبیین

۱۶۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا شفیع المذنبین

۱۷۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول رب العالمین

ف: اس کو ایک ہزار چار سو اولیاء کرام کے کلام سے جمع کیا گیا ہے۔

(کذا قال شاہ ولی اللہ قدس سرہ)

انتباہ منکرین کے اعتقاد کے مطابق تو چاہیئے تھا کہ ایک ولی اللہ بھی اس اوراد کو نظر پسندیدگی نہ دیکھتا۔ چہ جائیکہ اس کی تکمیل میں مدد دیتا جس میں ندائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ کیا وہ ایک ہزار چار سو اولیاء شرک کی حقیقت کو نہ سمجھ سکے تھے۔ اور لوگوں کو کفر و شرک کی تعلیم دیتے تھے۔

فائدہ مزید لطف یہ ہے کہ یہ اوراد فتحیہ شریف فتوحات کیلئے ہے کیونکہ مشائخ طریقت لکھتے ہیں کہ جس شخص کو دین و دنیا کی فتوحات حاصل کرنے کی خواہش ہو اُسے چاہیے کہ وہ اوراد فتحیہ شریف پڑھے۔ اوراد فتحیہ شریف حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیفات میں سے ہے۔

Marfat.com

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنی تصنیف "انتباہ فی سلاسل اولیاء" کے ص ۱۲۴
میں لکھتے ہیں کہ:

"ایک ہزار چار سو اولیاء کے متبرک کلام سے اوراد فتحیہ شریف
جمع ہوا ہے اور فتح ہر ایک کی ان میں سے ایک کلمہ میں ہوئی ہے جو حضوری
کے ساتھ اپنے پر لازم کرے اس کی برکت اور صفائی مشاہدہ کریگا۔"
(واللہ ولی التوفیق)

اب اگر فضائل اور خواص اس اوراد فتحیہ شریف کے بیان کئے جائیں تو بہت طویل ہو جائیں گے۔ اس لیئے کہ سید علی ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی ساری عمر میں معمورۂ عالم کی تین بار سیر کی ہے اور چودہ سو کامل اولیاء سے ملے ہیں۔ ہر ولی سے رخصت کے وقت دعا اور نصیحت اور ورد و وظائف کی التجا کی اور ان نصیحتوں اور ورد و وظائف کو اپنے جامہ پر رقع کیا ہے اور ان دعاؤں اور ذکروں کو جو بطور فتحیہ ان کی زبانوں پر جاری ہوتے تھے جمع کیا یہ اوراد ہو گیا ہے۔ انہیں حضرت سے منقول ہے کہ جب میں بارھویں دفعہ کعبہ شریف کی زیارت کو گیا۔ پھر مسجد اقصیٰ پہنچا تو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ تشریف لا رہے ہیں میں اٹھا اور آگے گیا اور آپ کی خدمت اقدس عالیہ میں سلام عرض کیا آپ نے اپنی آستین مبارک سے ایک جز نکالا اور اس درویش سے فرمایا کہ "خذ هذا الفتحية" یعنی اس فتحیہ کو پکڑ لے، جب میں نے آقائے دوجہاں حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے دست مبارک سے پکڑ لیا اور نظر کی تو یہ وہی اوراد فتحیہ شریف تھے جن کو میں نے جمع کیا ہوا تھا۔ اس اشارہ سے اس کا نام اوراد فتحیہ شریف رکھا گیا۔

فائدہ ۱ چونکہ اس اوراد شریفہ سے ۱۴۰۰ اکامل اولیاء اللہ کے فیوض جاری ہیں اس لئے اس کے پڑھنے والوں کو خداوند قدوس کی طرف سے ان بزرگوں کا صدقہ فیضان

Marfat.com

ماتلے اس کے پڑھنے والوں کے تاثرات، مشاہدات اور تجربات علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں۔

پڑھنے کا وقت اس اوراد فتحیہ شریف کو تہجد کے وقت پڑھنا چاہیئے کیونکہ اس کے پڑھنے کے لئے ترک جمالات و کمالات ضروری ضروری اور لازمی امر ہے اگر کبھی نماز تہجد کے بعد نہ پڑھا جا سکے تو فجر کی نماز کے بعد پڑھ لینا چاہیئے۔ بالفرض اگر کوئی شخص فجر کی نماز کے بعد بھی نہ پڑھ سکے تو دن کے کسی پہر میں ضرور بالضرور پڑھ لینا چاہیئے۔ اگر سفر کی وجہ سے یا کسی اور بنا پر دن کے کسی پہر میں بھی نہ پڑھا جا سکے تو اگلے دن دو دفعہ اس کا ورد کیا جائے تاکہ پچھلی کمی پوری ہو سکے۔

پڑھنے کی اجازت فقیر اویسی غفرلہٗ کی طرف سے ہر مخلص ہر برادر طریقت اور پابند شریعت کو اجازت ہے لیکن پھر کسی اللہ والے سنی عالم باعمل اور متبع شریعت شیخ سے اجازت ضروری ہے۔

نتیجہ اس طرح مشائخ عظام کے ان گنت اوراد و وظائف مجربہ ہیں نمونہ کے طور پر عرض کر دئیے ہیں۔ لیکن مخالفین تو سرے سے اوراد و وظائف کے نہ صرف منکر بلکہ وظیفہ خوان کو مشرک و بدعتی گردانتے ہیں۔

اب چند درود شریف ملاحظہ ہوں جو نائے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں۔

درود شریف ۱ اللّٰھم انی اسئلك واتوسل الیك بسیدنا محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وبالانبیاء والمرسلین فی قضاء حاجتی یا سیدی یا رسول اللہ توسلت بك الی ربی (شواھد الحق ص ۲۷)

Marfat.com

اس درود شریف کو بکثرت پڑھئے انشاء اللہ ہر مشکل حل ہوگی کم از کم شب و روز ایک ہزار بار۔

۲۔ اللّٰھم انی اسالک واتوجہ الیک بحبیبک المصطفٰی عندک یا حبیبنا یا محمد انا نتوسل بک الی ربک فاشفع لنا عند المولی العظیم یا نعم الرسول الطاہر۔ اللھم شفعہ فینا بجاھہ عندک

(شواہد الحق صـ۲۷۵)

یہ درود شریف بھی قضائے حاجات کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے اسے بھی شب و روز میں ایک ہزار بار پڑھنا چاہیئے۔

۳۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ما اکرمک علی اللہ۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ماخاب من توسل بک الی اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الاملاک تشفعت بک عند اللہ۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ من اتی لبابک متوسلا قبلہ اللہ۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ من دخل حرمک خائفا امنہ اللہ۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ من لاذ بجنابک وعلق باذیال جاھک اعزہ اللہ۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ من املک واملک لم یخب من فضلک لا واللہ۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ املنا بشفاعتک وجوارک عند اللہ

Marfat.com

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ بک نرجوا
بلوغ الامل ولا نخاف العطش حاشا واللہ۔
الصلوٰۃ والسّلام علیک یا وسیلتنا الی اللہ تصد
ناک وقد فارقناک سواک یارسول اللہ۔ الصلوٰۃ
والسلام علیک یا رسول اللہ العرب یحمون النزیل
ویجیرون الدخیل وانت سید العرب والعجم یا رسول اللہ
الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ قد نزلنا یحییک
واستجرنا بجنابک واقسمنا بحیاتک علی اللہ انت
الغیاث وانت الملاذ فاغثنا بجاھک الوجیہ الذی
لا یردہ اللہ (شواہد الحق ص۲۷۶)

یہ درود شریف بھی قضائے حاجات کے لئے مجرب ہے۔ ایک سو بار روزانہ پڑھنا چاہیئے۔

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
قَدْ ضَاقَتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ۔
(افضل الصلوٰت ص۴۵۴)

ترجمہ:۔ اے اللہ رحمت اور سلام بھیج ہمارے سردار حضرت محمد مصطفےٰ پر میری تمام تدبیریں ختم ہیں اے رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) میری مدد کو پہنچیئے۔

فوائد وحکایات ۔ حضرت ابن عابدین رحمہ اللہ اپنے مشائخ کی سند سے

Marfat.com

لکھتے ہیں کہ ایک نہایت نیک صالح انسان کا بیان ہے کہ مفتی[ط]
دمشق پر ایک وزیر ناراض ہو گیا اور ان کی گرفتاری کا آرڈر جاری کر کے سخت سزا
کا حکم سنایا۔ مفتی صاحب ساری رات مغموم و محزون رہے۔ اسی رات حضور سرورِ عالم
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں زیارت سے مشرف فرمایا اور آپ نے مندرجہ بالا
درود شریف سکھا کر فرمایا اسے پڑھو تمام پریشانیاں دور ہو جائیں گی۔ جاگ ہوئی
اور درود مذکور پڑھا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے غم والم کافور
ہو گئے۔ (افضل الصلوٰت)

۲۔ حضرت شیخ محمد شاکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں مجھے ایک دفعہ سخت غم و حزن
لاحق ہوا تو میں درود شریف مذکور کو بار بار پڑھا ابھی یک صد قدم بھی نہ چلا تھا کہ وہ غم
و حزن دور ہو گیا۔

ف: شیخ مذکور رحمہ اللہ نے فرمایا ایک بار پھر میں اپنی کسی تکلیف میں درود
مذکور پڑھا تو تکلیف سے نجات ملی۔

۳۔ ابن عابدین رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں خود دمشق میں ایک دفعہ ایک عظیم فتنہ
میں مبتلا ہو گیا تو میں نے درود شریف مذکور کو دوسو بار پڑھا تو ایک شخص نے مجھے
خوش خبری سنائی کہ تیرے سے وہ فتنہ ٹل گیا۔

ف: ابن عابدین رحمۃ اللہ نے یہ واقعہ بیان کر کے قسم کھا کر فرمایا واللہ علی
ما اقول شہید جو کچھ میں نے کہا وہ حق ہے جس کا شاہد اللہ تعالیٰ ہے۔

دیگر درود شریف الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ
قلت حیلتی ادرکنی (افضل الصلوٰت ص۲۵۵)

[ط]: اس سے علامہ مفتی حامد آفندی عمادی رحمہ اللہ تعالیٰ مراد ہیں۔ کذا فی
افضل الصلوٰت للنبہانی رحمہ اللہ۔ ۱۲۔ اویسی غفرلہٗ

Marfat.com

ترجمہ:۔ اے میرے سردار اے رسول خدا آپ پر صلوٰۃ وسلام میری تدبیریں
ختم ہوگئیں اب آپ ہی میری مدد کیجئے۔

ف: دن میں روزانہ تین سو بار اور شدائد ومصائب کے وقت ایک ہزار بار پڑھیں
حضرت علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں فانہا الترياق المجرب یہ درود شریف
تریاق ہے اور مجرب ہے۔

نوٹ: یہ تمام درود شریف ندائے یا رسول اللہ سے مروی ہیں اور پڑھنے
والے بھی ہماری طرح عام آدمی نہیں بلکہ اولیاء اللہ ہیں جنہیں ایسے درود شریف پڑھنے
سے دارین کے فیوض وبرکات کے علاوہ زیارت نبوی کا شرف بھی نصیب ہوا لیکن
منکرین بلا ہے۔

درود شریف: تَعْظِيمًا لِحَقِّكَ يَا مَوْلَانَا يَا مُحَمَّدُ يَا ذَا الْخُلُقِ الْعَظِيمِ
یہ ایک بہت بڑے درود شریف کا ایک جملہ ہے اور وہ درود شریف ایک ولی کامل
سیدنا احمد بن ادریس قدس سرہٗ کا مجرب ہے جسے حضرت علامہ نبہانی رحمہ اللہ
نے افضل الصلوات ص۱۲۴ ص۱۴۵ پر درج فرمایا۔

ف: لیکن جو سرے سے اولیاء کرام کا ہی منکر ہو تو پھر اس کا علاج کیا۔
مخالفین کا یہ کہنا کہ درود شریف صرف ابراہیمی درود شریف ہے اور بس۔ یہ
ان کا دھوکہ ہے کیونکہ سینکڑوں صیغوں والے درود شریف سیرت کی کتابوں میں
مندرجہ ہیں جنہیں مخالفین مانتے اور پڑھتے ہیں اور مندرجہ ذیل درود تو ہر وقت
جاری رہتا ہے۔ "صلے اللہ علیہ وسلم" باقی احادیث فقیر کی کتاب فضائل درود شریف
میں دیکھیے۔

دلیل فقہ فقہاء کرام نے اذان واقامت میں جو درود نقل کیا ہے اس میں بھی ندائے
یا رسول اللہ ہے چنانچہ شامی باب الاذان میں ہے۔

Marfat.com

یستحب ان یقال عند سماع الاولی من الشہادۃ
صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وعند الثانیۃ منھا
قرت عینی بک یا رسول اللہ ثم یقول اللھم متعنی
بالسمع والبصر بعد وضع ظفری الابہامین علی
العینین فانہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یکون قائد
اللہ الی الجنۃ۔

یعنی مستحب ہے کہ جب اذان میں پہلی بار حضور کا نام سنے تو کہے
صلی اللہ علیک یا رسول اللہ اور جب دوبارہ سنے تو کہے قرت عینی بک
یا رسول اللہ پھر کہے اللھم متعنی بالسمع والبصر اس عمل کرنے والے
حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی رکاب اقدس میں لے جنت میں
لے جائیں گے بعض علماء نے فرمایا کہ ایسے شخص کی بینائی زائل نہ
ہوگی۔

اگر مطلقاً یا رسول اللہ کی ندا شرک ہوتی تو فقہاء کبھی اس کی اجازت نہ
بخشتے اور یہاں صرف اجازت نہیں بخشی بلکہ عمل کرنے والوں کے لئے برکات دارین کا
مژدہ بہار سنایا۔ تفصیل فقیر کے رسالہ "انگوٹھے چومنا" میں ہے۔

وظیفہ غوث الاعظم

یا شیخ عبدالقادر الجیلانی شیئاً للہ میں ندا اور استغاثہ ہے اس
کے لئے علمائے امت نے جواز کا حکم صادر فرمایا چنانچہ حضرت علامہ خیر الدین الرملی استاذ
مصنف درمختار رحمہا اللہ تعالیٰ نے فتاویٰ خیریہ میں لکھا۔

سئل فی دمشق عن الشیخ العداذی فیما
عادۃ السادۃ الصوفیۃ من حلق الذکر والجھریۃ

Marfat.com

المساجد من الجماعة ورثو ذالك من آبائهم و
اجدادهم والسادة من ذوى المعارف الالهية
كالقادرية والسعدية ويقولون يا شيخ عبدالقادر
يا شيخ احمد الرفاعى شيئاً لله ونحو ذالك ويحصل
لهم فى اثناء الذكر وجد غلبة (احباب) بعدما
ذكر ان حقيقة ما عليه الصوفية لا ينكرها الاكل
نفس جاهلة غبية وبعدما ذكر جواز حلق الذكر
والجهرية وانشاد القصائد والاشعار فى المسجد
بما صورة واما قولهم يا شيخ عبدالقادر فهو نداء
واذا اضيف اليه شيئاً لله فهو طلب شئ اكراماً
لله فهو جائز ولا يجوز الاغترار بقول من انكره او
نقله من الوهابية نظراً الى ان معناه اعط الله شيئاً
وهذا المعنى لا يجوز قطعا وعلى هذا نقل صاحب الدر
المختار غير جوازه والحال انه لا يحتاج نبال احد من
المسلمين ان الله فقير اعطه شيئاً نعوذ بالله من
ذالك بل معناه الصحيح لتلك الكلمة اعطنى شيئاً
لوجه الله وهذا جائز وصحيح ونظيره فى القرآن
معمول وموجود فان الله خمسه وللرسول

دمشق میں شیخ عمادی سے سوال ہوا کہ سادات صوفیہ کی عادت ہے
کہ وہ مساجد میں حلقۂ ذکر بالجہر کرتے ہیں اور وہ ایسے ہی اپنے آباء و اجداد
سے کرتے چلے آئے ہیں اور وہ بھی عارفین کاملین تھے اور سلسلہ قادریہ

Marfat.com

وسعیدیہ کے حضرات ایسے ہی کرتے اور ساتھ یا شیخ عبد القادر الجیلانی یا شیخ احمد الرفاعی شیئاً للہ وغیرہ وغیرہ اور ذکر کر کے اثناء میں بہت بڑا وجد کرتے ہیں۔

آپ نے جواباً فرمایا کہ صوفیہ کا انکار کرنا جاہل اور غبی کا کام ہے ذکر باجہر کا حلقہ اور مساجد میں اشعار پڑھنا بھی وقصائد وغیرہ جائز ہے اور یا شیخ عبد القادر میں نداء ہے اور اس کے بعد شیئاً للہ کہنا یہ بھی جائز ہے اس کے قول کے منکر سے دھوکا نہ کھانا چاہیئے یہ واقعہ رہبانیہ نے نقل کیا ہے۔ اس کا معنےٰ یہ ہے کہ اللہ کے لئے کچھ دو یعنی اُسے دے دو حالانکہ وہ کسی کا محتاج نہیں اور نہ وہ فقیر ہے العوذ باللہ۔ بلکہ اس کا معنے یہ ہے کہ مجھے فی سبیل اللہ کچھ دے اور یہ جائز اور معمول بہ ہے اس کی نظیر قرآن مجید میں ہے" فان للہ خمسہ وللرسول"

ف: فقیر نے " یا شیخ عبد القادر الجیلانی شیئاً للہ" پر ایک علیحدہ رسالہ لکھا ہے۔ اس میں عجیب وغریب بحثیں ہیں یہاں صرف ایک حوالہ پر اکتفا کرتا ہوں۔

حضرت نبہانی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب استغاثۃ الخلق میں فرماتے ہیں۔

قَالَ عُلَمَاءُ نَا رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اِنَّ الزَّائِرَ يُشْعِرُ نَفْسَهُ بِاَنَّهُ وَاقِفٌ بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ كَمَا هُوَ فِيْ حَيَاتِهٖ اِذْ لَا فَرْقَ بَيْنَ مَوْتِهٖ وَحَيَاتِهٖ اَعْنِيْ فِيْ مُشَاهَدَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُمَّتِهٖ وَمَعْرِفَتِهٖ بِاَحْوَالِهِمْ وَنِيَّاتِهِمْ وَعَزَائِمِهِمْ وَخَوَاطِرِهِمْ وَذٰلِكَ عِنْدَهٗ صَلَّى اللّٰهُ

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلِيٌّ لَا خِفَاءَ فِيْهِ ۔

ہمارے علماء رحمۃ اللہ علیہم نے فرمایا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور کا زائر یوں سمجھے کہ وہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور اس طرح کھڑا ہے جس طرح حضور کی دنیوی زندگی میں کھڑا ہو اس لئے کہ حضور کی زندگی اور وصال میں کوئی فرق نہیں یعنی جس طرح حضور دنیوی زندگی میں سب کچھ جانتے تھے ۔اسی طرح اب بھی وہ اپنی امت کو دیکھتے ہیں اور امت کے حالات کو ان کی نیتوں، ارادوں اور دل باتوں کو جانتے ہیں اور یہ بات حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے بالکل ظاہر ہے ۔اس میں کوئی پردہ نہیں ۔

(استغاثۃ الخلق ص ۳۸)

۱۲ مجتہدین فقہاء کا نعرہ یارسول اللہ

امام مجتہد فقیہ اجل عبدالرحمٰن ہذلی کوفی مسعودی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ کے پوتے اور اجلۂ تبع تابعین واکابر آئمہ مجتہدین سے ہیں سر پر بلندی ٹوپی رکھتے جس میں لکھا تھا محمد یا منصور اور ظاہر ہے کہ القلم احد اللسانین مثیم بن جمیل انطاکی کہ ثقات علمائے محدثین سے ہیں انہیں امام اجل کی نسبت فرماتے ہیں میں نے اسے دیکھا کہ انکے سر پر ٹوپی ایک ہاتھ اونچی جس پر لکھا تھا "یامنصور" رأيته وعلى راسه قلنسوة اطول من ذراع مكتوب فيها محمد يا منصور ذكره فى تهذيب التهذيب وغيره ۔

اور ہمارے امام اعظم کا قصیدہ نعمانیہ تو اس ندائے یارسول اللہ اور خطاب حاضر سے پُر ہے ۔ قصیدہ نعمانیہ کتاب کے آخر میں ہم نے مکمل مع ترجمہ دے دیا ہے ۔ ایسے ہی قصیدہ اطیب النغم میں بھی شاہ عبدالحق ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا حال ہے وہ بھی کتاب کے آخر میں ملاحظہ ہو ۔

Marfat.com

۵۔ کروڑوں بلکہ ان گنت حکایات[1]:

سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کی طرح اربوں کھربوں بلکہ ان گنت امہ فقہ اور محدثین اور مفسرین نے اپنے نبی رحمۃ للعلمین شفیع المذنبین صلے اللہ علیہ وسلم کو مشکل کے وقت پکارا اور اس کریم رؤف رحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی فریاد رسی اور حل مشکلات فرمائی چند واقعات پیش خدمت ہیں:

فریادِ امتی: اہل سنت وجماعت قدیم سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استغاثہ یعنے بعد وصال اپنی مشکلات پیش کرتے چلے آئے بلکہ اس پر مستقل تصانیف اور اپنی تصانیف میں مستقل ایک عنوان قائم کرتے چلے آئے سینکڑوں تصانیف اس موضوع پر لکھی گئیں۔

امام محمد بن موسیٰ بن نعمان مراکشی فاسی مالکی (متوفی ۶۸۳ھ) نے ۶۳۹ھ میں حج سے واپس آکر اپنی کتاب مصباح الظلام فی المستغیثین بخیر الانام فی الیقظ والمنام تصنیف کی۔ علامہ سمہودی نے اس میں سے چند مثالیں ایسے اشخاص کی نقل کی ہیں کہ جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ کیا یا حضور کی قبر شریف کے پاس آپ سے کچھ مانگا اور ان کو ان کا مطلوب حاصل ہوگیا ہم ذیل میں وفاء الوفا کے علاوہ دیگر کتب سے بھی توسل واستغاثہ کی نقل کرتے ہیں۔

حکایات

تھیلی ملی | حافظ ابن منکدر (متوفی ۲۰۵ھ) کا بیان ہے کہ ایک شخص نے میرے والد کے پاس اسی دینار بطور امانت رکھے اور وہ یہ کہہ کر جہاد پر چلا گیا کہ میری واپسی تک اگر تمہیں ضرورت پیش آئے تو خرچ کر لینا۔ والد نے قحط سالی کے سبب سے وہ دینار خرچ کر لئے۔ اس شخص نے واپس آکر اپنی امانت طلب کی۔ والد نے جواب دیا کہ کل میرے پاس آنا اور رات مسجد نبوی میں گذاری

---

[1] صلا تا صنا ۱۴۰ حکایات کے حوالجات سیرت رسول عربی ص۴۳۸ سے لیے گئے ہیں انہوں نے اپنا [illegible] فرمایا ہے جو فقیر نے کتاب ہذا میں عرض کر دیا ہے۔

Marfat.com

کبھی قبر شریف سے لپٹتے۔ اور کبھی منبر منیف سے۔ یہاں تک کہ قبر شریف سے استغاثہ کرتے کرتے صبح ہونے کو آئی۔ ناگاہ تاریکی میں ایک شخص نمودار ہوا وہ یہ کہہ رہا تھا" اے ابو محمد! یہ لو" والد نے ہاتھ بڑھایا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ایک تھیلی ہے۔ جس میں اسی دینار ہیں۔ صبح کو والد نے وہی دینا اس شخص کو دے دیئے۔

امام طبرانی اور ان کے ساتھی

امام ابوبکر مقری کا قول ہے کہ میں طبرانی اور ابوالشیخ حرم نبوی میں فاقہ سے تھے۔ جب عشاء کا وقت آیا تو میں نے رسول اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف پر حاضر ہو کر عرض کیا" یا رسول اللہ! ہم بھوکے ہیں"۔ یہ عرض کر کے میں لوٹا ابوالقاسم طبرانی نے مجھ سے کہا کہ بیٹھو۔ رزق آئے گا یا موت۔ ابوبکر کا بیان ہے کہ میں اور ابوالشیخ سو گئے اور طبرانی بیٹھے ہوئے کچھ دیکھ رہے تھے ایک علوی نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا: ہم نے کھولا۔ تو کیا دیکھتے ہیں کہ اس کے ساتھ دو غلام ہیں جن میں سے ہر ایک کے پاس ایک زنبیل بھری ہوئی ہے۔ ہم نے بیٹھ کر کھایا اور خیال کیا کہ بقیہ کو غلام لے گا۔ مگر وہ باقی ہمارے پاس چھوڑ گئے۔ جب ہم کھانے سے فارغ ہوئے تو علوی نے ہم سے کہا کیا تم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فریاد کی تھی؟ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں مجھے حکم دیا کہ میں تمہارے کچھ لے جاؤں۔

نبی علیہ السلام کا مہمان

ابن جلاد کا بیان ہے کہ میں مدینہ منورہ میں داخل اور فاقہ سے تھا۔ میں نے قبر شریف پر حاضر ہو کر عرض کیا۔" میں آپ کا مہمان ہوں"۔ اتنا عرض کر کے میں سو گیا خواب میں نبی علیہ السلام نے مجھے ایک روٹی عنایت فرمائی۔ آدھی میں کھائی۔

Marfat.com

آنکھ کھلی تو آدھی میرے ہاتھ میں تھی۔

نبی پاک نے روٹی عطا فرمائی

ابوالخیر اقطع ذکر کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ میں داخل ہوا۔ اور فاقہ سے تھا۔ پانچ دن اسی طرح رہا۔ پھر قبر شریف پر حاضر ہوا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات شیخین پر سلام عرض کیا اور یوں گویا ہوا یا رسول اللہ! میں آپ کا مہمان ہوں۔ یہ عرض کر کے میں قبر شریف کے پیچھے سو گیا۔ میں نے خواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ حضرت ابوبکر آپ کے دائیں طرف اور حضرت عمر بائیں طرف اور حضرت علی سامنے ہیں۔ مجھے حضرت علی نے ہلایا اور کہا کہ اٹھو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں۔ میں نے اٹھ کر حضور کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ حضور نے مجھے ایک روٹی عنایت فرمائی۔ آدھی میں نے کھائی۔ آنکھ کھلی۔ تو آدھی میرے ہاتھ میں تھی۔

یا رسول اللہ تیرا مہمان ہو

ابو عبداللہ محمد بن زرعہ صوفی ذکر کرتے ہیں کہ میں اور میرا باپ اور ابو عبداللہ بن خفیف مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔ ہم رات کو بھوکے رہے ہیں ابھی بالغ نہ ہوا تھا اور اپنے والد سے بار بار کہتا تھا کہ میں بھوکا ہوں میرے والد نے قبر شریف پر حاضر ہو کر عرض کیا۔ "یا رسول اللہ! آج رات میں آپ کا مہمان ہوں"۔ یہ عرض کر کے والد مراقب ہو گئے۔ کچھ دیر کے بعد انہوں نے سر اٹھایا تو کبھی روتے کبھی ہنستے۔ ان سے سبب دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے کچھ درہم میرے ہاتھ میں رکھ دیئے۔ ہاتھ جو کھولا تو اس میں وہ درہم موجود تھے۔ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

نے ان درہموں میں برکت دی کہ ہم شیراز آگئے اور ان میں سے خرچ کرتے۔

آپ کا مہمان ہوں

احمد بن صوفی کا بیان ہے کہ میں تین مہینے بیابان میں پھرتا رہا۔ پھر مدینہ منورہ میں داخل ہوا۔ اور روضہ شریف پر حاضر ہو کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام پر اور حضرات شیخین پر سلام عرض کیا۔ پھر سو گیا۔ خواب میں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے احمد! تم آگئے ہو؟" میں نے عرض کیا کہ ہاں میں بھوکا ہوں اور آپ کا مہمان ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ کھولو میں نے کھول دیئے۔ حضور نے درہموں سے بھر دیئے۔ میری آنکھ کھلی تو دونوں ہاتھ درہموں سے بھرے ہوئے تھے۔ میں نے نان میدہ اور فالودہ خریدا اور کھایا پھر اسی وقت صحرا کی راہ لی۔

خادم کو سزا

حافظ ابوالقاسم بن عساکر نے اپنی تاریخ میں بالاسناد نقل کیا ہے کہ ابوالقاسم ثابت بن احمد بغدادی ذکر کرتے ہیں کہ ایک شخص نے مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کے پاس نماز صبح کے لئے اذان دی اور اس میں اَلصَّلوٰۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم۔ کہا خدام مسجد میں سے ایک نے یہ سن کر اس پر تھپڑ مارا۔ اس شخص نے رو کر عرض کیا: "آپ کے حضور میں میرے ساتھ یہ سلوک کیا جاتا ہے۔" اسی وقت اس خادم پر فالج گرا۔ اسے وہاں سے اٹھا کر لے گئے اور وہ تین دن کے بعد مر گیا۔

فاقہ کشوں کی خبر گیری

ابن نعمان فرماتے ہیں کہ میں نے ابواسحاق ابراہیم بن سعید سے سنا کہ فرماتے تھے کہ میں مدینہ منوّرہ میں تھا میرے ساتھ تین فقیر تھے۔ ہم فاقہ میں مبتلا ہوئے

Marfat.com

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت شریف میں حاضر ہو کر عرض کیا "یارسول اللہ! ہمارے پاس کچھ نہیں ہمیں تین مُد کافی ہیں خواہ کسی چیز کے ہوں" اس کے بعد ایک شخص مجھ سے ملا۔ اس نے مجھے تین مُد عمدہ کھجوریں عطا کیں۔

مہمان بلایا گیا

ابن نعمان ہی بروایت ابوالعباس بن نفیس مقری ضریر نقل کرتے ہیں کہ اس نے کہا کہ میں مدینہ منورہ میں تین دن بھوکا رہا۔ میں نے قبر شریف پر حاضر ہو کر عرض کیا: "یارسول اللہ میں بھوکا ہوں" یہ عرض کر کے میں سو گیا۔ ایک کنیز نے پاؤں مار کر مجھے جگا دیا۔ وہ مجھے اپنے گھر لے گئی اور گیہوں کی روٹی اور گھی اور کھجوریں پیش کیں۔ اور کہا۔ "ابوالعباس! کھاؤ۔ میرے جد بزرگوار صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ کھانا تیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ تمہیں جب بھوک لگے تو ہمارے پاس آجایا کرو۔"

ثرید کی تمنا

علامہ سمہودی اپنے مسموعات بیان کرتے ہیں۔ میں نے شریف ابو محمد عبدالسلام بن عبدالرحمٰن حسینی فاسی کو سنا کہ فرماتے تھے۔ میں مدینہ منورہ میں تین دن رہا۔ مجھے کھانے کو کچھ نہ ملا۔ میں نے منبر شریف کے پاس دوگانہ ادا کر کے یوں عرض کیا "اے میرے جد بزرگوار میں بھوکا ہوں۔ اور آپ سے ثرید مانگتا ہوں"۔ یہ عرض کر کے میں سو گیا۔ ناگاہ ایک شخص نے مجھے جگا دیا۔ میں نے دیکھا کہ اس کے پاس ایک پیالہ چوبیں ہے جس میں ثرید ہے گھی اور مصالح و گوشت ہے۔ اس نے مجھ سے کہا کہ کھالو۔ میں نے پوچھا کہ تم یہ کہاں سے لائے ہو۔ اس نے جواب دیا کہ میرے بچے تین دن سے اسی کھانے کی تمنا کرتے تھے آج اللہ تعالیٰ نے کچھ کشائش کر دی تو میں نے یہ کھانا تیار کیا۔ پھر میں سو گیا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ فرما رہے ہیں کہ تمہارا ایک بھائی مجھ

Marfat.com

سے اسی کھانے کی آرزو کرتا ہے تم اس میں سے اس کو بھی کھلاؤ ۔

دودھ کا پیالہ

میں نے شیخ ابو عبداللہ بن ابی الامان کو سنا کہ فرماتے تھے کہ میں مدینہ منورہ میں محراب فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے عقب میں تھا ۔ شریف کمثر قاسمی محراب مذکور کے پیچھے سوئے ہوئے تھے ۔ وہ اٹھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت شریف میں حاضر ہوتے اور ہمارے پاس مسکراتے ہوئے آئے شمس الدین صواب خادم روضہ شریف نے ان سے مسکرانے کا سبب دریافت کیا انہوں نے بیان کیا کہ میں فاقہ سے تھا اپنے گھر سے نکل کر بیت فاطمہ رضی اللہ عنہا میں آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ کیا کہ میں بھوکا ہوں خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دودھ کا پیالہ عطا فرمایا ۔ میں نے پی لیا اور سیراب ہو گیا ۔ دیکھو یہ موجود ہے اور اپنے منہ میں سے اپنے ہاتھ پر دودھ تھوک کر دکھلا دیا ہم نے مشاہدہ کیا کہ ان کے منہ میں دودھ تھا ۔

گھر کا اَتہ پتہ بتایا

میں نے عبداللہ بن حسن دمیاطی کو سنا کہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عبدالقادر تنیسی نے حکایات کی کہ میں فقیروں کی طرح سفر کر رہا تھا ۔ میں نے مدینہ منورہ میں حاضر ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اور بھوک کی شکایت کی ۔ میں وہیں سو گیا ۔ ایک نوجوان نے مجھے جگا دیا اور اپنے ساتھ لے گیا اس نے ثرید کا ایک پیالہ اور کئی قسم کی کھجوریں اور بہت سی روٹیاں پیش کیں ۔ میں نے کھانا کھایا اس نے گوشت و نان و تمر سے میرا توشہ دان بھر دیا اور بیان کیا کہ میں نمازِ چاشت کے بعد سویا ہوا تھا خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا

Marfat.com

کہ میں تمہیں یہ کھانا پہنچادوں۔ حضور نے مجھے تمہاری جا بھی بتادی اور فرما دیا کہ تم نے حضور سے یہی تمنا کی تھی۔

پیٹ بھر کھانا کھلائیے

میں نے اپنے دوست علی بن ابراہیم ابو صیری کو سنا کہ فرماتے تھے کہ عبد السلام بن ابی القاسم صقلی ذکر کرتے تھے کہ ایک ثقہ شخص نے جس کا نام مجھے یاد نہیں رہا مجھ سے بیان کیا کہ میں مدینہ منورہ میں تھا میرے پاس کچھ نہ تھا۔ میں کمزور ہو گیا تھا ایک روز حجرہ شریف کے پاس آکر میں نے عرض کیا یا سید الاولین والآخرین! میں مصر کا رہنے والا ہوں۔ پانچ ماہ سے آپ کی خدمت میں ہوں کمزور ہو گیا ہوں۔ یا رسول اللہ! خدا سے دعا فرمائیے کہ میرے پاس کوئی بندہ ایسا بھیج دے جو مجھے پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا مجھے اپنے ساتھ لے جائے۔" میں یہ عرض کر کے منبر شریف کے پاس بیٹھ گیا۔ ناگاہ ایک شخص حجرہ میں داخل ہوا۔ اس نے کچھ کلام کیا اور کہا اے جد بزرگوار! اے جد بزرگوار! پھر میری طرف آیا اور میرا ہاتھ پکڑ کر باب جبریل سے نکلا اور بقیع میں سے ہوتا ہوا ایک خیمہ میں پہنچا۔ وہاں اس نے غلام و کنیز سے کہا کہ اپنے مہمان کیلئے کھانا تیار کرو۔ چنانچہ غلام لکڑیاں چن لایا اور کنیز نے اناج پیس کر روٹی پکائی۔ روٹی کے ساتھ گھی اور کھجوریں تھیں۔ میں آدھی روٹی کے ساتھ سیر ہو گیا۔ اس نے باقی روٹی اور دو صاع کھجوریں میرے توشہ دان میں ڈال دیں جب میں فارغ ہوا تو اس نے میرا نام پوچھا۔ میں نے بتلا دیا پھر مجھ سے کہا کہ تجھے خدا کی قسم! میرے جد بزرگوار کے پاس پھر شکایت نہ کرنا۔ کیونکہ انہیں ناگوار گزرتا ہے۔ آج سے بھوک کے وقت تیرا رزق تیرے پاس آجایا کرے گا۔ یہاں تک کہ سفر کیلئے تجھے کوئی ساتھی مل جائے پھر اس نے اپنے غلام سے کہا کہ ان کو حجرہ شریف پہنچادو

Marfat.com

جب میں غلام کے ساتھ بقیع میں آیا۔ تو میں نے اس سے کہا کہ اب تم لوٹ جاؤ۔ میں پہنچ جاؤں گا۔ اس نے کہا۔ یا سیدی! میں تو آپ کو حجرہ شریف پہنچا کر ہی جاؤں گا۔ مبادا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے آقا کو بتا دیں غرض وہ مجھے حجرہ شریف میں پہنچا کر چلا گیا۔ میں چار روز توشہ دان میں سے کھاتا رہا۔ پھر مجھے بھوک لگی تو وہی غلام مجھے کھانا دے گا۔ بعد ازاں ایسا ہی ہوتا رہا کہ جب مجھے بھوک لگتی کھانا پہنچ جاتا یہاں تک کہ ایک جماعت کے ساتھ میں ینبع کی طرف نکلا۔

گمشدہ کنجی

علامہ سمہودی اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد نبوی میں تھا۔ مصر کے حاجیوں کا قافلہ زیارت کو آیا میرے ہاتھ میں خلوت کی کنجی تھی جس میں میری کتابیں تھیں۔ ایک مصری عالم نے کہا کہ میرے ساتھ روضۂ شریف میں چلو۔ جب میں واپس آیا تو مجھے کنجی نہ ملی میں نے ہر چند مختلف جگہوں میں تلاش کی مگر نہ ملی۔ یہ مجھ پر بہت ناگوار گزرا۔ کیوں کہ اس وقت مجھے کنجی کی سخت ضرورت تھی۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا سیدی! یا رسول اللہ! میری خلوت کی کنجی گم ہو گئی ہے مجھے اس کی ضرورت ہے۔ میں آپ کے دروازے سے مانگتا ہوں۔" یہ عرض کر کے میں واپس آیا تو ایک لڑکا جسے میں پہچانتا نہ تھا خلوت کے قریب دیکھا اس کے ہاتھ میں وہ کنجی تھی۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تمہیں یہ کہاں سے ملی؟ اس نے جواب دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجہ شریف کے پاس تھی میں نے اسے وہاں سے اٹھالی۔ (وفاء الوفا، ج ۲ ص ۴۲۹)

دوائی کا عطیہ

علامہ قسطلانی مواہب لدنیہ میں اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ کئی سال مجھے ایک بیماری لاحق رہی جس کے علاج سے

Marfat.com

اطباء عاجز آ گئے۔ میں نے ۸ جمادی الاولیٰ ۸۹۳ھ کی رات کو مکہ مشرفہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ کیا۔ خواب میں نے ایک شخص کو دیکھا جس کے پاس ایک کاغذ ہے اس میں لکھا ہوا ہے کہ

یہ احمد بن عسقلانی کی دوا ہے جب میری آنکھ کھلی تو واللہ میں نے اس بیماری کا کوئی نشان نہ پایا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے شفا حاصل ہوگئی

جن پکڑا گیا

علامہ قسطلانی اپنا دوسرا واقعہ یوں بیان کرتے ہیں۔ کہ ۸۸۵ھ میں زیارت شریف کے بعد میں مصر کو آرہا تھا کہ مکہ کے راستے میں ہماری خادمہ غزال حبشیہ پر کئی روز آسیب کا اثر رہا اس بارے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ کیا۔ خواب میں ایک شخص نظر آیا جس کے ساتھ وہ جن تھا۔ اس نے کہا کہ اس جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ میں نے اس جن کو ملامت کی اور اس سے حلف لیا کہ آئندہ اس خادمہ کے پاس نہ آئے گا۔ میری آنکھ کھلی تو خادمہ پر آسیب کا کچھ اثر نہ تھا گویا اس کو قید سے رہا کر دیا گیا ہے۔ وہ عافیت میں رہی یہاں تک کہ میں نے ۸۹۴ھ میں اس کو علیحدہ کر دیا۔

بیماری سے شفاء

علامہ یوسف نبہانی نقل فرماتے ہیں۔ کہ کثیر بن محمد بن رفاعہ نے بیان کیا کہ ایک شخص عبدالملک بن سعید بن خیار بن جبیر کے پاس آیا۔ اس نے اس شخص کا پیٹ ٹٹولا اور کہا کہ تجھے لاعلاج بیماری ہے اس نے پوچھا کہ کیا بیماری ہے؟ ابن جبیر نے کہا کہ دبیلہ[1]۔ یہ سن کر وہ لوٹ آیا اور اس نے تین بار یوں دعا مانگی۔

اللہ اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ اللہ اللہ۔ اللہ میرا پروردگار ہے۔ میں

---

[1] ایک پیٹ کی بیماری کا نام ہے۔

Marfat.com

شیئاً اللّٰھم انی اتوجہ الیک بنبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ بک الی ربک وربی ان یرحمنی مما رحمۃ یغنینی بہا عن رحمۃ من سواہ۔

اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا یا اللہ! میں تیری بارگاہ میں تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی الرحمۃ کا وسیلہ پیش کرتا ہوں۔ یا محمد! میں آپ کے درواز اپنے رب کی بارگاہ میں آپ کا وسیلہ پیش کرتا ہوں کہ وہ اس بیماری میں مجھ پر ایسی رحمت کرے کہ جس سے کسی غیر کی رحمت سے مجھے بے نیاز کر دے۔

اس دعا کے بعد وہ پھر ابن جبر کے پاس گیا اس نے اس کا پیٹ ٹٹولا تو کہا کہ تو تندرست ہو گیا ہے تجھے کوئی بیماری ہی نہیں۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص۸۹۰)

پناہ ملی تو درِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے

ابو عبداللہ سالم معروف بہ خواجہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں دریائے نیل کے ایک جزیرہ میں ہوں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک مگر مچھ مجھ پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ میں اس سے ڈر گیا۔ ناگاہ ایک شخص نے جو میرے ذہن میں آیا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں مجھ سے فرمایا کہ جب تو کسی سختی میں ہو تو یوں پکارا کر۔

اَنَا مُسْتَجِیْرٌ بِکَ یَارَسُوْلَ اللہ

یارسول اللہ! میں آپ سے پناہ مانگنے والا ہوں

نابینا کو زیارت

یہی سالم معروف فرماتے ہیں کہ ان ہی ایام میں ایک نابینا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا ارادہ کیا۔ میں نے اس سے اپنا خواب بیان کر دیا۔ اور کہہ دیا کہ جب تو کسی سختی میں مبتلا ہو تو یوں پکارا کر انا مستجیر بک

Marfat.com

یارسول اللہ۔ وہ روانہ ہوکر رابغ میں پہنچا۔ وہاں پانی کی قلت تھی۔ اس کا خدمت گار پانی کی تلاش میں نکلا۔ راوی کا قول ہے کہ اس نابینا نے مجھ سے ذکر کیا کہ میرے ہاتھ میں مشک خالی رہ گئی۔ میں پانی کی تلاش سے تنگ آگیا۔ اسی اثنا میں مجھے تمہارا قول یاد آگیا۔ میں نے کہا۔ اَنَا مُسْتَجِیْرُبِکَ یَارَسُوْلَ اللہ۔ اس حال میں ناگاہ ایک شخص کی آواز میرے کان میں پڑی تو اپنی مشک بھرلے میں نے مشک میں پانی کے گرنے کی آواز سُنی یہاں تک کہ وہ بھر گئی۔ میں نہیں جانتا کہ وہ شخص کہاں سے آگیا۔ (حجۃ اللہ العالمین ص ۸۶)

غرقابہ سے بچالیا

ابوالحسن علی بن مصطفےٰ عسقلانی ذکر کرتے ہیں۔ کہ ہم بحرِ عیذاب میں کشتی میں جدہ کو روانہ ہوئے۔ سمندر میں طغیانی آگئی۔ ہم نے اپنا اسباب سمندر میں پھینک دیا جب

ہم ڈوبنے لگے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ کرنے لگے اور یوں پکارنے لگے یا محمداہ۔ یا محمداہ۔ ہمارے ساتھ مغرب کا ایک نیک دل شخص تھا۔ وہ بولا۔ حاجیو گھبراؤ مت۔ تم بچ جاؤ گے کیونکہ ابھی میں خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں۔ میں نے حضور سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی اُمت آپ سے استغاثہ کر رہی ہے۔ حضور نے حضرت ابوبکر صدیق کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ مدد کرو۔ مغربی کا قول ہے کہ میں نے اپنی آنکھ سے دیکھ رہا تھا۔ کہ حضرت صدیقِ اکبر سمندر میں گھس گئے اُنہوں نے کشتی کے پتوار پر اپنا ہاتھ ڈالا۔ اور کھینچتے رہے یہاں تک کہ خشکی سے جا لگے چنانچہ ہم صحیح وسالم رہے اور اس کے بعد بجز خیر ہم نے کچھ نہ دیکھا اور صحیح و سالم خشکی پر پہنچ گئے۔ (حجۃ اللہ علے العالمین ص ۸۷)

Marfat.com

آنکھ دُکھنے پر فریاد

علامہ نبہانی شواہد الحق میں ۔ ۔ ۔ ۔ عبد الرحمٰن جزولی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ میری آنکھ ہر سال خراب ہو جایا کرتی تھی ایک سال مدینہ منورہ میں میری آنکھ دکھنے لگی۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر فریاد کی۔ یا رسول اللہ! میں حضور کی حمایت میں ہوں اور میری آنکھ دُکھ رہی ہے۔ پس مجھے آرام آگیا۔ اور حضور کی برکت سے اب تک مجھے آنکھ کی تکلیف نہیں ہوئی۔

یوسف نبہانی کی فریاد

علامہ نبہانی اپنی کتاب سعادت الدارین میں خود اپنے استغاثہ کا قصہ یوں تحریر فرماتے ہیں۔ ایسے ناخدا ترس دشمن نے میرے اوپر ایسا افتراء باندھا۔ کہ سلطان عبد الحمید خاں نے حکم دیا کہ مجھے معزول کر کے دور علاقہ میں بھیج دیا جائے۔ یہ سن کر مجھے بیقراری ہوئی جمعرات کا دن تھا۔ جمعہ کی رات میں نے ایک ہزار دفعہ استغفار پڑھا اور تین سو پچاس بار یہ درود شریف پڑھا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّد۔ قد ضاقت حیلتی اَدْرِکْنِی یَارَسُوْلَ اللّٰہ۔ مجھے نیند آگئی۔ آخر رات پھر جاگا اور ہزار دفعہ درود شریف پڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ کیا۔ جمعہ کی شام ہی کو سلطان ہی کی طرف سے تار آگیا کہ مجھے بحال رکھا جائے۔ اللہ تعالیٰ سلطان کو نصرت دے اور مفتری کو رسوا کرے۔

امت کا فریاد رس صلی اللہ علیہ وسلم

فقیہہ ابو محمد اشبیلی نے اپنی کتاب فضیلت حج میں لکھا ہے کہ اہلِ غرناطہ میں سے ایک شخص کو ایسا مرض لاحق ہو گیا کہ اس کے علاج سے اطباء عاجز آ گئے، اور شفا سے

Marfat.com

مایوس ہوگئے۔ وزیر ابو عبداللہ محمد بن ابی الخصال نے ایک نامہ بحضور نبی کریم صلی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضۂ شریف پر پڑھے گئے تو بیمار اپنے وطن میں اسی وقت تندرست ہوگیا۔ نامہ لے جانے والے نے واپس آکر اُسے دیکھا تو ایسا تندرست پایا کہ گویا وہ کبھی بیمار ہی نہ ہوا تھا۔ (وفاء الوفاء ص ۴۳۰ ج ۲)

نبی علیہ السلام امتی سے دُور نہیں

ابو محمد عبداللہ بن ازدی کحال جو اندلس میں ایک نیک شخص تھا بیان کرتا ہے کہ اندلس میں ایک شخص کا بیٹا قید ہوگیا وہ اپنے بیٹے کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فریاد کرنے کے لئے اپنے شہر سے نکلا راستے میں کوئی اس کا واقف ملا اس نے کہا کہاں جاتے ہو۔ اس شخص نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فریاد کرنے جاتا ہوں کیوں رومیوں نے میرے بیٹے کو گرفتار کرلیا ہے اور تین سو ۳۰۰ دینار زرِ فدیہ قرار دیا ہے مجھ میں استطاعت نہیں۔ اس واقف نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ ہر جگہ مفید ہے۔ مگر وہ نہ مانا۔ جب مدینہ پہنچا تو روضۂ شریف پر حاضر ہوکر اپنا حال عرض کیا اور حضور علیہ السلام سے توسل کیا۔ اس نے خواب میں دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے ہیں کہ تم اپنے وطن میں لوٹ جاؤ۔ جب وہ اپنے شہر میں واپس آیا تو اپنے بیٹے کو موجود پایا۔ اس سے دریافت کیا گیا تو اس نے بتایا تو اس نے بتایا کہ فلاں رات مجھ کو اور بہت سے قیدیوں کو خدا تعالےٰ نے رہائی دی: ناگاہ وہ رات وہی تھی کہ اس کا باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ (شواہد الحق)

دُشمن کا طعنہ نہیں سُنتے۔

ابراہیم بن مرزوق بیانی کا بیان ہے کہ جزیرہ شقر کا ایک شخص قید ہوگیا اور بیڑیوں

Marfat.com

اور کاٹھ میں ٹھوک دیا گیا و یستعیث و یقول یا رسول اللہ یا رسول اللہ ۔ پکار پکار کر فریاد کرتا تھا اس کے بڑے دشمن کافر نے طنزاً کہا ۔ قل ینقذک ۔ اس سے کہو کہ تمہیں چھڑا دے ۔ جب رات ہوئی تو ایک شخص نے اسے ہلایا اور کہا کہ اذان دو ۔ وہ بولا کہ تم نہیں دیکھتے کہ میں کس حال میں ہوں پھر اس نے اذان کہی جس وقت وہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه پڑھا تو اس کی بیڑیاں خود بخود کھل گئیں جس سے وہ جزیرہ شقر میں جا پہنچا اور اس کا قصہ اس کے شہر میں مشہور ہو گیا (شواہد الحق وحجۃ اللہ علی العالمین ۔ ص ۴۰۹)

مشکل میں آنا یارسول اللہ ایک دوسرے مسلمان قیدی نے کہا کہ کافر بادشاہ کا جہاز دریا میں پھنس گیا ہزار آدمیوں نے زور لگایا مگر جہاز نہ نکل سکا ۔ بالآخر مسلمان قیدیوں سے کہا کہ تم جہاز نکالو " فَقُلْنَا بِاَجْمَعِنَا یَارَسُوْلَ اللّٰه ۔ ہم مسلمان قیدیوں نے مل کر یارَسُوْلَ اللّٰه کا نعرہ لگا کر زور لگایا تو جہاز باہر آگیا ۔ حالانکہ ہم صرف چار سو پچاس تھے (حجۃ اللہ ص ۴۱۰ ج ۲)

قید سے چھڑا دیا رسول اللہ حضرت ابو یونس علیہ الرحمۃ کو معلوم ہوا کہ دو سو علماء کو امیر بلدۃ نے گرفتار کر لیا ہے ابو یونس نے ان کی رہائی کے لئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بدیں الفاظ فریاد کی ۔ یَا اَحْمَدُ یَا مُحَمَّدُ یَا اَبَا الْقَاسِمِ یَا خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ یَا مَنْ جَعَلَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ ۔ تو خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی کہ غَدًا یُطْلَقُوْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ۔ ترجمہ کل بفضلہ تعالیٰ رہا ہو جائیں گے ۔ چنانچہ صبح ہوتے ہی سب رہا کر دئیے گئے ۔

(حجۃ اللہ ۔ ص ۱۴۱ ج ۲)

Marfat.com

مدینہ کو منہ کر کے

حضرت ابو اسحاق نے کہا۔ کہ ایک دفعہ میرا اونٹ گم گیا۔ تلاش بسیار کے باوجود نہ ملا۔ میں نے مدینہ طیبہ (صلی اللہ تعالیٰ علیٰ صاحبہا) کی طرف منہ کر کے بدیں الفاظ فریاد کی۔ یَاسَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَامُسْتَغِیْثٌ بِکَ۔ فوراً اونٹ مل گیا۔ حجۃ اللہ ص۱۵ ج۲

قرض اتر جائے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے تنگ دستی کی شکایت کی۔ آپ نے اسے وظیفہ بتایا کہ جب تو گھر جائے تو سلام کہہ پھر میری بارگاہ میں بھی سلام پیش کر۔ پھر میری بارگاہ میں بھی سلام پیش کر۔ پھر سورۂ اخلاص پڑھ اس نے اس پر عمل کیا تو چند دنوں میں تنگدستی کی بجائے فراخ دست ہوگیا۔

(جلاءالافہام ص۲۵۵ نسیم الریاض ج۳ ص۴۴۶)

ف: دیکھئے اللہ والوں کو دکھ درد یہاں تک کہ قرض اتارنے کی پریشانی دور کرنے کے لئے بھی درخواست اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیش کر دی اور آقائے کریم نے منگتے کی جھولی بھر دی۔

آپ کی مہربانی چاہیے

حضرت محمد سالم علیہ الرحمۃ نے کہا۔ میں مدینہ طیبہ (صلی اللہ تعالیٰ علیٰ صاحبہا) کی طرف پیدل گیا۔ راستہ میں جب کمزوری لاحق ہوتی تو عرض کرتا۔ اَنَا فِیْ ضِیَافَتِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ (اے اللہ کے رسول! میں آپ کا مہمان ہوں) فوراً کمزوری دور ہو جاتی ہے حجۃ اللہ ص۱۱۸

کنوئیں سے نکالا

حضرت احمد بن احمد علیہ الرحمۃ ایک دفعہ کنوئیں میں گر گئے۔ انہوں نے یَاحَبِیْبِیْ یَامُحَمَّدُ۔ کہا فوراً باہر آگئے۔ (حجۃ اللہ ص۸۱۵ ج۲)

جہاز کنارے لگا

صالح بن شوشا نے کہا۔ ہم کشتی پر سوار تھے۔ کہ دشمن کے جہاز نے ہمارا تعاقب کیا۔ قریب تھا کہ جہاز کشتی

Marfat.com

کو ڈبو دیتا۔ میں نے عرض کی۔ یَامُحَمَّدُ نَحْنُ فِی ضِیَافَتِكَ الْیَوْمَ۔ یارسول اللہ آج ہم آپ کے مہمان ہیں۔ یک دم جہاز کا بادبان ٹوٹ گیا اور ہم بخریت تیونس پہنچ گئے۔ (حجۃ اللہ ص۱۴۱۶ ج ۲)

بخار ٹل گیا۔ محمد بن محمود علیہ الرحمۃ کو بخار ہو جاتا تھا۔ انہوں نے ایک دن کتاب الشفا سینے پر رکھ کر عرض کی۔ تَحَسَّبْتُ بِكَ یَارَسُوْلَ اللہ اے اللہ کے رسول! میں نے آپ پر بھروسہ کیا یکدم بخار اتر گیا۔ (حجۃ اللہ ص۸۲۰)

ٹکڑا مانگنے والے بہشت مانگو ایک صالح نے مواجہ عالیہ میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یَارَسُوْلَ اللہ اِنِّیْ جَائِعٌ۔ اے اللہ کے رسول! میں بھوکا ہوں۔ وہیں پر ایک سید صاحب آئے۔ اسے اپنے ساتھ لے گئے۔ کھانا کھلایا۔ پھر فرمایا۔ اَخِیْ لَوْ طَلَبْتَ الْجَنَّۃَ اَوِ الْمَغْفِرَۃَ اَوِ الرِّضَا۔ اے برادر شہنشاہ رسالت سے پارہ نان مانگنا کم ہمتی ہے۔ اگر تم آپ سے جنت مغفرت اور رضا الٰہی مانگتے تو بہتر ہوتا (حجۃ اللہ ص۸۲۸ ج ۲)

ہر مقصد میں کامیابی امام ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے کہا جو شخص ستر مرتبہ صَلَّی اللہُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ پڑھتا ہے تو اللہ کا فرشتہ اسے پکار کر کہتا ہے تجھ پر اللہ کا درود ہو۔ آج تیری ہر مراد پوری ہوگی۔ (حجۃ اللہ ص۸۴۰ انوار المحمدیہ ص۶۰۱)

مہمان نوازی حضرت یاسین بن ابی محمد علیہ الرحمۃ نے کہا۔ ہم مدینہ طیبہ سے "وادی القراء" پہنچے۔ بھوک نے سخت ستایا۔ تو ایک ساتھی نے عرض کی۔ یَارَسُوْلَ اللہ نَحْنُ جِیَاعٌ وَّنَحْنُ فِیْ ضِیَافَتِكَ یارسول اللہ ہم بھوکے ہیں۔ آپ کے مہمان ہیں۔ فی الفور مدینہ طیبہ کی روٹیاں دستیاب ہوگئیں۔ ہم نے تین دن کھائیں (حجۃ اللہ ص۸۲۹)

Marfat.com

مالھا عن ندی یدیک انطواء
فاغثنا یامن ھو الغوث والغیث
اذا اجھد الوری اللاؤاء۔

ہیں ۔ اور ہمارے دلوں میں ذاتی حاجتیں ہیں ۔ جن کے لئے آپ کے دست مبارک کی سخاوت سے چارہ نہیں ۔ پس ہماری مدد کیجئے ۔ اے فریاد رس و باراں ، جبکہ خلقت قحط سے تنگ آجائے ۔

ابوالفتح

شیخ الاسلام حافظ ابوالفتح تقی الدین بن دقیق العید (المتوفی ۱۱ صفر ۷۰۲ھ) توسل و استغاثہ کے بارے میں یوں فرماتے ہیں :۔

اقول لرکب سائرین لیثرب
ظفرتم بتقریب النبی المقرب
فبثوا الیہ کل شکوی و متعب
وقصوا علیہ کل مسئول
ومطلب وانتم بمرای الرسول
ومسمع ستحمون فی مغناہ
خیر حمایۃ وتکفون
ما تخشون ای کفایۃ
وتبدو لکم من عندہ کل
ایۃ فحلوا من التعظیم
ابعد غایۃ فحق رسول
اللہ اکبر مارعی۔

میں یثرب جانے والے شتر سواروں سے کہتا ہوں کہ تم کو نبی مقرب کی زیارت نصیب ہو۔ تم حضور سے ہر ایک شخص و مشقت عرض کردینا ۔ اور ہر ایک درخواست و مطلب بیان کردینا ۔ حالانکہ رسول اللہ تمہیں دیکھتے اور تمہاری بات سنتے ہوں گے ۔ حضور کی منزل میں تمہاری خوب حفاظت ہوگی اور جس چیز سے تم ڈرتے ہو اس سے خوب بچاؤ ہوگا ۔ اور حضور کے ہاں سے تمہارے واسطے ہر ایک نشان ظاہر ہوگا ۔ پس تم غایت درجہ کی تعظیم سے اترنا ۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق اس سب سے بڑا ہے جس کی رعایت کی جائے ۔

Marfat.com

(طبقات الشافعیۃ الکبریٰ للتاج السبکی ۔ ترجمہ ابن دقیق السید)

کمال باکمال

علامہ کمال الدین بن زملکانی انصاری (متوفی ۱۶ ر رمضان ۷۲۷ھ) جنہوں نے مسئلہ زیارت واستغاثہ میں اپنے ہمعصر ابن تیمیہ کی تردید میں ایک رسالہ لکھا ہے اپنے قصیدہ مدحیہ میں یوں فرماتے ہیں۔

یاصاحب الجاہ عند اللہ خالقه
ماردّ جاهك الاكل اذاك
انت الوجیہ علی رغم العدا ابدا
انت الشفیع لفتاك ونساك
یافرقة الزیغ لا لقیت صالحة
ولا سقی اللہ یوما قلب
مرضاك ولاحظیت بجاہ
المصطفیٰ ابدًا ومن اعانك
فی الدنیا والاك یاافضل
الرسل یا مولی الانام ویا
خیر الخلائق من انس
واملاك هاقد قصد
تك اشکو بعض ما
صنعت بی الذنوب وهذا
ملجأ الشاکی قد قیدتنی
ذنوبی عن بلوغ مدی

اے خدائے خالق کے نزدیک قدر ومنزلت
والے! سوائے دروغ گو کے کسی نے
آپ کے جاہ ومنزلت کو رد نہیں کیا۔
دشمنوں کی خواہش کے برعکس آپ ہمیشہ
آبرو والے ہیں۔ آپ دلیروں اور عابدوں
کے شفیع ہیں۔ اے فرقہ کج رو! تو
کسی نیکی کو نہ پائے۔ اور نہ خدا کسی روز
تیرے مریضوں کے دل سیراب کرے۔
اور نہ جاہ مصطفیٰ سے کبھی فائدہ اٹھائے
اور نہ دنیا میں تیرے مددگار اور دوست
فائدہ اٹھائیں۔ اے فضل الرسل اے
تمام مخلوقات کے آقا۔ اے تمام انس
وملائک سے بہتر! لو میں آپ کی
طرف متوجہ ہوتا ہوں تاکہ میں آپ سے
گناہوں کے سلوک کی شکایت کردوں۔
اور آپ کی بارگاہ ہی فریاد کرنے والے

Marfat.com

قصدی الی العون	کا ملجا ہے۔ میرے گناہوں نے مجھے
منہما فہی اشراکی	میری غایت قصد تک پہنچنے سے
فاستغفر اللہ لی واسالہ	روک کر اپنے میں پھنسالیا۔ پس وہ
عصمتہ فیما بقی	میرا جال ہیں۔ پس آپ خدا سے میرے
و غنی من غیر	لئے مغفرت طلب کیجئے اور آیندہ اس
امساك علیك	کی حفاظت اور غنا بلا امساک کا
من ربك اللہ الصلوٰۃ	سوال کیجئے۔ آپ پر آپ کے پروردگار
کما منا علیك السلام	اللہ کی طرف سے درود ہو۔
الطیب الزاکی۔	جیساکہ ہماری طرف سے آپ پر
	عمدہ پاک سلام ہو۔ (فوات الوفیات جز ثانی ص ۱۵۱)

ابنِ خلدون

مشہور مورخ قاضی عبدالرحمٰن معروف بہ ابن خلدون مالکی (متوفی ۸۰۸ھ) یوں استغاثہ کرتے ہیں۔

هب لی شفاعتك التی ارجو بها	مجھے اپنی شفاعت فرمایئے جس سے
صفحاً جمیلا عن قبیح	میں اپنے بڑے گناہوں کی معافی
ذنوبی ان النجاۃ و ان	کی امید کرسکوں۔ اگر نجات کسی
اتیحت لامرء فبفضل جاهك	مرد کے لئے مقدر ہے۔ تو وہ آپ
لیس بالتشبیب انی	کے جاہ کے طفیل سے ہے۔
دعوتك واثقاً باجابتی	تشبیب سے نہیں۔ میں آپ کو
یا خیر مدعو وخیر	پکارتا ہوں۔ مجھے قبولیت کا یقین
مجیب۔	ہے۔ اے خیر مدعو۔ اے خیر مجیب۔

۱ المقالات الوفیہ فی الرد علی الوہابیہ)

Marfat.com

شیخ شہاب الدین ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (متوفی ۸۵۲ھ)

یوں عرض کرتے ہیں۔

نبی اللّٰہ یا خیر البرایا　　اے اللہ کے نبی۔ اے تمام مخلوق

بجاھک اتقی فصل　　سے بہتر! حضور ہی کی قدر و منزلت

القضاء و ارجو یا کریم　　کے طفیل قیامت میں میرا بچاؤ ہوگا۔

العفو عما جنته یدای　　اے کریم۔ اے صاحب جود و عطا!

یارب الحباء فقل یا احمد بن　　میں ان گناہوں کی جو مجھ سے ہوئے ہیں

علی اذھب الی دار النعیم　　معافی کی امید کرتا ہوں۔ حضور فرما دیں

بلا شقاء۔　　کہ اے احمد بن علی جنت میں بغیر مشقت

کے چلا جا۔　　(المقالات الوفیہ)

امام عمر بن الوردی یوں عرض کرتے ہیں۔

یا رب الہادی البشیر　　اے میرے پروردگار ہادی البشیر محمد کی

محمد و بد نبه العالی　　طفیل سے اور حضور کے دین کی برکت سے

علی الادیان ثبت علی الاسلام　　جو سب دینوں پر غالب ہے۔ میرے دل

قلبی واھدنی للحق وانصرنی علی الشیطان　　کو اسلام پر ثابت رکھ اور مجھے کی طرف

(المقالات الوفیہ)　　رہنمائی کر اور مجھے شیطان پر غلبہ دے۔

مولانا شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ قصیدہ ہمزیہ میں استغاثہ فرماتے ہیں۔

رسول اللّٰہ یا خیر البرایا نوالک　　اے اللہ کے رسول اے تمام خلق سے

ابتغی یوم القضاء اذا ما حل　　بہتر قیامت کے دن میں آپ کی عطا و

خطب مدلھم فانت　　بخشش چاہتا ہوں۔ جب کوئی سخت

الحصن من کل البلاء　　مصیبت پیش آوے تو حضور ہی ہر بلا

Marfat.com

الیک توجہتی و بک استنادی و فیک مطامعی و بک ارتجائی ۔

سے بچاؤ کے لئے قلعہ ہیں۔ حضور ہی کی طرف میری توجہ اور حضور ہی میرا سہارا ہیں اور حضور ہی سے بھلائی کی طمع اور حضور ہی سے اُمید ہے ۔

مولانا شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے قصیدہ اطیب النغم کی تضمین میں یوں فرماتے ہیں ۔

مدار وجود الکون فی کل لحظۃ و مفتاح باب الوجود فی کل عسرۃ و متمسک الملہوف فی کل غمرۃ و منتجع الغفران من کل تائب الیک غدالعین حین ضراعۃ ۔

آپ ہر لحظہ وجودِ عالم کے دار و مدار ہیں۔ اور ہر مشکل میں سخاوت کے دروازے کی کنجی ہیں۔ اور ہر شدت میں پریشان بیقرار کی پناہ ہیں۔ اور ہر مصیبت میں آفت رسیدہ کا سہارا ہیں۔ اور ہر ایک توبہ کرنے والے کی طرف سے بخشش کا وسیلہ ہیں۔ خشوع و خضوع کے وقت آپ ہی طرف آنکھ اٹھتی ہے ۔

استاد کبیر شیخ عبداللہ شبراوی مصری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے وقت یوں عرض کرتے ہیں ۔

یا رسول اللہ انی مذنب و من الجود قبول المذنب یا نبی اللہ ما لی حیلۃ غیر حبی لک یا خیر نبی عظم الکرب و لی فیک

یا رسول اللہ! میں گنہگار ہوں۔ گنہگار کی عرض قبول کرنا جود و کرم ہے۔ یا نبی اللہ۔ یا سید الانبیاء! آپ کی محبت کے سوا میرا کوئی حیلہ نہیں۔ میرا اندوہ غم بڑا ہے۔ مجھے آپ سے امید ہے

Marfat.com

رجائیہ یا رب فرج کر بے۔ اے میرے پروردگار! حضور کے غم سے میرا غم دور کر دے۔

(مقالات صوفیہ)

اسی طرح کے قصائد وادبیات کا شمار ہی نہیں اور تمام میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو غائبانہ استغاثہ ہے۔ اور ہر ملک اور ہر علاقہ ہر زمانہ میں ہر شاعر نے معروضات پیش کیے۔ اسے کہتے ہیں (اجماعِ امت)۔ اور حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (لا تجمتع امتی علے الضلالۃ۔ میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی اور جو امت کے اجماع سے علیحدہ ہوا اس کے لئے فرمایا۔ من شذ شذ فی النار۔ جو جماعت سے علیحدہ ہوا۔ وہ جہنم میں گیا۔ اسی لئے امام اہل سنت رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا۔
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

(صلی اللہ علیہ وسلم)

اپنے مشائخ واساتذہ رحمہم اللہ

فقیر اویسی نے مذکورہ بالا ان مشائخ وعلماء رحمہم اللہ کے واقعات عرض کئے ہیں جن کے احسانات علمی ہمارے لئے اتنا بھاری ہیں کہ ہم زندگی بھر ان کے شکریہ کو وردِ زبان بنائیں تب بھی پورے نہ اتر سکیں لیکن چونکہ ہمارے ملک میں وہ غیر معروف شخصیات ہیں اسی لئے ممکن ہے کسی کو اعتبار نہ آئے ذیل میں فقیر اپنے ان اساتذہ ومشائخ کا ذکرِ خیر لاتا ہے جن سے ہم اور مخالفین نے علمی سرمایہ حاصل کیا اور ملک وملت کے کشتیبان بن بیٹھے۔ اب سوال یہ ہے کہ

Marfat.com

جن اساتذہ ومشائخ سے ہم نے علمی سرمایہ حاصل کیا تو وہ مشرک تھے یا مومن اگر وہ مومن تھے بلکہ مومن گر تھے تو پھر ان کی دی ہوئی علمی امانت سے ایک نعرۂ رسالت بھی ہے پھر کیا وجہ ہے کہ ہم ان کی دوسری امانت علمی کے ساتھ اس امانت یعنی نعرۂ رسالت کا انکار کیوں کریں۔

۱۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ درثمین (حدیث ۲۷) میں تحریر فرماتے ہیں۔

اخبرنی سیدی الوالد قال اخبرنی شیخ السید عبداللہ القاری قال اخذت القرآن عن القاری فقد کان یسکن فی البریۃ فبینا نحن نتناول القرآن اذا جاء قوم من العربۃ فیقدمھم سیدھم فاستمع قرأۃ القاری وقال بارک اللہ ادیت حق القرآن ثم رجع وجاء رجل اٰخر بذالک الزی فاخبر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرہ البارحۃ انہ سنذھب الی البریۃ الفلانیۃ لاستماع قرأۃ القاری ھنالک فعلمنا اللہ السید الذی کان یقدمھم ھو النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وقد رائیتہ بعینی ھاتین

(ترجمہ) مجھ کو میرے والد ماجد صاحب نے خبر دی کہا مجھ کو خبر دی میرے استاد سید عبداللہ قاری نے انہوں نے کہا کہ میں نے قرآن مجید کو ایک قاری زاہد سے جو جنگل میں رہتا تھا حفظ کیا ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم قرآن مجید کو حسب معمول پڑھ رہے تھے کہ اتنے میں چند اعرابی آئے اور ان کا سردار ان کے آگے آگے تھا اس نے قاری صاحب کا قرآن مجید سن کر کہا کہ اللہ تعالےٰ تجھ پر برکت نازل کرے تو نے واقعی قرآن مجید کا حق ادا کیا پھر وہ سب

Marfat.com

کے سب چلے گئے۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد ایک اور آدمی عربی وضع کا آکر کہنے لگا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ ہم کل رات فلاں جنگل میں فلاں قاری صاحب کا قرآن مجید سننے جائیں گے تو ہم نے سمجھ لیا کہ وہ صاحب جو تشریف لائے تھے وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم تھے اور کہا کہ میں نے ان کو اپنی ان دونوں آنکھوں سے دیکھا تھا۔

(۲) نیز حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ فیوض الحرمین میں تحریر فرماتے ہیں۔

"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سامنے اکثر کاموں میں دیکھا یعنی آپ کی اصلی صورت میرے سامنے بار بار ہوئی تو میں نے جان لیا کہ آپ کی روح مبارک کو طاقت حاصل ہے کہ بشکل جسم بن جاتی ہے اور یہ وہی بات ہے کہ جس کی طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا ہے کہ پیغمبر مرتے نہیں۔ بے شک وہ اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں اور حج کرتے ہیں اور بیشک وہ زندہ ہیں۔

(۳) شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ مدارج النبوت میں تحریر فرماتے ہیں۔

"بہجۃ الاسرار میں جو ابوالحسن علی بن یوسف شافعی کی تصنیف ہے کہ اس کے اور غوث اعظم کے درمیان دو واسطے ہیں۔ شیخ ابوالعباس احمد بن شیخ عبداللہ ازہری حسینی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوا۔ اس وقت وہاں دس ہزار آدمیوں کا مجمع تھا اور ان میں علی بن ہیتی رحمتہ اللہ علیہ بھی بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کو نیند کا غلبہ معلوم ہوا تو انہوں نے لوگوں سے کہا خاموش ہو جاؤ چنانچہ سب لوگ چپ چاپ ہو گئے اور آپ سو گئے غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کرسی سے اتر کر ان کے سامنے کھڑے ہو گئے اور گھور کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ بیدار ہو گئے

Marfat.com

تو حضرت شیخ غوث اعظم نے ان سے پوچھا کہ کیا تو نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے؟ اس نے کہا بے شک دیکھا ہے۔ اسی واسطے میں آپ نے فرمایا: میں کرسی سے نیچے اتر کر ادب سے کھڑا ہوگیا پھر آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھے کس چیز پر وصیت کی؟ انہوں نے کہا کہ آپ کی ملازمت اور خدمت پر پھر شیخ علی ہیتی رحمتہ اللہ علیہ نے حاضرین سے کہا کہ میں نے جو کچھ خواب میں دیکھا ہے حضرت شیخ نے اُسے بیداری میں دیکھا ہے۔

(۴) شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:۔

"ایک روز نماز ظہر سے پیشتر مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ نے فرمایا اے فرزند! لوگوں کو نصیحت کر۔ میں نے عرض کیا کہ میں ایک عجم کا رہنے والا ہوں۔ فصحائے بغداد کے سامنے میں کیونکر کلام کر سکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اپنا منہ کھول، میں نے کھول دیا۔ آپ نے سات بار اپنا لعاب دہن میرے منہ میں ڈالا اور فرمایا لوگوں کو خدا کے راستے کی طرف حکمت کے ساتھ دعوت دو۔ میں نے نماز ظہر ادا کی اور ممبر پر بیٹھ گیا۔ دفعتہً دیکھا کہ علی کرم اللہ وجہہٗ تشریف لائے اور انہوں نے بھی چھ بار اپنا لعاب دہن میرے منہ میں ڈالا اور فرمایا اے میرے فرزند! وعظ کہو۔"

(فتاویٰ ابن حجر مکی)

(۵) ایک اور روایت میں ہے کہ:۔

آپ ممبر پر وعظ فرما رہے تھے کہ یکایک آپ ممبر پر سے اتر آئے اور نیچے کے زینے پر ادب کے ساتھ اس طرح چپ چاپ بیٹھ گئے کہ آپ کی پیٹھ تو حاضرین کی طرف تھی اور آپ کا منہ منبر کی طرف تھا تھوڑی دیر بعد ایک خادم نے آپ سے دریافت کیا۔ یا شیخ! آج یہ نئی بات کیا تھی؟

Marfat.com

آپ نے فرمایا:۔

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے اس لئے میری کیا مجال تھی کہ میں منبر پر آپ کے برابر بیٹھتا اور آپ کے سامنے بات کرتا۔"

(بہجتہ الاسرار)

(۶) امام شعرانی رحمتہ اللہ علیہ کتاب المیزان میں تحریر فرماتے ہیں:۔

محمد بن زین رحمتہ اللہ علیہ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشق اور مداح تھے۔ بیداری کی حالت میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کیا کرتے تھے لیکن خدا کی شان ایک دفعہ ایک شخص نے اپنی کسی ضرورت کے لئے حاکم وقت کے پاس سفارش کے لئے تشریف لے جانے کو کہا۔ وہ بڑا ظالم اور سفاک تھا آپ چونکہ کسی سائل کے سوال کو رد نہیں کیا کرتے تھے اس لئے آپ اس شخص کو ہمراہ لے کر حاکم وقت کے پاس جا پہنچے حاکم وقت نے ان کو پہچان کر نہایت عزت و احترام سے ان کو اپنی مسند پر بٹھایا پھر دریافت کیا کہ آپ کیسے تشریف لائے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں محض اس شخص کی سفارش کے واسطے آیا ہوں اس کی یہ حاجت اور ضرورت ہے اور آپ کے اختیار میں ہے۔ حاکم نے اسی وقت اس کی حاجت روائی کردی۔ پھر آپ گھر تشریف لے گئے اس سفارش سے گو سائل کی حاجت روائی تو ہوگئی مگر سفارش کرنے والے بزرگ پر یہ عتاب ہوا کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دائمی زیارت بالمواجہہ سے محروم ہو گئے پھر آپ عرصۂ دراز تک اس زیارت کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے غائبانہ درخواست کرتے رہے کہ یا رسول اللہ! اپنا روئے انور مجھے دکھلائیے اسی اشتیاق میں انہوں نے ایک نہایت محبت آمیز شعر پڑھا جس کا اثر یہ ہوا کہ رسول اللہ

Marfat.com

صلے اللہ علیہ وسلم ان کو دور سے نظر آئے مگر آپ نے وہیں سے ارشاد فرمایا کہ کیا تو میرے دیدار کا طالب ہے درآں حالیکہ تو ظالموں کے فرش پر بیٹھتا ہے۔

اس کے بعد امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"پھر ہم کو اطلاع نہیں ملی کہ اس بزرگ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر کبھی نظر آئے ہوں بلکہ وہ یہ حسرت اپنے ساتھ قبر میں لے گئے اور اسی امید میں چل بسے۔"

(۷) امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں نے عرض کی کہ آپ ہمارے ساتھ چل کر سلطان قائتبائی سے سفارش کیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ

"بادشاہ و فقیر کے دروازے پر مجھے نعمتِ دیدار کے چھن جانے کا خوف ہے کیونکہ بیداری میں اب تک پچھتر دفعہ مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو چکی ہے۔ اگر میں بادشاہ کے دروازے پر گیا تو ڈرتا ہوں کہ اس نعمتِ عظمٰی سے محروم نہ ہو جاؤں" (المیزان شعرانی)

(۸) سید احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ علیہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر پر حاضر ہوئے تو آپ نے کہا۔

"یا رسول اللہ! اس سے پہلے میری روح حاضر ہوتی اور آستانہ بوسی کا شرف حاصل کرتی تھی۔ اب آپ کا یہ غلام اپنی روح اور جسم سمیت درِ اقدس پر حاضر ہے۔ آپ اپنا دستِ مبارک بڑھائیے تاکہ میں اس کا بوسہ لوں۔"

پس اسی وقت روضہ مبارک سے دستِ مبارک نمودار ہوا اور ایسا عجیب و غریب نور نمودار ہوا کہ جس نے سب کو گھیر لیا حاضرین تاب نہ لا کر بے ہوش ہو گئے پھر سید احمد نے آپ کے دستِ مبارک کا بوسہ لیا۔ (نفحات الانس)

(۹) سید علی وفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

"میں پانچ برس کا تھا اور ایک مدرسہ میں قرآن مجید پڑھا کرتا تھا۔

Marfat.com

ایک روز میں نے مدرسہ میں عین بیداری میں دیکھا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سفید لباس پہنے ہوئے تشریف لائے اور مجھ سے فرمانے لگے بیٹا! کچھ پڑھو میں نے سورۂ والضحیٰ اور سورۂ الم نشرح آپ کو سنائی پھر آپ یکایک میری نظروں سے غائب ہو گئے اس کے بعد جب میری عمر اکیس سال کی ہوئی میں نے فجر کی نماز کے تکبیر کہی اتنے میں پھر میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور مجھے آپ نے گلے سے لگالیا اور فرمایا **واما بنعمة ربك فحدث** یعنی اپنے پروردگار کی نعمت کا اظہار کر۔

ایک اور روایت میں ہے کہ انہوں نے فرمایا،

میں نے ایک بار اپنی ظاہری آنکھوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو آپ نے فرمایا کوئی مجھے مردہ نہ سمجھے۔ میری موت صرف عوام کی نظر سے میرا چھپ جانا ہے ورنہ وہ سب مجھے دیکھتے ہیں اور میں ان کو دیکھتا ہوں۔ (طبقات کبریٰ)

ایک بزرگ ایک مولوی صاحب کے حلقۂ درس میں تشریف لائے۔ مولوی صاحب نے ایک حدیث پڑھی اس بزرگ نے فرمایا یہ حدیث نہیں ہے۔ مولوی صاحب نے کہا یہ آپ نے کیونکر جانا؟ اس نے کہا چلئے خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لیجئے چنانچہ اس بزرگ نے مولوی صاحب کے اوپر چادر ڈال دی۔ انہوں نے دیکھا کہ آنحضرت تشریف رکھتے ہیں اور بزرگ بھی۔ آپ نے فرمایا بے شک میں نے یہ بات نہیں کی۔

(تنویر الحلک للسیوطی)

(۱۰) مولانا جلال الدین ابو یزید پورانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:-

"ہمیں جب کوئی مشکل پیش آتی ہے تو بارگاہِ رسالت میں عرض کر دیتے ہیں اور بلا واسطہ براہ راست فیضانِ روحِ مقدس سے وہ مشکل حل ہو

Marfat.com

جاتا ہے:۔

ایک روز مولانا نے لوگوں سے کہا کہ کنگھی لا کر مجھے دو چنانچہ کنگھی حاضر کی گئی آپ نے بالوں میں کنگھی کی۔ لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا:۔
اس وقت مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تھی انہوں نے فرمایا تھا اے ابا یزید کبھی اپنی داڑھی میں بھی کنگھی کر دیا کرو"۔ (نفحات الانس)

(۱۱) شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوت میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"شیخ عباس مرسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جمال مجھ سے ایک گھڑی یا ایک لمحہ بھی پوشیدہ ہو تو میں اپنے آپ کو مسلمان نہیں سمجھتا اور یہ بات ہمیشگی اور مداومت پر محمول ہے"۔

(۱۲) تذکرۃ الاولیاء میں ہے کہ:۔

"ایک شخص حدیث پڑھنے کے لئے عراق جانا چاہتا تھا اور حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو فرمایا کہ اتنی دور کیوں جاتے ہو یہیں کسی سے پڑھ لو اس نے کہا یہاں کوئی محدث نظر نہیں آتا آپ نے فرمایا کہ ایک تو میں ان پڑھا شخص موجود ہوں مجھ سے پڑھ لو اس نے کہا کہ آپ نے حدیث کس سے پڑھی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے براہ راست رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پڑھی ہے۔ اس شخص نے اس بات کا اعتبار نہ کیا۔ رات کو خواب میں اس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوالحسن سچ کہہ رہا ہے۔ جب میں صبح بیدار ہوا تو آپ کی خدمت میں حدیث پڑھنی شروع کی۔ آپ پڑھاتے وقت کہیں کہیں فرماتے کہ یہ حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے۔ وہ پوچھتا آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا؟ آپ

Marfat.com

فرماتے کہ جب تک تم حدیث پڑھتے ہو میری آنکھیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ابرو مبارک پر لگی رہتی ہیں جب میں آپ کے چہرے پر شکن دیکھتا ہوں تو سمجھ جاتا ہوں آپ اس سے بیزار ہیں۔" (مدارج النبوت)

(۱۴) مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی کی جلد اول کے ساٹھویں اور بیسویں مکتوب میں مرقوم ہے:۔

"امروز در حلقۂ بامدادی بینم کہ حضرت الیاس و حضرت خضر علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام بصورت روحانیاں حاضر شدند و بہ تلقی روحانی حضرت خضر فرمودند کہ ما از عالم ارواحیم حضرت سبحانہ، وتعالےٰ ارواح مارا قدرت کاملہ عطا فرمودہ است کہ بصورت اجسام متمثل شدہ کارہائیکہ از اجسام بوقوع می آیند از ارواح ما صدور یابد۔"

(ترجمہ) میں آج حلقہ میں صبح کے وقت دیکھتا ہوں کہ حضرت الیاس اور حضرت خضر علیہ السلام صورتِ روحانیاں میں حاضر ہوئے اور روحانی القاء سے حضرت خضر نے فرمایا کہ ہم عالم ارواح سے ہیں اور اللہ سبحانہ، وتعالےٰ نے ہمارے ارواح کو قدرتِ کاملہ عطا فرمائی ہے کہ اجسام کی صورت میں متمثل ہوکر دنیا کے کام جو وقوع میں آتے ہیں انہیں ہم پورا کرتے ہیں۔

غرض ایسے بے شمار صحیح اور مستند واقعات کتب معتبرہ میں پائے جاتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اولیاء اللہ کے سامنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہر وقت موجود اور حاضر رہتے ہیں جن سے تعدد اجساد کا ثبوت پایا ہے ایسی باتیں بالعموم یا تو ایمان و یقین کیساتھ ماننی پڑتی ہیں یا اہل اللہ کی صحبت میں رہنے سے بالخصوص سمجھ میں آیا کرتی ہیں۔ ؎

گر ہوائے ایں سفر داری دلا
دامن رہبر بگیر و پس بیا

Marfat.com

فقیر اویسی غفرلہ نے "الاخبلاذ" اور "تحفۃ الصلوۃ" ..... کے جلد دوم میں اس قسم کے سینکڑوں واقعات وحکایات جمع کی ہیں۔ قابل دید اور لائق مطالعہ کتاب ہے خصوصاً اہلِ علم اور عاشقانِ نبوی اور مشتاقانِ زیارت مصطفوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے لئے بہترین تحفہ ہے۔

باب نمبر ۴

مخالفین کے معتمدین

مخالفین نے بھی سہواً یا خطاً عمداً ندائے یارسول اللہ کے جواز پر ہمارا ساتھ دیا ہے اگرچہ اس باب میں بکثرت حوالہ جات فقیر لکھ سکتا ہے لیکن چونکہ اختصار مطلوب ہے اسی لئے چند تحریروں پر اکتفا کرتا ہے سب سے پہلے ابن تیمیہ کو لیجئے کیونکہ استغاثہ از رسول اللہ و اولیاء اللہ کے انکار پر اس غریب نے کافی زور لگایا تھا لیکن قدرت نے اس کا زور توڑا اور پھر اس کے قلم سے لکھوایا کہ ندائے یارسول اللہ جائز ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۱۔ ابن تیمیہ کتاب العقل والنقل میں تحریر کیا ہے۔

فاذا خاطبناہ یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان علینا ان نتأدب بادب اللہ تعالیٰ حیث قال لا تجعلو دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا فلا نقول یا محمد یا احمد کما یدعو بعضنا بعضا بل نقول یارسول اللہ یا نبی اللہ واللہ سبحانہ وتعالیٰ خاطب الانبیاء علیھم الصلوٰۃ والسلام باسمائھم

Marfat.com

فقال یا ادم اسکن انت وزوجك الجنة یا نوح اھبط بسلام و برکات علیك وعلیٰ امم ممن معك۔ یا موسیٰ انی انا ربك یا عیسیٰ انی متوفیك ورافعك الیّ ولما خاطبہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا یھا النبی یا ایھا الرسول یا ایھا المزمل یا ایھا المدثر فنحن احق ان نتأدب فی دعائہ وخطابہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ:- جب ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مخاطبہ و مکالمہ کریں تو ہم پر واجب ہے کہ ہم انہی آداب اور شرائط کو ملحوظ رکھیں جن کو خدائے ارحم الراحمین نے جب بھی اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا ہے لحاظ رکھا ہے دلیل یہ کہ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہمارے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کو اس طرح نہ پکارو جس طرح کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو پس ہم یوں نہیں پکاریں گے یا محمد! یا احمد! جیسا کہ نام لے کر آپس میں ایک دوسرے کو پکارا کرتے ہیں۔ بلکہ یوں کہیں گے یا رسول اللہ! یا نبی اللہ! اور اس لئے کہ اللہ تعالےٰ نے دیگر انبیاء کو ان کے ناموں سے پکارا ہے جیسا کہ فرمایا ہے یا آدم، یا نوح، یا موسیٰ، یا عیسیٰ اور جب کہ اپنے حبیب صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو مخاطب فرمایا تو نام نہیں لیا بلکہ یوں سرفراز کیا یا ایھا النبی، یا ایھا الرسول، یا ایھا المزمل، یا ایھا المدثر، تو ہم اس کے زیادہ مستحق ہیں کہ جب ہم آپ کو پکاریں اور خطاب کریں تو ضرور پاسِ ادب ملحوظ رکھیں۔

Marfat.com

اس تقریر سے چار مسئلے ثابت ہوئے ۔

۱۔ مذہب صحیح یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف میں حیات ہیں اور اسی پاس ادب کے مستحق ہیں جس کے وہ حیات ظاہری کے مستحق تھے۔ ورنہ مخاطبہ اور مکالمہ محض فضول ہے اور آداب کو ملحوظ رکھنا بالکل بیکار ۔

۲۔ دوسرا یہ کہ عالم ناسوت اور دنیا میں اس بدن کے ساتھ سننا خاص نہیں بلکہ جیسا کہ دنیا میں انسان سنتا ہے ویسے ہی عالم برزخ میں بلکہ زیادہ سنتا ہے ورنہ مکالمہ و مخاطبہ کا کوئی معنے نہیں کیونکہ جو شخص ایسی چیز کو پکارتا ہے جو وہ سماعت رکھتی ہی نہیں اس کا پکارنا مجنونانہ حرکت ہوگی۔

۳۔ تیسرا یہ کہ موت صرف انتقال کا نام ہے یعنی ایک عالم سے منتقل ہو کر دوسرے عالم میں چلے جانا اور بس لہٰذا اس انتقال کے بعد ارواح تمام زندہ ہیں ہاں اختلاف اگر ہے تو اجسام کے فنا و بقا کے متعلق ہے۔ پس انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اجسام کو قطعاً زمین نہیں کھا سکتی ۔ باقی دوسرے اشخاص کے مراتب مختلف ہوتے ہیں لہٰذا قطعاً نہیں کہا جا سکتا کہ ان کے وجود اسی طرح باقی ہیں پس یہ ثابت ہوا کہ روح بعد مفارقت بلا تغیر و تبدل اسی طرح بالاتفاق باقی رہتی ہے ۔

۴۔ چوتھا یہ کہ بعد موت بمعنے مذکور ندا کرنا اور پکارنا اور مکالمہ و مخاطبہ نہ صرف جائز بلکہ تقاضائے ایمان ہے نہ اس میں کفر لازم آتا ہے نہ شرک کیونکہ اگر کوئی محذور شرعی لازم ہوتا تو یہ کبھی متصور نہیں ہو سکتا کہ اس قدر ذی شان عالم اور وہ بھی حنبلی مذہب کا امام جس کا ایک قدم بھی ظاہر حدیث سے آگے نہیں جا سکتا ایک ایسی چیز کی تعلیم دینا اور اشاعت کرنا جو کہ شرعاً ممنوع اور محذور ہو۔ حاشا۔

۲ - مولوی محمد اسحٰق نے مأتہ مسائل کے چوبیسویں سوال کے ضمن

Marfat.com

میں تحریر کیا کہ

اگر کسے یارسول اللہ بگوید برائے رسیدن درود وسلام جائز است۔	اگر کوئی شخص یارسول اللہ کہے درود وسلام پہنچانے کے واسطے تو جائز ہے۔

دیکھئے مولوی محمد اسحق دہلوی جو ظاہر حدیث پر عمل کرنے والے بڑے محتاط اور متشدد ہیں وہ بھی ندائے غیبیہ کو جائز فرماتے ہیں۔ گو اس میں درود وسلام کی تخصیص کرتے ہیں مگر اس سے بھی ہمارے دعویٰ کی تصدیق ہوتی ہے۔

(۳) حاجی امداد اللہ رحمتہ اللہ علیہ مہاجر مکہ معظمہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بحالتِ غائب خطاب حاضرانہ فرماتے ہیں۔ چنانچہ ان کی نعتیہ نظم میں ہے۔

ذرا چہرے سے پردے کو ہٹاؤ یا رسول اللہ
مجھے دیدار تم اپنا دکھاؤ یا رسول اللہ
کرو رُوئے منوّر سے میری آنکھوں کو نورانی
مجھے فرقت کی ظلمت سے بچاؤ یا رسول اللہ
اگرچہ نیک ہوں یا بد تمہارا ہو چکا ہوں میں
بس اب چاہو ہنساؤ یا رلاؤ یا رسول اللہ
پھنسا ہوں بے طرح گرداب غم میں ناخدا ہو کر
میری کشتی کنارے پر لگاؤ یا رسول اللہ
اگرچہ ہوں ناقابل واں کے پر امید ہے تم سے
کہ پھر مجھ کو مدینہ میں بلاؤ یا رسول اللہ
جہاز امت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں
بس اب چاہو یا ڈباؤ یا تراؤ یا رسول اللہ

Marfat.com

پھنسا کر اپنے دام عشق میں امداد عاجز کو
بس اب قید دو عالم سے چھڑا دو یا رسول اللہ

۴۔ مولوی محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بحالتِ غائب خطاب حاضرانہ فرماتے ہیں۔ چنانچہ ان کے قصائد نعتیہ میں ہے۔

اگر جواب دیا بیکسوں کو تو نے بھی
تو کوئی اتنا نہیں کہ جو کرے کچھ استفسار
کروڑوں جرم کے آگے یہ نام کا اسنام
کریگا یا نبی اللہ کیا یہ سیری پکار
بہت دنوں سے تمنا ہے کیجئے عرض حال
اگر ہو اپنا کسی طرح تیرے در تک بار
مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا
نہیں ہے قاسم بے کس کا کوئی حامی کار

۵۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فیوض الحرمین میں ولی فرد کے حال میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

"جبلت نفسہ نفساً قدسیۃ لا یشغلہا
شان عن شان ولا یاتی علیہ حال من الاحوال التجرد
الی النقطۃ الکلیۃ الا وھو خبیر بہا الان وانما الاتی
تفصیل الاجمال"

ترجمہ:۔ ولی فرد کا نفس اصل خلقت میں نفس قدسی بنایا جاتا ہے اسے ایک بات تک اور اب سے لے کر وقت وصال تک جس قدر احوال اس پر آنے والے ہیں سب کی اسے اس وقت خبر ہے۔ وہ جو آئے گا اجمال کی

Marfat.com

تفصیل ہوگا"

فائدہ : شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک فرد غلام کے لیے اپنی زندگی بھر کے تمام احوال آئندہ کا اس وقت علم بتا رہے ہیں۔ یہ کتنا بڑا شرک ہے۔ کیا آپ نے لوگوں کو شرک کی تعلیم دی؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ ایسی باتیں شرک میں داخل نہیں ہیں۔

۵۔ مولوی اسمٰعیل دہلوی صراط مستقیم میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"برآں کشف ارواح و ملک و مقامات آنہا و سیر امکنہ زمین وآسمان وجنت ونار واطلاع بر لوح محفوظ شغل دورہ کند و باستعانت ہمان شغل بہر مقامیکہ از زمین وآسمان وبہشت ودوزخ خواہد متوجہ شدہ بسیرِ مقام احوال آنجا دریافت کند و با اہل آں مقام ملاقات سازد۔"

ترجمہ :۔ اس کو ارواح اور ان کے ملک ومقامات کے کشف اور زمین وآسمان اور بہشت ودوزخ کے مواضع کی سیر اور لوح محفوظ پر آگاہی کا شغل ہوتا ہے اور اس شغل کی مدد سے وہ زمین وآسمان اور بہشت ودوزخ کے جس مقام پر چاہتا ہے متوجہ ہو کر اس مقام کی سیر سے وہاں کے احوال دریافت کر لیتا ہے اور وہاں کے رہنے والوں سے ملاقات کرتا ہے۔

۷۔ مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ بستان المحدثین میں شیخ ابوالعباس احمد زروق رحمتہ اللہ علیہ کے یہ شعر نقل فرماتے ہیں۔

انا لمریدی جامع لشتاتہ اذا ما سطا جور الزمان بنکبۃ

میں اپنے مرید کا اس کی پراگندگیوں میں جامع ہوں جبکہ جور زمانہ سختیوں کے ساتھ اس پر حملہ کرے۔

وان کنت فی ضیق وکرب ووحشۃ فناد بیا زروق آت بسرعۃ

Marfat.com

ترجمہ: یعنی اور اگر تو تنگی و سختی اور وحشت میں ہو تو یا زروق کہہ کر پکار میں جلدی آؤں گا۔

(ف) شیخ احمد بن زروق مغربی رحمۃ اللہ علیہ امام شمس الدین لقانی اور امام شہاب الدین قسطلانی شارح بخاری کے استاد ہیں ابدال سبعہ اور محققین صوفیہ میں سے ہیں شریعت اور حقیقت کے جامع ہیں وہ ایک جلیل القدر بزرگ ہیں کہ ان کے کمال کا مرتبہ ذکر سے بڑھ کر ہے۔

۸۔ مولوی رشید احمد گنگوہی اولیاء اللہ کی روحانیت کو حاضر و ناظر مانتے ہیں۔ چنانچہ وہ امداد السلوک میں تحریر کرتے ہیں۔

ہم مرید یں بیقین داند کہ روح شیخ مقید بیک مکان نیست پس ہرجا کہ مرید باشد قریب یا بعید اگرچہ از شخص شیخ دوراست اما از روحانیت دور نیست چوں ایں امر محکم داند ہر وقت شیخ را بیاد دارد و ربط قلب پیدا آید۔ و ہر دم مستفید بود مرید در حل واقعہ محتاج شیخ بود شیخ را بقلب حاضر آوردہ بلسان حال سوال کند البتہ روح شیخ باذن اللہ تعالیٰ او را القاء خواہد کرد۔ مگر رابطہ شرط است و بسبب ربط قلب شیخ لسان قلب ناطق مے می بود و بسوئے حق تعالیٰ راہ می کشاید و حق تعالیٰ او را محدث می کند۔

ترجمہ: مرید کو یقین رکھنا چاہیے کہ مرشد کی روح ایک مکان میں مقید نہیں ہے پس جس جگہ مرید ہوگا خواہ وہ قریب ہو یا بعید اگرچہ مرشد بظاہر مرید سے دور ہوگا لیکن روح سے دور نہیں ہے۔ جب یہ بات ذہن نشین ہوگئی تو پھر مرشد کو ہر وقت یاد میں رکھے اس طریق سے رابطہ دلی پیدا ہو اور ہر وقت فیض پائے اور فائدہ اٹھائے چونکہ مرید واقعات

Marfat.com

ب کے سمجھنے میں مرشد کا محتاج ہے لہٰذا قلب میں مرشد کو حاضر کر کے اس سے زبانِ حال سے سوال کرے البتہ مرشد کی روح اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کو القاء کرے گی مگر رابطہ کامل رکھنا شرط ہے اور مرشد کے ربط قلب کے سبب زبانِ دل بولے گی اور اللہ تعالیٰ کی طرف راستہ کھل جائیگا اور اللہ تعالیٰ اس کو محدث کر دے گا۔

۹۔ قصائد قاسمی میں مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی دار العلوم دیوبند نے صث نے کہا کہ

مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا
نہیں ہے قاسم بیکس کا کوئی حامی کار
جو تو ہی ہم کو نہ پوچھے تو کون پوچھے گا
بنے گا کون ہمارا تیرے سوا غم خوار
رجاء و خوف کی موجوں میں ہے اُمید کی ناؤ
جو تو ہی ہاتھ لگائے تو ہووے بیڑا پار

ان اشعار میں مولوی محمد قاسم صاحب نہ صرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو غائبانہ اپنی حاجت کے واسطے پکارتے ہیں بلکہ ان کے کرم کو پھر ان کے ماسوا سے منہ موڑ کر مدد طلب کرتے ہیں۔

۱۰۔ قصائد قاسمی ص۲۶ میں ہے کہ

تیرا سایہ ہو جس پر اس پر ہو اللہ کا سایہ
خدا راضی ہو تو راضی ہو تنہا جس مسلماں سے
مدد کر غوث اعظم بے کسوں ہم سے غریبوں کی
چھوڑا لے غیر تیرے کون دست نفس و شیطاں سے

Marfat.com

خبر لینا ہماری اے شہ دنیا ودیں جلدی
کہ ہیگا بر سرِ کیں نفس اس ننگِ غلاماں سے
پکڑنا ہاتھ میرا شمع نورِ احمدی جلدی
کہ رہ ملتا نہیں مقصود کا ظلماتِ عصیاں سے

۱۰۔ مولوی ضیاء الدین رامپوری حافظ محمد ضامن صاحب کو لکھتے ہیں۔

" سنا ہے کہ طوفان کی شدت کے وقت جس کی تھوڑی دیر بعد سکون کے آثار کے آثار پیدا ہوئے۔ حکیم ضیاء الدین صاحب یا کسی دوسرے شخص نے عالم رویا یا واقعہ میں دیکھا تھا کہ متلاطم سمندر میں ایک جانب اعلیٰ حضرت حاجی صاحب (امداد اللہ صاحب) اور دوسری جانب حضرت حافظ صاحب جہاز کو کندھے پر رکھے ہوئے آگے کو دھکیلتے اور موجوں کے تھپیڑوں سے اس کی حفاظت فرماتے جا رہے ہیں اور کہتے ہیں گھبراؤ نہیں۔ (تذکرۃ الرشید ۲ ۱)

۱۱۔ " تذکرۃ الرشید جلد اوّل ۱۱۵ میں ہے۔ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی لکھتے ہیں کہ

یا مرشدی یا مولٰی یا مفزعی
یا ملجائی فی مبدئی ومعادی
ارحم علیّ ایا غیاث فلیس لی
کھف سوی جلیکوا من ناد
فانما لا نام بکو دانی ھائم
فانظر الی برحمۃ یا ھادی
یا سیدی للہ شیئا انہ
انتم لی الجدی وانی جادی

Marfat.com

دوش وقت سحر از غصہ نجاتم دادند

واندراں ظلمت شب آب حیاتم دادند

کیمیائیست عجب بندگی پیر مغاں

خاک او گشتم وچندیں درجاتم دادند

امداد المشتاق مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی و مولوی مشتاق احمد ص۱۱۶ میں ہے کہ حاجی امداد اللہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ اپنے پیر حضرت خواجہ نور محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے متعلق رقم طراز ہیں:

تم ہو اے نورِ محمد خاصِ محبوبِ خدا

ہند میں ہو نائب حضرت محمد مصطفیٰ

تم مددگار مدد امداد کو پھر خوف کیا

عشق کی پیر سنکے باتیں کانپتے ہیں دست و پا

اے شہ نورِ محمد وقت ہے امداد کا

اسرار دنیا میں ہے ازبس تمہاری ذات کا

تم سوا اوروں سے ہرگز کچھ نہیں ہے التجا

بلکہ دن محشر کے بھی جس وقت قاضی ہو خدا

آپ کا دامن پکڑ کر یہ کہوں گا برملا

اے شہ نورِ محمد وقت ہے امداد کا

۱۲۔ حاجی امداد اللہ صاحب جو تمام اکابر دیوبندیہ کے پیر و مرشد ہیں تحریر فرماتے ہیں۔

مناجات

اے رسولِ کبریا فریاد ہے　　یا محمد مصطفیٰ فریاد ہے

سخت مشکل میں پھنسا ہوں آجکل　　اے میرے مشکل کشا فریاد ہے

Marfat.com

سخت مشکل میں پھنسا ہوں آجکل | اے مرے مشکل کشا فریاد ہے
گردن وپا سے مرے زنجیر و طوق | یا نبی کیجئے جدا فریاد ہے
قید غم سے اب چھڑا دیجئے مجھے | یا شہ ہر دو سرا فریاد ہے
یا نبی احمد کو واپس لو بلا | اس نے صبح و مسا فریاد ہے

(نالۂ امداد غریب مثا)

۱۴۔ جناب حاجی امداد اللہ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

کرو روئے منور سے مری آنکھوں کو نورانی
مجھے فرقت کی ظلمت سے بچاؤ یا رسول اللہ
اگرچہ نیک ہوں یا بد تمہارا ہو چکا ہوں میں
بس اب چاہو ہنساؤ یا رلاؤ یا رسول اللہ
پھنسا ہوں بے طرح گرداب غم میں نا خدا ہو کر
مری کشتی کنارے پر لگاؤ یا رسول اللہ
جہاز امت کا حق نے کردیا ہے آپکے ہاتھوں
بس اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یا رسول اللہ
پھنسا کر اپنے دام عشق میں امداد عاجز کو
بس اب قید دو عالم سے چھڑاؤ یا رسول اللہ

۱۵۔ یہی حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ضیاء القلوب مطبوعہ راشد کمپنی صـ۳۶ پر لکھا ہے۔

• آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صورت مثالیہ کا تصور کر کے درود شریف پڑھے اور داہنی طرف یا رحمٰن اور بائیں طرف یا محمد اور دل میں یا رسول اللہ ایک ہزار بار پڑھے انشاء اللہ بیداری یا خواب میں

Marfat.com

زیارت ہوئی ۔"

ف : معلوم ہوا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو حرفِ ندار سے پکارنا شرک نہیں بلکہ اس مبارک ندار سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو زیارت نصیب ہوتی ہے ۔

۱۷ - مولوی زکریا سہارنپوری نے لکھا ہے ۔

" علامہ سخاوی ، ابوبکر بن محمد سے نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر بن مجاہدؒ کے پاس تھا کہ اتنے میں شیخ المشائخ حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ آئے ، ان کو دیکھ کر ابوبکر بن مجاہدؒ کھڑے ہو گئے ۔ اُن سے معانقہ کیا ، ان کی پیشانی کو بوسہ دیا ۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ میرے سردار آپ شبلیؒ کے ساتھ یہ معاملہ کرتے ہیں حالانکہ آپ اور سارے علماءِ بغداد یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ مجنون ہیں ۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے وہی کیا کہ جو حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا ۔ پھر انہوں نے اپنا خواب بتایا کہ مجھے حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی کہ حضورؐ کی خدمت میں شبلیؒ حاضر ہوئے ۔ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور میرے استفسار پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ آخر سورۃ تک پڑھتا ہے اور اس کے بعد مجھ پر درود پڑھتا ہے ۔ ایک اور روایت میں ہے کہ جب بھی فرض نماز پڑھتا ہے اس کے بعد یہ آیت شریفہ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ پڑھتا ہے اور اس کے بعد تین مرتبہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ پڑھتا ہے ۔ ابوبکرؒ کہتے ہیں کہ اس خواب کے بعد جب شبلیؒ آئے تو میں نے

Marfat.com

یا رسول اللہ کا وظیفہ ضروری ورد ہے۔

۹۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ تیرے پاس جنتی آئیں گے یہ ما فی الغد یعنی کل کیا ہوگا یہ اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جیسے بتایا ویسے ہوا اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنا خاص علم اپنے محبوبوں کو بتاتا ہے جیسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو شبلی قدس سرہ کے جانے کا علم تھا او آپ نے اپنے ولی کو بتایا۔ تفصیل فقیر کی کتاب نورالہدیٰ میں ہے۔

۱۰۔ بعض اوراد و وظائف ایسے بھی ہیں جن سے زیارت نبوی ہوتی ہے جو اوراد و وظائف شرک وبدعت کہتا ہے سمجھئے وہ کون ہوگا۔

مخالفین کے فتاویٰ شرک

اس موضوع پر مزید بھی بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے بطور نمونہ ہم نے مختصراً عرض کر دیا ہے لیکن دور حاضرہ کے موحدین کے فتاویٰ پڑھئے وہ ہمیں یا ہمارے اسلاف اور ہمارے دلائل کے باوجود کیا کہتے ہیں۔ نمونے کے چند حوالے آپ بھی پڑھیئے۔

۱۔ تذکیر الاخوان مصنفہ اسمٰعیل صاحب دہلوی صفحہ ۳۲۴ میں ہے کہ:

۱۔ تجھ سوا مانگے جو غیروں سے مدد فی الحقیقت ہے وہی مشرک اشد
دوسرا اُس سا نہیں دنیا میں بد ہے گلے میں اس کے حبل من مسد
سب سے اُس پر لعنت و پھٹکار ہے

۲۔ تذکیر الاخوان مصنفہ مذکورہ بالا صفحہ ۸۳ میں ہے کہ:
"مردوں سے حاجتیں مانگنا اور اُن کی منتیں ماننا کفار کی راہ ہے"

ف: یہ تھے مرکزی موحد بالاکوٹ میں شہید کہلانے والے جنہیں دیوبندی،

Marfat.com

وہابی - مودودی اور ان کے جملہ ہمنوا نے مسلّم امام و پیشوا مانا ہے۔

۳۔ تقویۃ الایمان ص۵ میں مصنف مذکور نے لکھا کہ:۔

"سننا چاہیئے کہ اکثر لوگ پیروں کو اور پیغمبروں کو اماموں کو اور شہیدوں کو اور فرشتوں کو اور پریوں کو مشکل کے وقت پکارتے ہیں اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں سو وہ شرک میں گرفتار ہیں۔

ف: بتائیے مذکورہ بالا فتوٰی کہاں کہاں تک لاگو ہوا یہ صرف بریلویوں پر یا صحابہ کرام بلکہ نبی علیہ السلام سے لے کر ان کے جملہ پیشوایان مذہب پر بھی۔ سوچکر جواب دیجیے۔

۴۔ جواہر القرآن مصنفہ مولوی غلام خان صاحب راولپنڈی ص۱۲۲ میں لکھا کہ:۔

سوال:۔ اگر انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام و ملائکہ کو غائبانہ حاجات میں متصرف فی الامور بالعرض بھی نہ مانا جائے بلکہ اللہ جل شانہٗ کے دربار میں سفارشی سمجھ کر پکارا جائے تو کیا یہ بھی شرک ہے؟

جواب:۔ یہ بھی شرک ہے۔ مکّہ کے مشرک اپنے معبودوں کو سفارشی سمجھ کر ہی پکارتے تھے۔

ف: یہ تھے موحدین جماعت کے موہابی شیخ القرآن جس کا خاتمہ ہوا تو .... لیکن مفتی ایسے کہ امت بلکہ نبی شفیق صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک مشرکین مکّہ کے ساتھ جا ملایا۔

۵۔ تقویۃ الایمان ص۵ میں اسمٰعیل دہلوی نے لکھا کہ:۔

"سننا چاہیئے کہ اکثر لوگ پیروں کو اور پیغمبروں کو اور اماموں کو اور شہیدوں کو اور فرشتوں کو اور پریوں کو مشکل کے وقت پکارتے ہیں اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں سو وہ شرک میں گرفتار ہیں۔"

Marfat.com

ف: پریوں میں نداء میں ملانے کا لطیفہ خوب ہے۔ نا معلوم ان صاحبان نے کب سے انبیاء واولیاء اور پریوں کو ہم پلّہ بنایا۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

۶۔ جواہر القرآن مصنف مذکور ص۱۴۶ میں لکھتے ہیں:۔

"شرک فی الدعاء غائبانہ حاجات میں کسی پیر و پیغمبر کو پکارنا کفر و شرک ہے۔ یہی شرک مشرکین مکہ میں تھا اور ہر پیغمبر کے زمانے میں ہوتا رہا۔"

تبصرہ اویسی

دیوبندیوں وہابیوں کے نزدیک نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو تو تمام انبیاء و رسل کا علم نہ تھا اور مولوی غلام خاں صاحب کو تمام انبیاء کے ہر اُمتی کے اقوال و افعال کی خبر ہے جو مذکورہ بالا عبارت سے بیّن ہے۔

ف: اس کا مطلب یہ ہُوا کہ یہ یا باآدم علیہ السلام سے لے کر رہتی دُنیا تک تمام انبیاء و اولیاء اور صلحاء مشرکینِ مکہ کی طرح ہوئے اور خود پکے موحد۔ تفصیل "ابلیس تا دیوبند" میں دیکھئے۔

۷۔ تقویۃ الایمان ص۱۰ میں ہے کہ:

"جو کوئی کسی کا نام اُٹھتے بیٹھتے لیا کرے اور دور و نزدیک سے پکارا کرے اور بلا کے مقابلے میں اس کی دُہائی دیوے اور دشمن پر اس کا نام لے کر حملہ کرے اور اس کے نام کا ختم پڑھے یا شغل کرے یا اس کی صورت کا خیال باندھے اور یوں باندھے کہ جب میں اس کا نام لیتا ہوں زبان سے یا دل سے یا اس کی صورت کا یا اس کی قبر کا خیال باندھتا ہوں تو وہیں اس کو خبر ہو جاتی ہے اور اس سے میری کوئی بات چھپی نہیں رہتی اور جو مجھ پر احوال گذرتے ہیں جیسے

Marfat.com

بیماری و تندرستی وکشائش وتنگی مرنا وجینا غم وخوشی سب کی ہر وقت اُسے خبر ہے اور جو بات میرے منہ سے نکلتی ہے وہ سب سن لیتا ہے اور جو خیال و وہم میرے دل میں گذرتا ہے وہ سب سے واقف ہے سوان باتوں سے شرک ہو جاتا ہے اور اس قسم کی باتیں سب شرک ہیں خواہ یہ عقیدہ انبیاء و اولیاء سے رکھے چشتی قادری نقشبندی سہروردی رفاعی یہ سب فرقے یہود کی طرح ہیں۔

انصاف اے انصاف والو! یہ فتاویٰ پڑھ کر بتلائیے کہ دنیا میں کون باقی رہ گیا جسے مسلمان کہا جا سکے؟

مخالفین کا ہیر پھیر پڑھیئے! یہ تھے ہمارے دلائل قاہرہ و براہین باہرہ اب مخالفین کے فتاویٰ پڑھئے وہ ہمارے لئے تو اسے شرک سے تعبیر کرتے ہیں اور کبھی گمراہی اور کبھی فسق اور کبھی گناہ کبیرہ وغیرہ وغیرہ اور اپنے اور اپنوں کے لئے جائز۔ اسے کہتے ہیں ایمان کا تزلزل ورنہ سیدھی بات ہے کہ صاف لکھ دیں کہ یہ کفر ہے یا گناہ۔ یا جائز یا ناجائز۔

فتاویٰ گنگوہی ص ۱۵ ج ۳ میں سوال تھا پڑھنا اُن اشعار کا جن میں استعانت لغیر اللہ ہو کیسا ہے مثلاً یہ شعر ؎

یارسول اللہ انظر حالنا   یا نبی اللہ اسمع قالنا
انی فی بحر ھم مغرق   خذ یدی سہل لنا اشکالنا

شاید اشعار مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی و مولانا محمد قاسم کے بھی متضمن اشعار استمداد یہ ہیں پس یہ اشعار جائز ہیں یا شرک اور ان کے مصنفوں کے حق میں کیا کہا جائے ان اشعار کا پڑھنا اس ملک میں بہت رائج ہے ان کے بحث کرنیوالے

Marfat.com

کو منکر حضرت صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم بتلاتے ہیں مساجد اور خانقاہوں میں رد برد علما و مشائخ کے پڑھے جاتے ہیں کوئی عالم یا شیخ کہ بعض حضرات اُن میں خوش عقیدہ دیندار بھی ہوتے ہیں کچھ تعرض نہیں کرتا۔ ملخصاً سوال کے مضامین کا خلاصہ یہ ہے۔

۱۔ استعانت بغیر اللہ یعنے غیر خدا سے مدد مانگنا۔

۲۔ ان اشعار میں یہ کہ یا رسول اللہ حضور ہمارے حال پر نظر فرمائیں یا نبی اللہ حضور ہماری عرض سنیں ہماری دستگیری فرمائیں ہماری مشکلیں آسان فرمائیں۔

۳۔ ان اشعار کا عام مجالس و مجامع میں پڑھنے کا رواج کثیر ہونا کسی عالم کا انکار نہ کرنا۔

۴۔ عام مسلمین کا اُن کو عین دین سمجھنا بحث کرنے والوں کو رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا منکر جاننا۔

اُن کے متعلق گنگوہی کا جواب سنیئے :۔

"ندا غیر اللہ کو کرنا دور سے شرک حقیقی جب ہوتا ہے کہ اُن کو عالم سامع مستقل عقیدہ کرے اشعار بزرگان فی حد ذاتہ نہ شرک نہ معصیت ہاں بوجہ موہم ہونیکے مجامع میں کہنا کہ ہے کہ عوام کو ضرر ہے اور فی حد ذاتہ ایہام بھی ہے لہذا نہ ایسے اشعار کا پڑھنا مؤلف پر طعن ہو سکتا ہے اور کراہت موہم ہونے کی بوجہ غلبۂ محبت متغیر ہو جاتی ہے مگر ایسی طرح پڑھنا کہ عوام کا ہو بندہ پسند نہیں کرتا گو اس کو معصیت بھی نہیں کہہ سکتا۔"

فتاویٰ مذکورہ سے یہ احکام ثابت ہوئے :۔

۱۔ ان اشعار میں خود نہ شرک نہ گناہ نہ ان کے مصنفوں پر کچھ نہیں۔

۲۔ ان کا پڑھنا شعب ہے۔

Marfat.com

۳۔ موہم ضرور ہیں اس سبب سے مجمع میں کراہت ہے مگر غلبۂ محبت سے جائز ہے۔

۴۔ ان سے عوام کو ضرر ہے اس لئے مجمع میں پڑھنا مجھے پسند نہیں مگر اکیلا پڑھنا جائز ہے۔ (گول مول)

غور کیجئے یہاں جوانیوں کے نام اپنوں کے کام تھے کیا ہتھیار ڈالے ہیں کہ :۔

۱۔ غیر خدا کو دفع مصیبت کے لئے پکارنا جیسا کہ اشعار سے واضح ہے۔

۲۔ خود غیر خدا سے کہنا کہ ہماری دستگیری کرو ہماری مشکلیں آسان کرو شرک و کفر درکنار خود مکروہ تنزیہی بھی نہیں۔

۳۔ صرف مجمع میں بخیال عوام کراہت ہے اُسے بھی غلبۂ محبت کی خوبی نے دبا دیا۔

۴۔ اگرچہ رواج کی کثرت اور بزعم خود فساد عقیدۂ عوام کی وہ حالت جو سائل نے لکھی کہ بحث کرنے والے کو کافر جانتے ہیں پھر بھی مجمع عوام میں پڑھنا معصیت تک نہیں ہو سکتا۔ ذیل میں ہم گنگوہی کے فتاویٰ رشیدیہ کا خلاصہ تناقض کے الفاظ سے چند تناقض نقل کرتے ہیں تناقض ۱ :۔ ص ۳۱ ج ۱ مشابہ بالشرک ہے کہ غیر اللہ تعالےٰ سے طلب حاجات ہے معصیت سے خالی نہ ہوگا۔

تناقض ۲ :۔ ایضاً بعد چار سطر موہم الفاظ کا پڑھنا معصیت ہے۔

تناقض ۳ :۔ ص ۲۲ :۔ اگر عالم الغیب و متصرف مستقل جان کر کہتا ہے تو خود شرک محض ہے اور جو یہ عقیدہ نہیں تو بھی ناجائز ہے۔

تناقض ۴ :۔ ایضاً بعد یک سطر جو لفظ موہم معنی شرک ہو اس کا بولنا بھی ناروا ہے لقولہ تعالےٰ لا تقولوا راعنا صحابہ کی نیت میں معنی قبیح نہ تھے مگر بسبب مشابہت اور موہم معنی قبیح کے ممنوع ہوں گے پھر عوام اس سے شرک گناہ میں مبتلا

Marfat.com

ہوتے ہیں۔

تناقص ۵:۔ ص۱۱۵ ، ندائے غیر بدون عقیدہ شرکیہ گناہ ہے اُسے فتوے میں براہ کمال چالاکی وہ الفاظ کہ ہماری دستگیری کرو ہماری مشکلیں آسان کرو اڑا کر صرف ندائے غیر رکھی اور اُسے بے عقیدہ شرکیہ خالص مباح بتایا اور دل میں یہ کہ یوں بھی گناہ ہے۔

تناقص ۶:۔ ص۸۵ ۔ یہم شرک ہیں منع ہیں۔

تناقص ۷:۔ حصہ ۳ ص۹ ، درست نہیں کہ ظاہر اس کا موہم شرک کا ہے۔

تناقص ۸:۔ ص۳۴/۳ ، ممنوع ست سم قاتل بعوام سپردن ست کہ صدہا مردم بفساد عقیدہ شرکیہ مبتلا شوند و موجب ہلاکت ایشان گردد یہ مسلمانوں کو زہر قاتل دینا وہاں کیسے ٹھنڈے جی سے حلال کیا۔

تناقص ۹:۔ پھر بھی یہاں تک تو یہی الفاظ تھے کہ منع ہے کفر نہیں معصیت ناجائز ناروا گناہ منع ہے درست نہیں کہ مکروہ تحریمی تک صادق آتے تھے آگے چل کر خاص حرام ہو گیا۔

حصہ ا ص۱۱۱ چونکہ بظاہر موہم شرک ہیں اسی لئے پکارنے والے عوام میں گنہگار ہوتے ہیں لہٰذا پڑھنا ان کا حرام ہے۔

تناقص ۱۰ ج۳ ص۱۸ ، میں فساد عقیدہ عوام اور اپنے اوپر سے تہمت شرک دور رکھنا یہ کہ اس پہلے استفتاء کا دوبارہ پھر کہا کہ مجھ کو بصراحت معلوم نہ ہوا کہ آپ نے کیا ارشاد کیا اُس کا ص۱۸ پر پھر یہ جواب دیا۔ کہ فساد عقیدہ کا احتمال بھی ہو تو مجمع میں پڑھنا فسق اور اوپر اسی سوال کے جواب میں احتمال درکنار وہ کچھ فساد موجود دیکھ کر بھی یہ تھا کہ بندہ معصیت نہیں کہہ سکتا یعنی گناہ تو نہیں مگر فسق ضرور ہے حافظہ نباشد۔

تناقص ۱۱ ، اب حرام سے بھی اونچے چل کر بدعت و ضلال و اضلال لیتے ہیں۔

Marfat.com

حصہ ا صا۸ ؛ اگرچہ بتاویل صحیح شرک نہیں مگر منجر بشرک اور باعث فساد عقیدہ عوام ہے تو یہ امر بھی بدعت و اضلال و گناہ سے خالی نہیں ۔

تناقض ۱۲ :۔ وہ تو خالی نہیں سے ہی چلتے ہیں آگے چل کر کھلتے ہیں اول گناہ میں بھی اتنا ہی کہا تھا کہ معصیت سے خالی نہ ہوگا ۔ رفتہ رفتہ حرام ہوگیا یہاں سے بھی دیکھئے درود تاج شریف میں جو حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دافع البلا کہا اس پر یہ غیظ ہے ۔ حصہ ۲ صہ ۴۲ ۔ ساختن بدعت بدعت ضلالت ست سبحان اللہ یہ کہنا کہ یا رسول اللہ حضور ہماری مشکلیں آسان فرمائیں ۔ مباح خالص اور یہ کہنا کہ حضور دافع البلا ہیں بددینی وگمراہی ۔

تناقض ۱۳ :۔ اب بدعت سے بھی بڑھ کر خاص اندر کے دل کی کھلتی ہے شرک وکفر کی ڈھلتی ہے ، حصہ ۲ صہ ۹۲ صاحب قبر سے کہو کہ تم میرا کام کردو یہ شرک ہے خواہ قبر کے پاس کہے خواہ دور ۔

تناقض ۱۴ : صہ ۱۳۰ ؛ اس طور دعا کرنا کہ اے صاحب قبر میرا کام کردے یہ حرام اور شرک بالاتفاق ہے ۔

تناقض ۱۵ ؛ صہ ۱۹/۲ وہ استعانت جو کفر ہے وہ یہ ہے کہ تم میرا کام کردو سہل لنا اشکالنا میں یہی تو تھا مگر وہاں اپنوں کے نام سوال میں شامل تھے وہ کفر حلال و مباح ہوگیا ۔

تناقض ۱۶ ۔ صہ ۴۲/۳ کہ لفظ صنم یا بت یا آشوب ترک یا فتنۂ عرب کہکر لہذا یہاں گنگوہی جولانیاں دیکھئے الفاظ قبیحہ کہنے والا معنی حقیقیہ ظاہرہ مراد نہیں رکھتا بلکہ معنی مجازی مقصود لیتا ہے مگر ایہام گستاخی سے خالی نہیں اور آخر حکم یہ جڑا کہ پس ان کا بکنا کفر ملاحظہ ہو وہی ایہام وہاں بھی ہے تو یہاں بھی ہے عوام کی مجلسوں میں بھی اُسے پڑھنے میں حرج کیا ہے لیکن اپنوں کی محبت نے کرامت

Marfat.com

تک کھودی نفی یہ یوں کہ انہوں کا قدم درمیان تھا یہاں وہی ایہام کا لفظ نہ بیٹھے
عوام بلکہ سرے سے کہنا ہی کفر ہوگیا غلبۂ محبت نے بھی کام نہ دیا یوں کہ یہ نعت
گویوں کا معاملہ تھا غرض کفر و شرک و حرام سب اپنے گھر کے ہیں اُسی بات پر اپنوں
کو معصیت سے بھی بچا لیا اُسی پر اوروں کے لئے معصیت چھوڑ کر کفر ہتھیا دیا مگر قرآن
عظیم سے نہ سُنا۔

اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ۔

کیا تمہارے کافر کچھ ان سے بھلے ہیں کہ ان پر جو حکم ہو اُن پر نہ ہو یا
تمہارے لئے کتابوں میں آزادی لکھی ہے کہ تمہاروں کو کفر بھی حلال
آپ نے دیکھا ناقص ایسے ہوتے ہیں اور وہ بھی غلطی سے نہیں بلکہ کمال بددیانتی
سے کہ اپنوں کی خاطر یقولون بافواھہم مالیس فی قلوبھم
جو ہم نے کہا اور پڑھا وہ تو ہوا شرک اور مشرکین مکہ کی سنت

بہر حال اور پھر وہی انہوں نے کہا پڑھا وہ ہوگیا اسلام اور توحید۔ اب انصاف
ناظرین کے : تھ میں ہے ذرا خوفِ خدا مدِّ نظر رکھ کر جواب سوچیئے۔

لطیفہ ایک صاحب جو ایسی مسجد میں نماز پڑھنے کے مخالف تھے جس میں
یا اللہ، یا محمد لکھا ہو۔ ایک ایسی بس میں سفر کر رہے تھے جس کے اندر
سامنے کے حصے پر نمایاں حروف میں لکھا تھا۔

یا اللہ ———— یا محمد

ان کے ایک واقف حال نے اُن سے کہا کہ جناب! آپ کو تو ایسی بس میں
بھی سفر نہیں کرنا چاہیئے تھے۔ جس میں یا اللہ یا محمد لکھا ہوا ہے۔ وہ
صاحب جواب کیا دیتے کھسیانے سے ہو کر خاموش رہ گئے۔

Marfat.com

ثبوت ندا از غیر مقلدین

حافظ محمد لکھوی (سردار اہل حدیث) بھی اولیاء اللہ کے بحکم خدا مدد کرنے کی زینت الاسلام جلد اول ص۲۶ میں بدیں الفاظ تائید کرتے ہیں ۔

جے تنگی ترشی رب دنجاون چاہے آپ کدائیے
روح ولیاں دے مدد بھیجے کجھ تعجب نا ہیں

نیز حصن حصین میں بروایت عتبہ بن نزوان بحوالہ طبرانی بزاز وابن ابی شیبہ وغیرہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

"جب تمہیں کوئی مصیبت پہنچے اور وہاں کوئی امداد کنندہ نہ ہو تو کہو
یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَغِیْثُوْنِیْ اَغِیْثُوْنِیْ یعنی اے اللہ کے بندو بحکم
خدا میری مدد کرو"۔

اسی اصول کے مطابق خدا تعالےٰ ہی کو حاجت روا سمجھتے ہوئے اولیاء اللہ سے توسل اختیار کرتے وقت ؎

غوث الاعظم بمن بے سروساماں مدد ے
نورِ ایماں مدد ے سید جیلاں مدد ے

بگرداب بلا افتادہ کشتی
مدد کن یا معین الدین چشتی

کہنا بھی جائز ہوگا ۔

۲۔ جب نواب صدیق حسن خان مرحوم بھوپالی (غیر مقلد) کا مولوی عبدالحی صاحب مرحوم لکھنوی نے ناک میں دم بند کیا تو اس نے بھی اپنے استاذ مُلا شوکانی اور علامہ ابن قیم سے ندا کرکے استمداد کی ؎

زمرہ رائے درافتادہ براصحاب سنن

Marfat.com

ابنِ تیمیہ مدد سے ۔ قاضی شوکاں مدد سے (نفح الطیب)

۳۔ علامہ وحید الزماں شارحِ صحاح ستہ پیشوائے اہلِ حدیث نے بھی عقائد الحدیث مطبوعہ میور پریس دہلی کے ص۲۳ پر اس کے جواز کا اس طرح فتویٰ دیا۔

اَلنِّدَاءُ فَتَجُوَّزُ لِغَیْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی مُطْلَقاً سَوَاءٌ کَانَ حَیّاً اَوْ مَیِّتاً ۔

یعنی ندائے بغیر اللہ زندہ اور مردہ دونوں کے لئے مطلقاً جائز ہے

مذہبی دھاندلی یا غضب لم یزلی : آج کل یا رسول اللہ یا علی یا غوث جیسے نعروں پر مخالفین کی جنگ زوروں پر ہے لیکن افسوس کہ خود "گاندھی" جیسے منحوس کا فردِ مشرک کو یا گاندھی سلام علیک جیسے نعرے نہ صرف جائز بلکہ تعلیمی نصاب میں شامل کئے اسے اہلِ اسلام مذہبی دھاندلی سے تعبیر کریں یا غضب لم یزلی تصور فرمائیں ۔

گاندھی کی دہائی : ہندو پاکستان کا وہ کون سا باخبر مسلمان ہے جو مشرک اور نجس گاندھی کی عیاری و مکاری اور اسلام و پاکستان دشمنی سے آگاہ نہیں مگر برادرانِ اسلام یہ سن کر حیران ہوں گے کہ اسی مشرک گاندھی کی "عظمت و بزرگی اور قیادت و سیادت" کا سعودی عرب میں ڈھنڈورا پیٹا گیا اور گاندھی کی سوانح حیات وہاں کے نصابِ تعلیم میں داخل کر دی گئی۔

چنانچہ "القراءۃ الاعدادیۃ" (کتاب) سعودی عرب (مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ) کے مدارس میں پڑھائی جاتی ۔ اور چوتھی جماعت کے کورس میں شامل کی گئی ہے اس کتاب پر مدینہ منورہ کے کتب خانہ کی مہر چسپاں ہے جو اس بارہ کی واضح دلیل ہے کہ یہ کتاب حکومت سعودی عرب کی اجازت و مرضی سے وہاں پر کھلم کھلا

Marfat.com

فروخت ہوتی اور پڑھائی جاتی

بڑے سائز کی اس کتاب کے صفحہ ۲۱۳ پر گاندھی کی تصویر ہے اور ۲۱۳ سے ۲۳۶ تک چوبیس صفحات پر گاندھی کی سوانح حیات پھیلی ہوئی ہے ۔ چند اقتباسات ملاحظہ ہوں :-

● شیخ غاندی (گاندھی) کی عمر ساٹھ برس سے زیادہ ہے وہ ضعیف ونحیف ہے اور اس کے بدن پر اس کے ہاتھ کا بنا ہوا کپڑا ہے ۔ اس کے ساتھ ایک چرخہ ہے اور اس کے پہلو میں بکری ہے جس کا وہ دودھ پیتا ہے ۔ (القراءۃ الاعدادیہ ص ۲۱۳)

● جب شام ہوتی گاندھی اپنی ماں کے ساتھ یہ دعا مانگتا ۔" اے اللہ ! تو نے مجھے قلب عطا فرمایا ہے جو خیر ہے شر پسند نہیں کرتا ۔ طاہر و ستھرا ہے مکر کا ارتکاب نہیں کرتا ۔ مؤمن نیکوکار ہے کفر کو پہچانتا نہیں ۔ اے اللہ ! میں تیری نعمت پر راضی ہوں ، تیری حکمت مجھ سے راضی ہو اور تیری رحمت مجھے ڈھانپ لے " ص ۲۱۶

● " گاندھی اپنے اہل وطن کے لیے روتا کہ کیا کرے کیوں کہ اس کی امت جاہل وفقیر ہے " (ص ۲۲۱)

● " گاندھی نے اچھوتوں کو انسانیت کا مقام دلایا ۔ اگر گاندھی کا انسانیت پر اس کے سوا اور کوئی احسان نہ ہوتا تو پھر بھی واجب تھا کہ وہ " ہمیشہ رہنے والوں سے ہوتا " ۔ (ص ۲۳۱)

● انگریز ہندوستان کے ہندوؤں اور مسلمانوں میں عداوت کی آگ بھڑکاتا تھا اور سمجھتا تھا کہ ان کے درمیان سے یہ عداوت کبھی زائل نہ ہو سکے گی مگر گاندھی آیا تو اس نے چند ہی سالوں میں آزادی و وطنیت کی بنیاد پر ہندوؤں اور مسلمانوں کو بھائی بھائی بنا دیا " ابوالہند " گاندھی کا لقب حق ہے ۔ (ص ۲۳۳)

Marfat.com

یا گاندھی سلام علیک :

وَنَادَی الْمَشْرِقَ الْاَقْصٰی ۔۔۔ فَلَبَّاہُ مِنَ اللَّحْدِ

مشرق اقصیٰ کو اس نے پکارا تو اہلِ قبور نے بھی لبیک کہا۔

وَجَاءَ الْاَنْفُسُ الْمَرْضٰی ۔۔۔ فَدَوَاھَا مِنَ الْحِقْدِ

بیمار نفس آئے تو گاندھی نے ان کے سینہ کا علاج کیا (ص ۲۳ تا ص ۱۳۴)

بعد ازیں گاندھی کو حرف ندا کے ساتھ خطاب کر کے بدیں الفاظ سلام کہا گیا ہے

سَلَامُ النِّیْلِ یَا غَانْدِیْ ۔۔۔ وَھٰذَا الزَّھْرُ مِنْ عِنْدِیْ

اے گاندھی " نیل کا سلام قبول ہو اور میری طرف سے یہ تحفہ

سَلَامٌ حَالِبَ الشَّاۃِ ۔۔۔ سَلَامٌ غَازِلَ الْبُرْدِ

بکری کا دودھ دوہنے والے سلام ہو چادریں بننے والے سلام ہو۔

وَمَنْ صَدَّ عَنِ الْمِلْحِ ۔۔۔ وَلَمْ یُقْبِلْ عَلَی الشَّھْدِ

وہ کہ جس نے نمک ترک کیا اور شہد کی طرف توجہ نہ کی۔

وَمَنْ یَرْکَبُ سَاقَیْہِ ۔۔۔ مِنَ الْھِنْدِ اِلَی السِّنْدِ

اور وہ کہ جس نے ہند سے سندھ تک پنڈلیوں پر سواری کی۔

سَلَامٌ کُلَّمَا صَلَّیْتَ ۔۔۔ عُرْیَانًا وَفِی اللِّبْدِ

سلام ہو جب تو برہنگی کی حالت میں اور نمدے میں نماز پڑھے۔

وَزَاوِیَۃِ السِّجْنِ ۔۔۔ وَفِیْ سِلْسِلَۃِ الْقَیْدِ

اور جب جیل کے گوشہ میں ہو اور قید کی زنجیر میں (القراۃ الاعدادیہ ص ۲۳۶)

جس (سعودی) حکومت کے مذہب میں ایک صادق الایمان مخلص مسلمان محض " یا رسول اللہ " پکارنے پر مشرک و واجب القتل قرار پاتا ہے اور جس

Marfat.com

نے اسی توہم شرک میں جلیل القدر صحابۂ کرام واہل بیت (علیہم الرضوان) کے
مزاراتِ شریفہ بوران سے متصل مساجد تک کو مساجد تک کو شہید کردیا۔ نا معلوم
وہ حکومت ایک نسلاً بطناً کا فرد خالص مشرک و کفار و مشرکین کے "باپو" کا
ایسا پراپیگنڈا کیوں؟ پھر ہم یارسول اللہ، یاغوث، یاعلی کہیں تو گردن زدنی
اور مشرک اور وہ ایک پلید اور مشرک گاندھی کو غائبانہ پکاریں تو عین توحید۔
ہمیں سعودی عرب کے حکام کو کیا کہنا ہے نہ ان سے ہمارا کوئی واسطہ ہے
ہماری اپنے مسلمان بھائیوں سے گذارش ہے کہ تمہارے ملک کے وہ ملا وہابی
دیوبندی جو "یا رسول اللہ" کہنے پر تمہارے نکاح ٹوٹ جانے کا فتویٰ دیتے ہیں ان
کو نجدی پرستی میں یہ فتویٰ کیوں بھول گیا؟ ذرا اس کی ان سے وضاحت کر کے
آگاہی بخشیئے۔

باب نمبر ۵

ہم ندا اولیاء اللہ میں بھی وہی کہتے ہیں جو پہلے عرض کر چکے ہیں۔ یہاں
مختصراً اس بحث کو بھی لکھتے ہیں۔

ندا مخصوص با ولیاء اللہ

اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالےٰ نے انبیاء و اولیاء کو حاضر و ناظر ہونے کی
صفت عطا فرمائی ہے کہ وہ ہر ایک کی پکار اور ندا کو سن لیتے ہیں۔ چنانچہ حدیث قدسی
میں ہے۔

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان اللہ قال من عادی لی ولیا فقد آذنتہ بالحرب وما

Marfat.com

تقرب الیّ عبدی بشیٔ احب الیّ مما افترضت علیہ وما یزال عبدی یتقرب الیّ بالنوافل حتی احببتہ فکنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا وان سألنی لاعطینہ (رواہ البخاری)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے جو شخص میرے ولی کا دشمن ہے میں اس کے مقابلے میں اعلان جنگ کر دیتا ہوں اور میرے بندے نے اس فرض کے ادا کرنے سے جو میں نے اس پر فرض کے ادا کرنے سے جو میں نے اس پر فرض کیا ہے بڑھ کر اور کسی شئے سے جو میرے نزدیک زیادہ عزیز ہے مجھ تک تقرب حاصل کرتا ہے حتیٰ کہ میں اس کو دوست بنا لیتا ہوں اور جب میں اس کو اپنا دوست بنا لیتا ہوں تو پھر میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر مجھ سے مانگتا ہے تو میں اس کو ضرور دیتا ہوں۔
(بخاری ومشکوٰۃ)

فوائد: اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ جب کوئی اللہ تعالےٰ کا بندہ قرب فرائض اور قرب نوافل کے مدارج طے کر لیتا ہے تو وہ اللہ تعالےٰ کا دوست بن جاتا ہے جس کو ولی کہتے ہیں تو پھر اس کا یہ حال ہو جاتا ہے کہ اس کے کان خدا تعالیٰ کی قدرت کا جلوہ بن جاتے ہیں۔ یعنی اس کی قوت سامعہ اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ وہ خدا تعالےٰ کی قوت

Marfat.com

سامعہ کا مظہر ہو جاتا ہے جس طرح خدا کی سمع قریب و بعید سب جگہ سے سنتی ہے اسی طرح ولی اللہ کی قوت سامعہ قریب و بعید سے برابر سنتی ہے۔ اس کی آنکھ میں وہ قوت پیدا ہو جاتی ہے کہ اس کو خدائی آنکھ کہہ سکتے ہیں یعنی دور و نزدیک سے دیکھتی ہے اس کے ہاتھوں میں وہ طاقت ہوتی ہے کہ وہ خدائی ہاتھ ہو جاتے ہیں یعنی دور و نزدیک سے جس چیز کو چاہے پکڑ لیتا ہے اس کے پاؤں خدائی پاؤں بن جاتے ہیں یعنی جہاں چاہے ایک ہی آن میں پہنچ سکتا ہے اس کا نام اصطلاح صوفیہ میں قرب نوافل ہے اس درجہ میں بندہ کا نام برائے نام ہی ہے۔

۲۔ مولانا روم رحمتہ اللہ فرماتے ہیں ۔ ؎

اللہ اللہ گفتہ اللہ میشود   ایں سخن حق است باللہ میشود

یعنی بندہ اللہ کہنے سے شیون الٰہیہ کا مظہر بن جاتا ہے۔ یہ بات حق ہے بخدا پوری ہو جاتی ہے۔

پس جب کوئی شخص ایسے ولی اللہ کو پکارے جو اس صفت سے موصوف ہے تو وہ بالضرور دور سے سن لیگا۔ چنانچہ سینکڑوں واقعات کتب معتبرہ میں موجود ہیں ؎

دست پیر از غائباں کوتاہ نیست

قبضہ اش جز قبضۂ اللہ نیست

ولی اللہ کی شان

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فیوض الحرمین میں ولی مرد کے حال میں ارشاد فرماتے ہیں۔

جبلت نفسہ نفساً قدسیة لا یشغلها شان عن شان ولا یاتی علیہ حال من الاحوال التجرد الی النقطة

Marfat.com

الکلیۃ الا دھو خبیر بھا الان دانما الاتی تفصیل الاجمال۔

ترجمہ:- ولی فرد کا نفس اصل خلقت میں نفس قدسی بنایا جاتا ہے اسے ایک بات دوسری سے مشغول نہیں کرتی یعنی یہ نہیں ہوتا کہ ایک دھیان میں اور طرف کا خیال نہ رہے بلکہ ہر جانب اس کی نگاہ ایک سی رہتی ہے اور اب سے لیکر وقت وصال تک جس قدر احوال اس پر آنے والے ہیں ان سب کی اسے اس وقت خبر ہے وہ جو آئے گا اجمال کی تفصیل ہوگا۔

ف: شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک فرد غلام کے لئے اپنی زندگی بھر کے تمام احوال آئندہ کا اس وقت علم بتا رہے ہیں۔ یہ کتنا بڑا کا شرک ہے۔ کیا آپ نے لوگوں کو شرک کی تعلیم دی؟ نہیں۔ ہرگز نہیں بلکہ ایسی باتیں شرک میں داخل نہیں ہیں۔

۴۔ مولوی اسمعیل دہلوی صراط مستقیم میں تحریر فرماتے ہیں۔

"برآں کشف ارواح وملک ومقامات آنہا وسیر امکنہ زمین و آسمان وجنت ونار واطلاع بر لوح محفوظ شغل دورہ کنند وباستعانت ہماں شغل بہر مقامیکہ از زمین وآسمان وبہشت ودوزخ خواہد متوجہ شدہ بسیر آن مقام احوال آنجا دریافت کنند وبا اہل آن مقام ملاقات سازد"۔

ترجمہ:- اس کو ارواح اور ان کے ملک ومقامات کے کشف اور زمین وآسمان اور بہشت ودوزخ کے مواضع کی سیر اور لوح محفوظ پر آگاہی کا شغل ہوتا ہے اور اس شغل کی مدد سے وہ زمین و

Marfat.com

آسمان اور بہشت و دوزخ کے جس مقام پر چاہتا ہے متوجہ ہو کر اس مقام کی سیر سے وہاں کے احوال دریافت کر لیتا ہے اور وہاں کے رہنے والوں سے ملاقات کرتا ہے۔

۵۔ امام شیخ الاسلام شہاب رملی انصاری رحمۃ اللہ علیہ مجموعہ فتاویٰ میں تحریر فرماتے ہیں۔

سئل عما یقع من العامۃ من قولھم عند الشدائد یاشیخ فلان ونحو ذالک من الاستعانۃ بالانبیاء والمرسلین والصالحین وھل للمشائخ اغاثۃ بعد موتھم ام لا فاجاب بما نصہ ان الاستعانۃ بالانبیاء والمرسلین والاولیاء والعلماء جائزۃ وللانبیاء والرسل والاولیاء والصالحین اغاثۃ بعد موتھم

ترجمہ:۔ عام لوگ جو مصیبتوں کے وقت یا شیخ فلاں وغیرہ کہتے ہیں جس سے انبیاء و مرسلین اور صالحین کے حضور میں فریاد کرنا مقصود ہوتا ہے اس کے متعلق سوال کیا گیا اور پوچھا کہ کیا مشائخ مرنے کے بعد فریاد رسی کر سکتے ہیں یا نہیں؟ تو آپ نے جواب دیا جس کے اصل الفاظ یہ ہیں کہ انبیاء و مرسلین اور اولیاء و علماء کے پاس فریاد کرنا جائز ہے اور انبیاء و مرسلین اور اولیاء و صالحین اپنی موت کے بعد فریاد کو پہنچنے کا حق رکھتے ہیں۔

۵۔ مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بستان المحدثین میں شیخ ابو العباس احمد زروق رحمۃ اللہ علیہ کے یہ شعر نقل فرماتے ہیں۔

Marfat.com

انا لمریدی جامع لشتاتہ — اذا ما سطا جور الزمان بنکبہ

ترجمہ:- میں اپنے مرید کا اس کی پراگندگیوں میں جامع ہوں جبکہ جور زمانہ سختیوں کے ساتھ اس پر حملہ کرے۔

وان کنت فی ضیق وکرب و وحشۃ

فناد بیا زردق آت بسرعۃ

ترجمہ: یعنی اور اگر تو تنگی وسختی اور وحشت میں ہو تو یا زردق کہہ کر پکار میں جلدی آؤنگا

۷۔ علامہ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ لواقع الانوار فی طبقات الاخیار میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"محمد غمری رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مرید بازار میں جا رہا تھا کہ اتفاق سے اس کے گھوڑے کا پاؤں پھسل گیا جس سے وہ مرید گر کر زخمی ہو گیا اس نے باواز بلند پکارا یا سیدی غمری لاحظنی لے میرے سردار محمد غمری مجھ پر نظر عنایت کیجیے۔ آپ اسی وقت تشریف لے آئے اور اس کے بدن پر ہاتھ پھیرا وہ تندرست ہو گیا۔"

۸۔ مولنا غلام قادر بھیروی رحمۃ اللہ علیہ سابق خطیب مسجد بیگم شاہی لاہور انبیاء و اولیاء کو غائبانہ حالت میں خطاب حاضر کرنا جائز فرماتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے

"ندائے انبیاء کرام و اولیاء عظام از دور و نزدیک یکساں است وطلب حاجات از وشاں بطریق ارث از صحابہ کرام وتابعین عظام وسالکان فخام جاری است صحابۂ کرام در غزوات مدد خیرالانام مے خواستند دیا محمد یا منصور اغث اغث مے گفتند در غزوہ یرموک وغزوۂ سرخ القبائل ہمیں ندائے اوشاں بود وایں طریقۂ صحابہ کرام است۔"

Marfat.com

ترجمہ :- انبیاء کرام واولیاء عظام کو خواہ دور سے پکارا جائے خواہ نزدیک سے برابر ہے اور ان سے مدد مانگنا صحابہ، تابعین اور اولیاء اللہ سے وراثۃً چلا آتا ہے چنانچہ صحابہ جنگ و جدل میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مدد مانگا کرتے تھے اس طرح یا محمد یا منصور مدد کرد۔ مدد کرد پکارا کرتے تھے۔ چنانچہ غزوۂ یرموک اور غزوہ مزاج القبائل میں ان کی یہی پکار تھی یہ طریقہ صحابہ کرام کا تھا۔

۹۔ مولوی رشید احمد گنگوہی اولیاء اللہ کی روحانیت کو حاضر و ناظر مانتے ہیں۔ چنانچہ وہ امداد السلوک میں تحریر کرتے ہیں۔

"ہم مرید یقین داند کہ روح شیخ مقید بیک مکان نیست پس ہر جا کہ مرید باشد قریب یا بعید اگرچہ از شخص شیخ دور است اما از روحانیت دور نیست چوں ایں امر محکم داند ہر وقت شیخ را بیاد دارد و ربط قلب پیدا آید۔ و ہر دم مستفید بود مرید در حل واقعہ محتاج شیخ بود۔ شیخ را بقلب حاضر آوردہ بلسانِ حال سوال کند البتہ روح شیخ باذن اللہ تعالیٰ اورا القاء خواہد کرد مگر رابطہ شرط است و بسبب ربط قلب شیخ لسان القلب ناطق مے بود و بسوئے حق تعالیٰ راہ می کشاید و حق تعالیٰ اورا محدث مے کند۔"

ترجمہ :- مرید کو یقین رکھنا چاہیئے کہ مرشد کی روح ایک مکان میں مقید نہیں ہے پس جس جگہ مرید ہوگا خواہ وہ قریب ہو یا بعید اگرچہ مرشد بظاہر مرید سے دور ہوگا لیکن روح سے دور نہیں ہے جب یہ بات خوب ذہن نشین ہوگئی تو پھر مرشد کو ہر وقت یاد میں رکھے اس طریق سے رابطہ دلی پیدا ہو اور ہر وقت فیض پائے

Marfat.com

اور فائدہ اٹھائے چونکہ مرید واقعات کے سمجھنے میں مرشد کا محتاج ہے لہذا مرشد کو قلب میں حاضر کر کے اس سے زبان حال سے سوال کرے البتہ مرشد کی روح اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کو القاء کرے گی مگر رابطہ کامل رکھنا شرط ہے اور مرشد کے ربط قلب کے سبب زبان دل بولے گی اور اللہ تعالیٰ کی طرف راستہ کھل جائیگا اور اللہ تعالیٰ اس کو محدث کر دیگا۔

۶۔ شیخ احمد بن زروق مغربی رحمۃ اللہ علیہ امام شمس الدین نقانی اور امام شہاب الدین قسطلانی شارح بخاری کے استاد ہیں ابدال سبعہ اور محققین صوفیہ میں سے ہیں شریعت اور حقیقت کے جامع ہیں وہ ایک جلیل القدر بزرگ ہیں کہ ان کے کمال کا مرتبہ ذکر سے بڑھ کر ہے۔

صاحب درمختار کا اولیاء اللہ کو بحالت غائب خطاب حاضرانہ کرنیکا ایک قول نقل کرنا۔

ان الانسان اذا ضاع له شیئ واراد ان یردہ اللہ سبحانه علیه فلیقف علیٰ مکانٍ عالٍ مستقبل القبلة ویقرأ الفاتحة ویهدی ثوابها للنبی صلی اللہ علیه وسلم ثم یهدی ثواب ذالك لسیدی احمد بن علوان ویقول یا سیدی احمد بن علوان ان ترد علیّ ضالتی والا نزعتك من دیوان الاولیاء فان اللہ تعالیٰ یرد علیٰ من قال ذالك ضالته ببرکته

(درمختار شروع کتاب الابق)

ترجمہ:۔ اگر کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے اور وہ یہ چاہے کہ اس کی وہ چیز اللہ تعالیٰ

Marfat.com

اس کو واپس دلا دے تو اس کو چاہیئے کہ بلند مکان پر قبلہ رخ کھڑے ہو کر فاتحہ پڑھے اور اس کا ثواب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نذر کرے پھر اس کا ثواب سیدی احمد بن علوان کی خدمت میں ہدیہ کرے پھر یوں عرض کرے اے سید احمد اے احمد بن علوان یمنی ! اگر میری گئی ہوئی چیز آپ نے مجھے واپس دلادی تو خیر ورنہ میں آپ کا نام اولیاء کے دفتر سے کٹوا دوں گا۔ اس ولی کی برکت سے اللہ تعالیٰ وہ گئی ہوئی چیز واپس دلادیگا۔

فائدہ : چار صفات قابل عطا نہیں کیونکہ ان پر الوہیت کا مدار ہے - وجوب۔ قدم خلق۔ نہ مرنا۔ دیگر صفات کی تجلی مخلوقات میں بھی ہو سکتی ہے جیسے سمع۔ بصر۔ حیات وغیرہ۔ مگر ان میں بھی بڑا فرق ہے۔ خدا تعالیٰ کی یہ صفات ذاتی واجب نہ مٹنے والی اور مخلوق کی عطائی ممکن وفانی۔

جب یہ ثابت ہے کہ اولیاء اللہ صفاتِ الٰہی سے متصف ہوتے ہیں پھر ان سے مدد طلب کرنا اور پھر ان کا مدد کرنا شرک کیوں ہاں اگر یہ صفات ان کے ذاتی مانے جاتے تو پھر شرک ہو سکتا تھا باقی ابحاث فقیر کے رسالہ استمداد میں دیکھیے

اعتراضات کے جوابات

ذیل میں اب ہم وہ اعتراضات لکھ کر جوابات لکھتے ہیں جو عموماً مخالفین ندائے انبیاء و اولیاء کے متعلق وارد کرتے ہیں۔

سوال : وہ آیات جن میں بظاہر غیر اللہ کے پکارنے کی ممانعت پائی جاتی ہے کیا ان سے انبیاء و اولیاء کو پکارنے کا ابطال لازم آتا ہے یا نہیں۔

جواب ا : ان آیات میں بتوں کو پکارنے کی ممانعت ہے نہ کہ انبیاء و اولیاء کی

Marfat.com

ان میں یدعون کے معنی عبادت کے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جو لوگ غیر اللہ یعنی بتوں کو پکارتے ہیں بایں طور کہ ان کی عبادت کرتے ہیں اور ان کو پوجتے ہیں تو البتہ وہ گمراہ اور مشرک ہیں لیکن مسلمان انبیاء و اولیاء کے توسّل کے طور پر پکارتے ہیں نہ کہ عبادت کے طور پر۔

جواب ۲: مناظرہ کا قاعدہ ہے کہ دعویٰ کے مطابق دلیل نہ ہو وہ دعویٰ باطل دوسرا یہ قاعدہ بھی ہے کہ جس دلیل میں احتمالاتِ کثیرہ پائے جائیں وہ دلیل بھی قابلِ اعتماد نہیں ہوتی۔ ہم یہاں آیاتِ ندا کے چند احتمال لکھتے ہیں۔

۱۔ نداء بمعنی عبادت۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:۔

۔ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھاً اٰخَرَ (سورہ قصص رکوع ۹)	اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کو (بطور عبادت) نہ پکارو
وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ (سورہ یونس رکوع ۱۱)	اللہ تعالیٰ کے سوا بطور عبادت اور کسی کو نہ پکارو

۲۔ استعانت۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:۔

وَادْعُوْا شُھَدَاءَکُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ (سورہ بقرہ ع ۳)	اور اپنے گواہوں کو اللہ کے سوا مدد کے لئے لاؤ۔

۳۔ سوال: چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (سورہ مومن رکوع ۶)	مجھ سے دعا کرو میں تمہارے لئے قبول کروں گا۔

۴۔ قول و کلام، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

دَعْوٰھُمْ فِیْھَا سُبْحَانَکَ	ان کا کلام وہاں سبحانک اللھم

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ | اور ان کی ملاقات وہاں سلام ہوگی
(سورہ یونس ع ۱)

۵۔ ندا۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ۔ | جس روز ہم تمام لوگوں کو ان کے ساتھ بلائیں گے۔
(سورہ بنی اسرائیل)

يَوْمَ يَدْعُوكُمْ فَتَسْتَجِيبُونَ بِحَمْدِهِ | جس روز وہ تم کو پکارے گا پس تم اس کی حمد کیساتھ لبیک کہو گے۔
(سورہ بنی اسرائیل ع ۶)

۶۔ نام لے کر پکارنا۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا | تم آپس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسطرح نام لے کر نہ پکارو جسطرح ایک دوسرے کو پکارتے ہو
(سورہ فرقان ع ۹)

دُعا یعنی پکارنا شرک نہیں

وہ آیات جن میں یدعو کے معنے پکارنے کے نہیں بلکہ عبادت کے ہیں:-

منکرین ذیل کی آیات پر غور و خوض کریں کہ ان آیات میں بھی حسب ارشاد مَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ کا قاعدہ جاری ہوگا یا نہیں یعنی یہ ندا اور پکار بھی جو ان آیات میں ہے داخل شرک ہے یا نہیں۔

۱۔ وَيَا قَوْمِ مَا لِي أَدْعُوكُمْ إِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُونَنِي إِلَى | اور اے میری قوم میں تم کو نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے

Marfat.com

النَّار (سورۂ مومن)	دوزخ کی طرف بلاتے ہو۔
۲- إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَنَهَارًا فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَائِي إِلَّا فِرَارًا۔ (سورہ نوح)	میں نے اپنی قوم کو رات دن پکارا پس میرے پکارنے سے وہ اور زیادہ گریز کرتے گئے۔
۳- وَاللّٰهُ يَدْعُوا إِلَىٰ دَارِ السَّلَامِ (سورۂ یونس)	اور اللہ تعالیٰ سلامتی کے گھر یعنی بہشت کی طرف بلاتا ہے۔
۴- اُدْعُوْهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ (احزاب)	ان کو پکارو ان کے باپوں کی نسبت سے یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت موزوں ہے۔
۵- فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ (سورۂ اقراء)	پس چاہیئے کہ اپنے دوستوں کو بلائے۔ ہم عنقریب زبانیہ یعنی موکلان دوزخ کو بلائیں گے۔
۶- يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ (بنی اسرائیل)	جس روز ہم تمام لوگوں کو ان کے پیشواؤں کے ساتھ بلائیں گے۔
۷- فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ (سورۂ کہف)	پس انہوں نے ان کو بلایا تو وہ ان کی طرف متوجہ نہ ہوئے۔
۸- إِنْ تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ (سورۂ کہف)	اور اگر تو ان کو ہدایت کی طرف بلائے۔

ان تمام مقامات پر لفظ دعا کے معنے ہیں کیا یہ دعا بھی لَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ میں شامل ہے یا نہیں۔

تفسیر جلالین مدارک اور معالم التنزیل وغیرہ میں یدعو کے معنی یعبد ہیں اور

Marfat.com

دعائہم کے معنے عبادتہم لکھے ہیں۔

حدیث شریف میں بھی دعاء کے معنے عبادت ہیں چنانچہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ (رواہ الترمذی و مشکوٰۃ) یعنی دعاء عبادت کا مغز ہے۔

۴۔ اگر ہر جگہ دعاء بمعنے پکارنے کے لئے جائیں تو پھر تو اس شرک سے کوئی نہیں بچ سکتا نبی ہو یا ولی۔ عالم ہو یا جاہل۔ مُنکر ہو یا مُقر۔ کیونکہ یہ سب کا دستور ہے کہ وہ روزانہ ایک دوسرے کو بلاتے یا پکارتے ہیں مثلاً یا زید۔ یا عمر۔ یا فلاں۔ تو اس لحاظ سے سب کے سب مشرک ہوئے حتیٰ کہ اس اعتراض کی رُو سے معترض بھی نہیں بچ سکتا کیونکہ وہ بھی اس طرح غیر اللہ کو پکارتا ہے۔

سوال کسی نبی یا ولی کو دُور سے یہ سمجھ کر پکارنا کہ وہ ہماری آواز سنتے ہیں شرک ہے کیونکہ دُور کی آواز سُننا تو خدا ہی کی صفت ہے۔ غیر خدا میں یہ طاقت ماننا شرک ہے۔ اگر عقیدہ نہ ہو تو یا رسول اللہ یا غوث وغیرہ کہنا جائز ہے جیسے ہوا کو ندا دیا کرتے ہیں "سُن اے بادِ صبا" وغیرہ وہاں یہ خیال نہیں ہوتا کہ ہوا سُنتی ہے آج کل عام وہابی یہ ہی عذر پیش کرتے ہیں۔ فتاوٰی رشیدیہ وغیرہ میں بھی اسی پر زور دیا گیا ہے۔

جواب: دُور سے آواز سننا ہرگز خدا کی صفت نہیں کیونکہ دُور سے آواز تو وہ سُنے جو پکارنے والے سے دُور ہو۔ رب تعالےٰ تو شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے خود فرماتا ہے نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ہم شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں پوچھیں تو فرما دو کہ ہم قریب ہیں نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْکُمْ وَلٰکِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ہم اس بیمار سے بمقابلہ تمہارے زیادہ قریب ہیں مگر تم دیکھتے نہیں لہذا پروردگار تو قریب ہی کی آواز سنتا ہے ہر آواز اُس سے

Marfat.com

قریب ہی ہوتی ہے کہ وہ خود قریب ہے اور اگر یہ لیا جائے کہ دور کی آواز سننا اس کی صفت ہے تو قریب کی آواز سننا بھی تو اس کی صفت ہے لہذا چاہیئے کہ قریب والے کو بھی سامع سمجھ کر نہ پکارو ورنہ شرک ہو جاؤ گے سب کو بہرا جانو نیز جس طرح دور کی آواز سننا خدا کی صفت ہے۔ اسی طرح دور کی چیز دیکھنا دور کی خوشبو پا لینا بھی تو صفت الٰہی ہے اور ہم علم غیب اور حاضر و ناظر کی بحث میں ثابت کر چکے ہیں کہ اولیاء اللہ کے لئے دور و نزدیک یکساں ہیں۔ جب ان کی نظر دور و قریب کو یکساں دیکھ سکتی ہے تو اگر ان کے کان دور و قریب کی آواز سن لیں تو کیوں شرک ہوا؟ یہ وصف ان کو بہ عطاء الٰہی حاصل ہوا۔ اب ہم دکھاتے ہیں کہ دور کی آواز انبیاء و اولیاء سنتے ہیں۔

دور سے سننے کے دلائل

حضرت یعقوب علیہ السلام نے کنعان میں بیٹھے ہوئے حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص کی خوشبو پالی اور فرمایا اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ بتاؤ یہ شرک ہوا یا نہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ پاک سے حضرت ساریہ کو آواز دی جو مقام نہاوند میں جنگ کر رہے تھے اور حضرت ساریہ نے وہ آواز سن لی، دیکھو مشکوٰۃ باب الکرامات فصل ثالث۔ حضرت فاروق کی آنکھ نے دور سے دیکھا حضرت ساریہ کے کان نے دور سے سنا۔ تفسیر روح البیان و جلالین و مدارک وغیرہ تفاسیر میں زیر آیت وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ بنا کر پہاڑ پر کھڑے ہو کر تمام روحوں کو آواز دی کہ اے اللہ کے بندو قیامت تک جو بھی پیدا ہونے والے ہیں سب نے وہ آواز سن لی۔ جس نے لبیک کہہ دیا وہ ضرور حج کریگا اور جو روح خاموش رہی وہ کبھی حج نہیں کر سکتی کہیئے یہاں تو دور کے علاوہ پیدائش سے پہلے سب نے حضرت خلیل کی آواز سن لی یہ شرک ہوا یا نہیں؟ اسی

Marfat.com

طرح حضرت خلیل نے بارگاہ رب جلیل میں عرض کیا کہ مولیٰ مجھے دکھادے تو کس طرح زندہ فرمائے گا تو حکم ہوا کہ چار پرندوں کو ذبح کر کے ان کے گوشت چار پہاڑوں پر رکھو ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا تم انہیں پکارو وہ دوڑتے آئیں گے۔ دیکھو مردہ جانوروں کو پکارا گیا اور وہ دوڑے۔ تو کیا اولیاء اللہ ان جانوروں سے بھی کم ہیں؟ آج ایک شخص لنڈن میں بیٹھ کر بذریعہ ٹیلیفون پاکستان کے آدمی سے بات کرتا ہے اور یہ سمجھ کر اس کو پکارتا ہے کہ پاکستان کا آدمی اس آلہ کے ذریعے میری بات سنتا ہے یہ پکارنا شرک ہے یا نہیں؟ تو اگر کسی مسلمان کا عقیدہ یہ ہو کہ قوت نبوت ٹیلیفون کی قوت سے زیادہ ہے تو حضرات انبیاء اس قوت خداداد سے ہر ایک کی آواز سنتے ہیں۔ پھر پکارے یا رسول اللہ الغیاث تو کیوں شرک ہوا؟ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک سفر میں جاتے ہوئے ایک جنگل میں چیونٹی کی آواز دور سے سنی وہ کہتی ہے يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسَاكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ وَجُنُودُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ پارہ (۱۹) سورۃ نمل اے چیونٹیو اپنے گھروں میں چلی جاؤ تمہیں کچل نہ ڈالیں سلیمان اور ان کا لشکر بے خبری میں۔ تفسیر روح البیان وغیرہ میں اسی آیت کے ماتحت ہے کہ آپ نے تین میل سے چیونٹی کی یہ آواز سنی۔ خیال تو کرو کہ چیونٹی کی آواز اور تین میل کا فاصلہ۔ کہیئے یہ شرک ہوا یا کہ نہیں؟ مشکوٰۃ باب اثبات عذاب القبر میں ہے کہ دفن کے بعد مردہ قبر میں سے باہر والوں کی پاؤں کی آواز سنتا ہے اور زائرین کو دیکھتا اور پہچانتا ہے۔ اسی لئے قبرستان میں جا کر اہل قبور کو سلام کرنا چاہیئے۔ اس قدر مٹی کے نیچے ہو کر اتنی آہستہ آواز کو سننا کس قدر دور کی آواز سننا ہے کہو شرک ہوا یا کہ نہیں؟ ہم بحث علم غیب اولیاء اللہ میں مشکوٰۃ کی حدیث نقل کر چکے ہیں۔ کہ اللہ کا ولی خدائی طاقت سے دیکھتا، سنتا اور چھوتا ہے جس کو خدا تعالیٰ اپنی قوت عطا فرمادے۔ وہ اگر دور سے سن لے تو کیوں شرک ہے؟

Marfat.com

مخالفین کے معتمد اور معتبر عالم مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی فتاویٰ عبدالحی کتاب العقائد صہ ۴۲ میں اس سوال کے جواب میں کہ ایک شخص کہتا ہے کہ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ حضور علیہ السلام کی شان ہے اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ حضور علیہ السلام کی صفت ہے ایک حدیث نقل فرماتے ہیں۔

چاند کا جُھک جانا

حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ چاند آپ کے ساتھ کیا معاملہ کرتا تھا جب کہ آپ چہل روزہ تھے آپ نے فرمایا کہ مادر مشفقہ نے میرا ہاتھ مضبوط باندھ دیا تھا اس کی اذیت سے مجھ کو رونا آتا تھا اور چاند منع کرتا تھا۔ حضرت عباس نے عرض کیا کہ اُن دنوں آپ چہل روزہ (چالیس دن کے تھے یہ حال کیونکر معلوم ہوا؟ فرمایا لوح محفوظ پر قلم چلتا تھا اور میں سنتا تھا۔ حالانکہ شکم مادر میں تھا۔ اور فرشتے عرش کے نیچے تسبیح کرتے تھے اور میں اُن کی تسبیح کی آواز سُنتا تھا۔ حالانکہ شکم مادر میں تھا۔ اس روایت سے تو ثابت ہوا کہ حضور علیہ السلام والدہ ماجدہ کے شکم میں ہی عرش و فرش کی تمام آوازیں سنتے تھے حدیث میں ہے کہ جب کوئی عورت اپنے شوہر سے لڑے تو جنت سے حُور پکار کر اُسے ملامت کرتی ہے۔ معلوم ہوا کہ گھر کی کوٹھڑی کی جنگ کو حُور اتنی دُور سے دیکھتی اور سنتی ہے اور پھر اُسے علم غیب بھی ہے کہ اس آدمی کا انجام بخیر ہوگا۔ آج کل ہم دُور کی چیزیں دیکھتے ہیں۔ ریڈیو و ٹیلیفون سے دُور کی آواز سُنتے ہیں۔ تو کیا نور نبوت و ولایت کی طاقت بجلی کی طاقت سے بھی کم ہے۔ معراج میں حضور علیہ السلام نے جنت میں حضرت بلال کے قدم کی آہٹ سنی حالانکہ بلال کو معراج نہیں ہوئی تھی اور وہ اپنے گھر ہی میں تھے یہاں نماز تہجد کے لئے چل پھر رہے ہوں گے۔ وہاں آہٹ سنی جا رہی تھی اور اگر حضرت بلال بھی بجسم مثالی جنت میں پہنچے تو حاضر و ناظر کا ثبوت ہوا۔

Marfat.com

خلاصہ ان سب باتوں کے متعلق مخالف یہ ہی کہے گا کہ وہ تو خدا نے سنایا تو ان حضرات نے سُن لیا۔ بس ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ انبیاء و اولیاء کو خدا دور کی آوازیں سناتا ہے۔ تو یہ سنتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی یہ صفت ذاتی۔ اُن کی سنائی خدا کی۔ یہ صفت قدیم ان حضرات کی حادث۔ خدا کی یہ صفت کسی کے قبضہ میں نہیں ان کی یہ صفت خدا کے قبضہ میں۔ خدا کا سننا بغیر کان وغیرہ عضو کے۔ ان کا سننا کان سے۔ اتنے فرق ہوتے ہوئے شرک کیسا؟ اس نظام کے متعلق اور بہت کچھ کہا جا سکتا ہے مگر اسی قدر پر ہی کفایت ہے۔

نعرۂ غوثیہ جیسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے غلاموں کی مدد فرماتے ہیں ایسے ہی غوث جیلانی رضی اللہ عنہ اپنے مریدین کی۔ چنانچہ بہجۃ الاسرار میں ہے۔

عَنِ الشَّیْخِ اَبِی الْحَسَنِ عَلِی الْخَبَّازِ قُدِّسَ سِرُّہٗ قَالَ سَمِعْتُ الشَّیْخَ مُحْیَ الدِّیْنِ عَبْدَالْقَادِرِ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ مَنِ اسْتَغَاثَ بِیْ فِیْ کُرْبَۃٍ کَشَفْتُ عَنْہُ وَمَنْ نَادٰنِیْ بِاسْمِیْ فِیْ شِدَّۃٍ فَرَّجْتُ عَنْہُ وَمَنْ تَوَسَّلَ بِیْ فِیْ حَاجَۃٍ قَضَیْتُ حَاجَتَہٗ۔

(نزہۃ الخاطر ملا علی قاری ص ۶۱)

"شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے۔ جس شخص نے مجھ کو مصیبت کے وقت پکارا کسی مصیبت میں تو میں اس سے مصیبت دور کرتا ہوں اور جس نے میرا نام لے کر پکارا تو میں تکلیف ہٹا دیتا ہوں اور جس شخص نے کسی حاجت میں وسیلہ لیا تو میں اس کی حاجت پوری کرتا ہوں"

ف: اسی ارشاد پر ہم نعروں و دیگر مشکلات کے وقت کہتے ہیں:

"یا غوثِ اعظم دستگیر"

Marfat.com

تعارف مصنف بہجۃ الاسرار: یہ امام ابوالحسن نورالدین علی مصنف بہجۃ الاسرار شریف اعاظم علماء وائمہ قرأت واکابر اولیاء وسادات طریقت سے ہیں۔ حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ تک صرف دو واسطے رکھتے ہیں۔ انہوں نے امام اجل حضرت ابوصالح نصر قدس سرہ سے فیض حاصل کیا انہوں نے اپنے والد ماجد حضرت ابوبکر تاج الدین عبدالرزاق نوراللہ مرقدہٗ سے، انہوں نے اپنے والد ماجد حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ سے۔ امام شمس الدین ذہبی کے علم حدیث واسماء الرجال میں جن کی جلالت شانِ عالم میں ہیں آشکار ہے، ان کی مجلسِ درس میں حاضر ہوئے اور اپنی کتاب طبقات المقرئین میں ان کی بہت مدح لکھی۔ امام محدث محمد بن محمد جزری مصنف حصن حصین ان کے سلسلۂ تلامذہ میں سے ہیں۔ انہوں نے ان کی کتاب بہجۃ الاسرار شریف انہی شیخ سے پڑھی اور اس کی سند اجازت حاصل کی۔

شیخ محقق مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ زبدۃ الآثار شریف میں فرماتے ہیں کہ کتاب بہجۃ الاسرار کتاب عظیم و شریف مشہور ہے اور اس کے مصنف بہت بڑے امام اور عالم ہیں۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ نے حسن المحاضرہ میں ان کو امام الاوحد لکھا ہے۔ بہجۃ الاسرار شریف اور اس کے مصنف کے متعلق آپ نے ائمہ کی رائیں ملاحظہ فرمائیں۔ اب خود مخالفین کے گھر کی شہادت سنیے۔

مولوی انور شاہ صاحب کشمیری صدر مدرس مدرسہ دیوبند بہجۃ الاسرار شریف کے مصنف امام شطنوفی کے متعلق فرماتے ہیں وَ وَثَّقَہُ الْمُحَدِّثُوْنَ یعنی محدثین نے ان کی توثیق فرمائی ہے۔ (فیض الباری جلد ۲ صفحہ ۱۶)

ہر پیر فقیر کی مدد: چوں کہ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ جملہ پیروں کے پیر ہیں اسی لئے ان کا نعرہ مشہور ہے ورنہ ہمارے نزدیک ہر شیخ

Marfat.com

کامل بشرط نسبت کامل اپنے نام لیوا کی مدد فرماتا ہے اور بعض سلاسل کے ذرے آپ کے نام لیواؤں میں معروف بھی ہیں مثلاً پیر پاگارہ کے مریدین کہتے ہیں۔ "بھیج پاگھارا" یعنے اے پیر پاگھارا مدد فرما ایسے بہاء الحق ملتانی کا نعرہ ایسے گنج شکر کا نعرہ وغیرہ وغیرہ

اس کی وجہ وہی ہے کہ اللہ والوں کو اللہ تعالیٰ نے تصرف کی قدرت بخشی ہے چند واقعات ملاحظہ ہوں۔

کھڑاؤں کی مار سیدی امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی فرماتے ہیں کہ سیدی شمس الدین محمد حنفی اپنے حجرہ شریف میں وضو فرما رہے تھے کہ ناگاہ اپنی ایک کھڑاؤں ہوا پر پھینکی کہ غائب ہو گئی حالانکہ حجرہ شریف میں کوئی راہ اس کے باہر جانے کی نہ تھی۔ دوسری کھڑاؤں اپنے خادم کو دی کہ اسے اپنے پاس رکھے جب تک وہ پہلی واپس نہ آئے۔ ایک مدت کے بعد ملک شام سے ایک شخص وہ کھڑاؤں مع ہدایا کے حاضر لایا اور عرض کی کہ اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔

اِنَّ اللِّصَّ لَمَّا جَلَسَ	جب چور میرے سینہ پر مجھے
عَلٰی صَدْرِیْ یَذْبَحُنِیْ	ذبح کرنے بیٹھا میں نے اپنے
قُلْتُ فِیْ نَفْسِیْ یَا سَیِّدِیْ	دل میں کہا یا سیدی محمد یا حنفی
مُحَمَّدُ یَا حَنَفِیُّ فَجَاءَتْہُ	(جب میں نے ندا کی اور حضور کو
فِیْ صَدْرِہٖ فَانْقَلَبَ	پکارا تو اسی وقت غیب سے)
مَغْشِیًّا عَلَیْہِ فَمُحَانِیَ اللّٰہُ	یہ کھڑاؤں آکر اس چور کے سینہ
عَزَّ وَجَلَّ بِبَرَکَتِکَ	پر اس زور سے لگی کہ غش کھا
(طبقات الکبریٰ)	کر الٹا ہو گیا۔ مجھے ببرکت حضرت

Marfat.com

مصری صفحہ ۹۵/۲) اللہ عزوجل نے نجات بخشی

ف: دل میں کہا "یا سیدی" تو مدد مل گئی وہ اس لئے کہ اولیاء مظاہر صفات ہیں اور اللہ تعالیٰ کی صفت علیم بذات الصدور ہے اسی لئے کوئی اشکال نہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھئے فقیر کا رسالہ "فیض الغفور فی علم ما فی الصدور"

زوجہ کی مدد: سیدی شمس الدین محمد حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی زوجۂ مقدسہ بیماری سے قریب مرگ ہو گئیں

فَكَانَتْ تَقُوْلُ يَا سَيِّدِيْ	اور وہ یوں ندا کرتی تھیں یا سیدی
اَحْمَدُ يَا بَدْوِيُّ خَاطِرُكَ	احمد یا بدوی خاطرک معی (یعنی
مَعِيْ فَرَأَتْ سَيِّدِيْ	اے میرے سردار اے احمد بدوی
اَحْمَدُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	آپ کی توجہ میرے ساتھ ہے)
فِي الْمَنَامِ وَهُوَ	ایک دن حضرت سید احمد کبیر
صَارِبُ الشَّامِيْنَ	بدوی رضی اللہ عنہ کو خواب
وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ وَاسِعَةٌ	میں دیکھا کہ آپ بہت کھلا
الْاَكْمَامِ عَرِيْضُ الصَّدْرِ	جبہ پہنے ہوئے تشریف لائے
اَحْمَرُ الْوَجْهِ وَالْعَيْنَيْنِ	آپ کا سینہ مبارک چوڑا
وَقَالَ لَهَا تُنَادِيْنِيْ وَ	اور چہرہ اور آنکھیں سرخ
تَسْتَغِيْثِيْنِيْ وَاَنْتِ لَا	تھیں، فرمایا تو کب تک مجھے
تَعْلَمِيْ اَنَّكِ فِيْ حِمَايَةِ	پکارے گی اور مجھ سے فریاد کرے
رَجُلٍ مِنَ الْكِبَارِ	گی تو جانتی نہیں کہ ایک تو
الْمُتَمَكِّنِيْنَ وَنَحْنُ لَا	بڑے صاحب تمکیں (یعنی اپنے
نُجِيْبُ مَنْ دَعَانَا وَهُوَ	شوہر) کی حمایت میں ہے اور

Marfat.com

مَوْضِعِ اَحَدٍ مِنَ الرِّجَالِ قَوْلِیْ یَا سَیِّدِیْ مُحَمَّدُ یَا حَنَفِیْ یُعَافِیْكَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَقَالَتْ ذَالِكَ فَاَصْبَحَتْ کَاَنْ لَّمْ یَکُنْ بِھَا مَرَضٌ (طبقات الکبریٰ ص۱/۱)

جو کسی ولی کبیر کی درگاہ میں ہوتا ہے ہم اس کی ندا پر اجابت نہیں کرتے یوں کہہ یا سیدی محمد یا حنفی ! یہ کہے گی تو اللہ تعالیٰ تجھے عافیت بخشے گا ان بی بی نے یوں ہی کہا صبح کو تندرست اٹھیں، گویا کبھی مرض تھا ہی نہیں۔

اباجی کا پیر مدد کر: ایک بار حضرت سیدی مدین بن احمد اشمونی رضی اللہ عنہ وضو فرما رہے تھے کہ اسی اثنا میں ایک کھڑاؤں بلاد مشرق کی طرف پھینکی۔

ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ تِلْكَ الْبِلَادِ بَعْدَ سَنَةٍ وَفَرْدَۃُ الْقَبْقَابِ مَعَہٗ وَاَخْبَرَ اَنَّ شَخْصًا مِّنَ الْعِیَاقِ عَبَثَ بِابْنَتِہٖ فِی الْبَرِّیَّةِ فَقَالَتْ یَا شَیْخَ اَبِیْ اُلْاَحْظُنِیْ لَا اَنَّھَا لَمْ تَعْرِفْ اَنَّ اِسْمَہٗ مَدْیَنَ ذَالِكَ الْوَقْتَ وَھِیَ اِلَی الْاٰنِ عِنْدَہٗ

سال بھر کے بعد ایک شخص حاضر ہوئے اور وہ کھڑاؤں ان کے پاس تھی انہوں نے حال عرض کیا کہ جنگل میں ایک بدکار نے ان کی صاحب زادی پر دست درازی کرنی چاہی۔ لڑکی کو اس وقت اپنے باپ کے پیر و مرشد حضرت سیدی مدین کا نام معلوم نہ تھا یوں ندا کی یا شیخ ابی الاحظنی اے میرے باپ کے پیر و مرشد مجھے بچائیے

Marfat.com

ذُرِّيَّتِهٖ۔ (الطبقات الکبریٰ ص۲/۱۰۱)

یہ ندا کرتے ہی وہ کھڑا اُن آئی لڑکی نے نجات پائی وہ کھڑا اب تک ان کی اولاد میں موجود ہے

بادشاہ کا لشکر عاجز: سیدی محمد غمری رضی اللہ عنہ کے ایک مرید بازار میں تشریف لے جارہے تھے کہ ان کے جانور کا پاؤں پھسلا آواز پکارا یا سیدی محمد غمری اور قریب ہی ابن عمر حاکم صعید کو بحکم سلطان جقمق قید کر کے لئے جارہے تھے انہوں نے مرید کا ندا کرنا سنا تو پوچھا یہ سید محمد غمری کون ہیں ؟ کہا میرے پیر و مرشد شیخ کامل ہیں ۔ ابن عمر نے کہا میں ذلیل بھی کہتا ہوں یا سیدی محمد یا غمری لاخطنی اے میرے سردار محمد غمری مجھ پر عنایت کیجیئے ! یہ ان کا کہنا تھا کہ سیدی محمد غمری نے ان کی فریاد کو سن لیا اور تشریف لاکر مدد فرمائی کہ بادشاہ اور اس کے لشکریوں کی جان پر بن گئی ۔ مجبوراً ابن عمر کو خلعت دے کر رخصت کیا ۔ (طبقات الکبریٰ ص۲/۹۲)

مرید کہیں بھی ہو: حضرت شیخ موسیٰ ابو عمران رضی اللہ عنہ کے متعلق مشہور ہے کہ

كَانَ اِذَا نَادَاهُ مُرِيْدُهٗ اَجَابَهٗ مِنْ مَسِيْرَةِ سَنَةٍ اَوْ اَكْثَرَ

جب ان کا کوئی مرید جہاں کہیں سے ندا کرتا جواب دیتے اگرچہ سال بھر کی راہ پر ہوتا۔ (طبقات الکبریٰ ص۲/۹۲)

نمونہ کے طور پر چند واقعات عرض کئے ورنہ اسلافِ صالحین رحمہم اللہ نے بالعموم اور سیدی امام عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ نے اس قسم کے بے شمار واقعات لکھے ہیں جس کو شوق ہو ان کی تصنیف الطبقات کا مطالعہ کرے۔

Marfat.com

تعارفِ امام شعرانی: آپ وہ بزرگ ہستی ہیں کہ دیوبند کے صدر مدرس مولوی انور شاہ صاحب ان کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:۔

وَالشَّعْرَانِیُّ اَیْضًا کَتَبَ اَنَّہٗ رَاٰہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَرَءَ عَلَیْہِ الْبُخَارِیَّ فِیْ ثَمَانِیَۃِ رُفْقَۃٍ مَعَہٗ ثُمَّ سَمَّاھُمْ وَکَانَ وَاحِدٌ مِّنْھُمْ حَنَفِیًّا۔ (فیض الباری ص۲ ج۱)

کہ امام شعرانی نے لکھا ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیداری میں زیارت کی اور پوری بخاری شریف آپ کو پڑھ کر سنائی اس وقت ان کے ساتھ ان کے آٹھ رفقا بھی تھے ایک ان میں حنفی بھی تھا۔

اِستمداد اور اِمداد

از سیدنا حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاداتِ عالیہ

تتمہ فتوح الغیب برحاشیہ بہجۃ الاسرار صفحہ ۲۲۸ مطبوعہ مصر:۔

اَنَا لِمُرِیْدِیْ حَافِظٌ مَّا یَخَافُہٗ وَاَحْرُسُہٗ مِنْ کُلِّ شَرٍّ وَّ فِتْنَۃٍ

یعنی میں اپنے مرید کی محافظت کرنے والا ہوں ہر اس چیز سے جو اس کو خوف میں ڈالنے اور میں اس کی نگہبانی کرتا ہوں ہر قسم کے شر اور فتنے سے:

۲ تَوَسَّلْ بِنَا فِیْ کُلِّ ھَوْلٍ وَّشِدَّۃٍ اَغِیْثُکَ فِی الْاَشْیَاءِ طُرًّا بِھِمَّتِیْ

مجھ سے توسل کرو ہر ہول اور سختی میں میں اپنی ہمت سے جملہ امور میں تمہاری فریادرسی کروں گا۔

۳ مُرِیْدِیْ اِذَا مَا کَانَ شَرْقًا وَّمَغْرِبًا اَغِثْہُ اِذَا مَا سَارَ فِیْ اَیِّ بَلْدَۃٍ

میں اپنے مرید کی فریادرسی کرتا ہوں خواہ وہ کسی شہر میں ہو۔ مشرق میں یا مغرب میں:

تتمہ فتوح الغیب برحاشیہ بہجۃ الاسرار صفحہ ۲۲۵ و ۲۲۰ مطبوعہ مصر:۔

۴ مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّیْ عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

یعنی میرے مرید کسی دشمن سے نہ ڈر۔ کہ بے شک میں مستقل عزم والا سخت گیر اور لڑائی کے وقت قتل کرنے والا ہوں:

Marfat.com

۵ مُرِیْدِی لَاتَخَفْ اَللّٰهُ رَبِّیْ عَطَانِیْ رِفْعَۃً نِلْتُ الْمَنَالِیْ

میرے مرید خوف کر اللہ میرا رب ہے مجھے وہ رفعت ملی ہے جس میں مقصود کو پہنچ گیا ہوں ،

۶ مُرِیْدِی تَمَسَّکْ بِیْ وَکُنْ بِیْ وَاثِقًا لِاَحْمِیْکَ فِی الدُّنْیَا وَیَوْمَ الْقِیَامَۃِ

یعنی اے میرے مرید میرا دامن مضبوطی سے پکڑلے اور مجھ پر پورا اعتماد رکھ میں تیری دنیا میں بھی حمایت کروں گا اور قیامت کے دن بھی ؛

۷ بہجۃ الاسرار صفحہ ۱۹۹ ۔ وَلَوِانْکَشَفَتْ عَوْرَۃُ مُرِیْدِی بِالْمَشْرِقِ وَاَنَا بِالْمَغْرِبِ لَسَتَرْتُھَا ۔ اگر میرا مرید مشرق میں کہیں بے پردہ ہو جائے اور میں مغرب میں ہوں تو میں اس کی پردہ پوشی کرتا ہوں ؛

چھ ستمبر ۱۹۶۵ء

کی جنگ پاک و ہند

اس جنگ کا نام لے کر ہی اہل پاکستان فخر کرتے ہیں لیکن ساتھ ہی یہ اعتراف بھی کرتے ہیں کہ فتح نصیب ہوئی نعرہ یارسول اللہ سے ۔

ستمبر ۱۹۶۵ء کے وہ سترہ دن کسے یاد نہیں جنہیں اسلامیان پاکستان نے نصرت الٰہی و برکات محمدی کے جلو میں طلوع کیا ۔ ۶ ستمبر کو ہمارے پڑوسی ملک بھارت نے اپنے طور پر انتہائی اعتماد سے خوب سوچ سمجھ کر بڑی طاقتوں کے مشورہ سے پانچ بڑا گنا طاقت کے ساتھ بغیر الٹی میٹم دیئے چپ چاپ رات کے خوابناک لمحوں میں ۔ اپنے سے بہت چھوٹے ملک پاکستان پر حملہ کر دیا ۔ پھر مسلمان جلال میں آگیا ۔ جلال میں آنا اور ایمانی کرکے دکھانا مسلمان کی چودہ سو سالہ پرانی عادت ہے ۔ وہ چودہ سو سال سے انسانی ارتقائی تاریخ میں ایسے کرشمے دکھاتا چلا آرہا ہے ۔

Marfat.com

۶ ستمبر کی صبح کو جب مشرقی سرحد دھماکہ خیز آوازوں نے پاکستانی مسلمان قوم کو چیلنج کیا تو غفلتوں اور گناہوں میں کھوئی ہوئی یہ قوم اچانک اپنے رب کی یاد میں مستغرق ہوگئی مسجدیں نمازی بڑھ گئے۔ لوگ جوشِ جہاد میں دیوانے ہوگئے۔ صدر مملکت سے لے کر ایک عام آدمی تک عموماً ہر شخص کی زبان پر اللہ کا نام تھا اور دلوں سے دعائیں نکل رہی تھیں۔ ان چند دنوں میں بارہ کروڑ عوام کی اس قوم نے اتحاد و اتفاق اور جذبۂ ایمانی کا جو ثبوت دیا اس کی تاریخ میں مثال بہت کم ملتی ہے۔

اللہ کا ہاتھ: میجر شفقت بلوچ بیان کرتے ہیں کہ ہم دشمن کے مقابلے میں آئے تو ہمیں محسوس ہوتا تھا کہ ہمارے سروں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔ ہم ایک گولی چلاتے تھے لیکن اس سے دس دشمن ہلاک ہوتے تھے۔ اس سے ہمارے حوصلے بلند ہوگئے۔ ہمارے عزائم میں نئی روح آگئی اور دشمن کو ملیامیٹ کرنا ہمارے لئے قطعی طور پر مشکل نہ رہا۔

نعرۂ تکبیر: ۸ ستمبر کو جب ہندوستان مکار ی سے چونڈہ کے قریب پہنچ گئے تو میجر محمد حسین ملک کی ڈیوٹی لگی کہ وہ ٹینکوں کی مدد سے دشمن پر جوابی حملہ کرکے اسے پسپا کردے۔ میجر ملک اور اس کے بہادر ساتھی اشارہ پاتے ہی دشمن پر ٹوٹ پڑے اور اسے گڈگور تک دھکیل دیا۔ یہ معرکہ گرم تھا کہ اتفاق سے میجر ملک اور اس کے بہادر ساتھی دشمن کے ٹینکوں میں گھر گئے۔ میجر نے پوری آواز سے نعرہ بلند کیا۔ ہندوستانی سپاہی نعرہ تکبیر سے گھبرا گئے اور اپنے مضبوط مورچوں اور ٹینکوں سے نکل کر بھاگ کھڑے ہوئے اور اپنے ٹینک اور بے شمار لاشوں کے علاوہ اپنا آپریشن آرڈر میدانِ جنگ میں چھوڑ گئے جو بعد میں ہمارے فوجیوں کے بہت کام آیا۔

نعرۂ رسالت: روزنامہ جنگ راولپنڈی ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۵ء کی اشاعت میں رقمطراز ہے کہ پاکستانی افواج نے یا رسول اللہ اور یا علی کے نعرے لگاتے

Marfat.com

ہوئے بھارتی ٹڈی دل فوج کو بری طرح شکست دی ہے۔ اس موقع پر نبی آخر زماں صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ مجاہدین کے سروں پر موجود تھے۔ ۱۲ سو میل لمبے محاذ پر سبز کپڑوں والے مجاہد۔ سفید لباس میں ایک بزرگ اور گھوڑے پر سوار ایک جرنیل دیکھے گئے۔ چونڈہ کے نزدیک ایک نورانی خاندان کو مجاہدین کی امداد کرتے دیکھا گیا۔ سرگودھا کے ہوائی اڈہ پر ایک بزرگ کو اپنی جھولی میں بم لیتے دیکھا گیا۔ لاہور، ظفروال، چونڈہ اور سیالکوٹ میں اکثر غازیوں کو شاباش دی گئی۔ اور بعض

مقامات پر یا رسول اللہ اور یا علی کے نعرے سنے گئے۔ مختلف محاذوں سے یا رسول اللہ اور علی کے نعرے سنے گئے۔ مختلف محاذوں سے ان محیر العقول اور ایمان افروز کرشموں کی اطلاعات ملتی رہی ہیں۔ ان کرشموں اور محیر العقول واقعات کا اعتراف مسلمان جوانوں مجاہدین، شہریوں کے علاوہ بھارت کے جنگی قیدیوں نے بھی کیا ہے۔

پراسرار فوج: بریگیڈیر عبدالغنی ملک کا بیان ہے کہ چونڈہ کے محاذ کے قیدیوں نے انکشاف کیا کہ انہیں رات کو میدان جنگ میں اسلامی لشکر نظر آتا جو ہاتھوں میں برہنہ تلواریں لئے ہم پر ٹوٹ پڑے۔ اور ان کی تلواروں سے آگ کے شعلے برستے تھے۔ اس حیرت انگیز اسلامی لشکر میں بعض سپاہی گھوڑوں پر سوار ہوتے اور بعض پیدل۔ ہمیں سب سے زیادہ نقصان اس پُراسرار فوج نے پہنچایا جس پر نہ ہمارے لیے اثرانداز ہوتے تھے نہ ٹینک وغیرہ۔

نامعلوم ہتھیار: مولانا محمد افسر الحق جو ملی گڑھ کے سند یافتہ ہیں جنگ کے دنوں میں دہلی میں تھے ان کی ڈیوٹی دوران جنگ زخمی فوجیوں کے جنرل کیمپ پر لگا دی گئی تھی۔ اُن کا بیان ہے کہ دہلی ریلوے اسٹیشن پر ایک دن میں ڈیڑھ صد سے زائد ریل گاڑیاں زخمیوں سے بھری ہوئی آئیں۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ اکثر زخمیوں کے دونوں بازو اور دونوں ٹانگیں یا ایک طرف کا بازو اور دوسری

Marfat.com

طرف کی ٹانگ کٹی ہوئی ہوتی تھیں جیسے تلوار سے کاٹی گئی ہوں جو زخمی موت سے بچ جاتے یا بچ رہتے وہ اپنے زخمی ہونے کے متعلق صرف اتنا بتاتے کہ پاکستان نے کوئی نامعلوم ہتھیار اس قسم کا ایجاد کیا ہے جس سے بازو اور ٹانگیں کٹ جاتی ہیں اور باقی جسم بچ رہتا ہے۔

ایک مجاہد سو قیدی: چھمب جوڑیاں محاذ پر ہمارے توپخانہ کا ایک چھوٹا سا جہاز غلطی سے ایک بھارتی کمپنی کی پوزیشن میں چلا گیا۔ پائلٹ کو جونہی صورتحال کا احساس ہوا۔ اُس نے زوردار آواز میں بھارتیوں کو بتایا کہ "میں اسی لئے آیا ہوں کہ تم سب کو بتاؤں کہ تم ہمارے توپ خانہ کی زد میں ہو اگر جان بچانا ہے تو ہتھیار پھینک کر قیدی بن جاؤ ورنہ پانچ منٹ کے اندر اندر تم سب کا صفایا کر دیا جائے گا۔ بھارتی کمپنی نے ہتھیار پھینک دیئے اور ہمارا پائلٹ اکیلا اُن سب کو قید کر کے اپنی پوزیشنوں میں ہانک لایا ؎

رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

عینی شاہد: میں نے پاک فوج کے غازیوں کے جگمگاتے نورانی دیکھے ہیں میں نے دشمن کے آگ و آہن کے طوفان میں انہیں اللہ اکبر اور یا علی کے نعروں کے ساتھ چھلانگیں لگاتے دیکھا ہے۔ موت کے اُن کے آگے آگے بھاگتے اور آسمان سے اُن پر پھولوں کی بارش برستے دیکھی ہے وہ ماؤں کے لعل تھے بہنوں کے ہیرے موتی۔ وہ بیویوں کے سہاگ تھے اور اپنے پیارے بچوں کے ابو اور مربی کے سائے لیکن اس وقت وہ اللہ کے شیر تھے۔ میں نے دشمنوں کے جنگل میں اُن شیروں کی دل دہلا دینے والی دھاڑیں سنیں۔ وہ اللہ کے سپاہی تھے جو اللہ کے دین کی عزت۔ غیرت اور حرمت پر شہید ہو رہے تھے۔ میں نے دیکھا کہ بندۂ مومن کا ہاتھ کیسے بنتا ہے اور پھر اُس کی ضرب کارکشا غالب و کار آفریں کیسے ہوتی ہے اس روز میں نے

Marfat.com

اس عالم فانی کا سب سے بڑا کرشمہ دیکھا۔ میں نے آگ کو گلزار میں بدلتے اور موت کو زندگی کا روپ دھارتے دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ قرآن کے اوراق میں جب بندۂ مومن کا خون گردش کرنے لگتا ہے تو دشت دجبل اس کی للکار سے کس طرح تھرا تھرا کر ریزہ ریزہ ہو جاتے ہیں۔ وہ بڑی عجیب گھڑی تھی۔ تاریخ کے چودہ سو سال سمٹ کر میدان بدر و کربلا میں چمکتی تلواروں کے سایوں میں آ گئے تھے۔ ایک جانب جبر و استبداد کی یلغار تھی اور دوسری جانب وہی ایک خدا ایک رسول اور ایک قرآن کی عظمت کی للکار

ایک طرف شرار بولہبی تھا اور دوسری طرف چراغ مصطفوی کی ظلم و استبداد کے اندھیروں کو پھاڑ دینے والی ضیا پاشیاں۔ کفار کی عبرت انگیز ہلاکت تھی اور بندۂ مومن کی ایمان افروز شہادت۔ مشین گنوں اور رائفلوں پر جھپٹے ہوئے ہاتھوں نے اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیا تھا۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والی تلوار اپنے چودہ سو سالہ نیام میں سے کوندے کی طرح لپک کر باہر نکل آئی تھی اور کفر و الحاد کی گھٹاؤں کو پاش پاش کر رہی تھی۔ قرآن کی تلاوت کی با جبروت کی آوازیں تھیں اور اللہ اکبر۔ یا رسول اللہ اور یا علی حیدر کے نعرے۔ (بی۔ آر۔ بی نہر ماخوذ بتصرف)

شہادت مطلوب و مقصود مومن
نہ مالِ غنیمت نہ کشور کشائی

الغرض جنگ ستمبر میں اللہ کریم کے بے انتہا کرم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے انتہا شفقت۔ محبوبانِ خدا کی زبردست اعانت۔ اور مجاہدین کی بے لوث قربانیوں کے بیش بہا تذکروں سے اخبارات و رسائل اور کتابوں کے اوراق بھرے پڑے ہیں ہمیں اس سچی تاریخ سے یہی سبق ملتا ہے ہماری قوت اور کامیابی کا راز توکل علی اللہ جہاد فی سبیل اللہ اور دامن مصطفوی سے وابستگی میں ہے۔

رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ رجب المرجب ۱۳۸۵ھ ص ۱

Marfat.com

فیصلہ

ندائے انبیاء و اولیاء کو فقیر نے دلائل کے ساتھ بیان کرنے کے بعد اب ان مقامات کو لکھتا ہے جہاں مخالفین نے ہمیں ایسی نداؤں سے روکا۔

۱۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ (درود شریف) ہے۔

۲۔ اذان کے وقت پہلے یا بعد کو (۳) اٹھتے بیٹھتے مدد کے واسطے

۴۔ نعت خوانی شروع کرتے وقت۔

۵۔ نعرۂ رسالت میں وغیرہ وغیرہ۔

ہر اختلافی مسئلہ پر رسالہ جات ہونی چاہئیں چند ایک کے لئے تو فقیر کے مستقل رسائل مطبوعہ وغیر مطبوعہ تصنیف ہو چکے ہیں۔ مثلاً

۱۔ اذان کے وقت ذیل کے سلسلے مطبوع ہیں۔

(i) رجم الشیطان فی الصلوٰۃ والسلام عند الاذان

(ii) اذان سے پہلے صلوٰۃ و سلام کا ثبوت اور اذان کے بعد التحقیق العجیب فی اثبات التثویب اور نعرۂ رسالت کے لئے مابہ الکفایۃ فی نعرۂ رسالۃ اور نعرۂ تکبیر بدعت ہے یا نعرۂ رسالت اور نعت خوانی کے وقت درود پڑھنا علی الاطلاق درود شریف کے فضائل میں شامل ہے۔ اگرچہ کل بدعۃ ضلالۃ الخ کی زد میں آئیگا لیکن جیسے دوسرے امور حدیث شریف کے حکم سے مستثنیٰ ہیں یہ بھی انہی میں سے ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ درود شریف ہے اس کے بارے میں ان کتب میں کافی حوالے موجود ہیں جو صرف درود شریف کے فضائل وغیرہ

Marfat.com

میں لکھی گئی ہیں چند ایک درود شریف اسی کتاب میں فقیر نے لکھ دیئے ہیں۔
لیکن افسوس ہے کہ مکتب فکر دیوبند نے دفضلا اور وہابی فرقہ درااس سے منسوب ہیں
کہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ درود شریف نہیں فقیر چند
حوالے ان کے اکابرین کے عرض کرتا ہے تاکہ منکر کو انکار نہ ہو۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ اکابرین علماء دیوبند کے نزدیک درود شریف ہے

۱۔ دارالعلوم دیوبند کے صدر مدرس جناب مولٰنا حسین احمد صاحب مدنی اپنی تصنیف الشہاب الثاقب ص۶۵ پر تحریر فرماتے ہیں۔

"وہابیہ عرب کی زبان سے بارہا سنا گیا کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کو سخت منع کرتے ہیں اور اہل حرمین پر سخت نفریں اس نداء اور خطاب پر کرتے ہیں اور ان کا استہزاء اڑاتے ہیں اور کلمات ناشائستہ استعمال کرتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے مقدس بزرگان دین اس صورت اور جملہ صورت درود شریف کو اگرچہ بصیغہ خطاب وندا کیوں نہ ہو مستحب ومستحسن جانتے ہیں اور اپنے متعلقین کو اس کا امر کرتے ہیں۔"

۲۔ دارالعلوم مظاہر علوم سہارنپور کے شیخ الحدیث مولٰنا محمد زکریا صاحب جنہوں نے تبلیغی جماعت کے نصاب کو مرتب کیا ہے یا یوں کہیں کہ اُن کی کتب فضائل کو علمائے دیوبند موجودہ نے تبلیغی نصاب بنا لیا ہے اپنی کتاب فضائل درود ص۲۸ میں لکھتے ہیں:۔

"بندہ کے خیال میں اگر درود وسلام دونوں کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے یعنے بجائے السلام علیک یارسول اللہ السلام علیک یا نبی اللہ وغیرہ کے الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک

Marfat.com

یا نبی اللہ اسی طرح اخیر تک السّلام کے ساتھ الصلوٰۃ کا لفظ بھی بڑھا دے تو زیادہ اچھا ہے۔"

۳۔ علمائے دیوبند (۱) جناب مولنا قاسم نانوتوی صاحب (۲) مولنا رشید احمد صاحب گنگوہی (۳) مولنا اشرف علی صاحب تھانوی و دیگر اکابرین کے پیر و مرشد جناب حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمتہ اللہ علیہ اپنی تصنیف ضیاء القلوب صلا پر ایک وظیفہ بتاتے ہیں :۔

" دل کو تمام خیالات سے خالی کر کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صورت کا سفید کپڑے اور سبز پگڑی اور منور چہرہ کے ساتھ تصور کریں اور الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کی داہنے اور الصلوٰۃ والسّلام علیک یا نبی اللہ کی بائیں اور الصلوٰۃ والسّلام علیک یا حبیب اللہ کی ضرب دل پر لگائیں ۔

۴۔ علماء دیوبند کے ممتاز فرد جناب مولنا اشرف علی صاحب تھانوی اپنی تصنیف شکر النعمتہ میں تحریر فرماتے ہیں ۔

"یوں جی چاہتا ہے کہ آج درود شریف زیادہ پڑھوں اور وہ بھی ان الفاظ کے ساتھ الصلوٰۃ والسّلام علیک یا رسول اللہ ۔"

ان چار حضرات اکابرین علماء دیوبند نے اپنی اپنی تصانیف میں" الصلوٰۃ والسّلام علیک یا رسول اللہ" پڑھنے کو کہا ہے بلکہ دارالعلوم دیوبند کے صدر مدرس جناب مدنی صاحب کی عبارت تو آپ پڑھ چکے ہیں کہ وہ وہابیہ اس صلوٰۃ و سلام کو نفرت سے دیکھتے ہیں مگر ہمارے بزرگان دین تو خود بھی پڑھتے ہیں اور متعلقین کو بھی حکم دیتے ہیں ۔ موجودہ دیوبندی حضرات سے اپیل ہے کہ ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں کہ کیا وہ اپنے ان اکابرین کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اس صلوٰۃ

Marfat.com

وسلام کو پڑھتے ہیں یا بقول مدنی صاحب (صدر مدرس دیوبند) وہابیہ کی طرح اسے نفرت سے دیکھتے ہیں ہمیں قوی امید ہے کہ اپنے اکابرین کے ان عقائد کے پیش نظر اس مسئلہ میں حقیقت پسندی سے کام لیتے ہوئے اتفاق و اتحاد کریں گے اور کم از کم یہ مسئلہ نزاعی نہ رہے گا۔

وہابی کی نشانی اوپر آپ نے پڑھا کہ درود شریف اور بالخصوص الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" سے روکنا اور پڑھنے والوں کو برا بھلا کہنا وہابیوں کی نشانی ہے اور یہ جملہ اس شخصیت کا ہے جو مخالفین کے نزدیک نہ صرف عالم دین ہیں بلکہ شیخ الاسلام پھر آگے سب کچھ ہیں۔ اب ناظرین انصاف فرمائیں کہ اس درود شریف سے آج کل کون روکتا بلکہ صرف اس آواز پر آج کل 'دیوبندی وہابی' اور 'سنی بریلوی' کا نزاع برپا ہے۔

سنّی کی نشانی مولوی زکریا نے دیوبندی تبلیغی نصاب ص۶۸۸ اور فضائل درود شریف میں لکھا کہ علامہ سخاوی نے امام زین العابدین سے نقل کیا ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنا اہل سنت ہونے کی علامت ہے یعنے سنی ہونے کی۔

ناظرین غور فرمائیں کہ درود شریف تو ہم پڑھتے ہی ہیں لیکن روکتے کون ہیں خود کہئے وہابی دیوبندی۔ اب مطلب صاف ہے کہ سنی کون ہوا خود کہہ دو کہ بریلوی۔

اذان کے وقت "الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" کو وقت پڑھنے کے لئے فقیر کے رسالے کافی ہیں۔ یہاں یہ دکھانا ہے کہ اس کی تاریخی حیثیت کیا ہے تاکہ ناظرین اصل نزاع کو سمجھ سکیں۔

یاد رہے کہ اذان کے ساتھ صلوٰۃ وسلام چھٹی صدی ہجری میں سلطان صلاح الدین ایوبی سے رائج ہ

Marfat.com

یہاں تک کہ حرمین طیبین (مسجد نبوی اور کعبہ معظمہ) میں بھی اذان کے وقت صلوٰۃ وسلام پڑھا جاتا تھا۔ اس کی بندش محمد بن عبدالوہاب نے کی بلکہ اس نے ایک مؤذن کو محض اس لئے قتل کروا دیا تھا کہ وہ اذان کے بعد صلوٰۃ وسلام پڑھتا تھا ملاحظہ ہو۔ الدرر السنیہ ص۵۹ مطبوعہ مکتبہ رحیمیہ پشاور۔ اس کے علاوہ کسی عالم نے علماء اہل سنت سے چھٹی صدی ہجری سے لے کر تیرہ صدی ہجری تک منع نہیں کیا اور نہ ناجائز کہا۔ رہا محمد بن عبدالوہاب نجدی کا معاملہ تو دارالعلوم دیوبند کے صدر مدرس جناب مولانا حسین احمد مدنی صاحب اسے گمراہ جانتے ہیں اور اس کے اقوال کو کفریہ قرار دیتے ہیں اب موجودہ دیوبندی اور وہابی حضرات سوچیں کہ انہیں اس مسئلہ میں علماء حق جن کا ذکر خیر گذر چکا ہے کہ ساتھ دینا ہے یا محمد بن عبدالوہاب نجدی کا۔

آخری گذارش

فقیر اویسی غفرلہ' کتاب کو یہاں ختم کرتا ہے تاکہ طوالت موجب ملامت نہ ہو' اہل انصاف کے لئے اتنا مواد کافی ہے ضدی کو دفاتر بھی ناکافی۔ فقیر نے ہر پہلو سے مسئلہ کو سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ احادیث صحیحہ کے علاوہ فقہاء کرام کے فتاویٰ اور وہ مشائخ عظام و علماء کرام جن کو اس عمل سے فائدے نصیب ہوئے ان کے صحیح واقعات و مستند روایات بھی لکھے ہیں اور مجرب نسخے بھی تاکہ کوئی بیمار اگر انہیں آزمائے تو آج بھی اس کی روحانی بیماری دور ہو سکتی ہے لیکن جو بدقسمت الٹا علاج کو بیماری سمجھے اسے خاک شفا ہوگی۔

فقیر اویسی غفرلہ نے ان بیماروں کی اصل بیماری کا سبب بتایا ہے تاکہ بیمار کو سمجھ کا موقعہ مل سکے کہ کب سے اور کیوں بیمار رہا۔ الحمد للہ نجدی

Marfat.com

محمد بن عبدالوہاب کو اہلسنت کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ وہ خارجی اور ابن تیمیہ کا معتقد تھا اور علمائے محققین مثلاً امام شامی صاحب فتاوی شامی رحمۃ اللہ علیہ نے محمد بن عبدالوہاب کو خوارج کہا۔ اور ابن تیمیہ کی گمراہی پر محققین علماء متفق ہیں۔ یہاں تک بعض فضلائے دیوبند مثلاً مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہ بھی گمراہ اور گمراہ کن کہتے ہیں اسی لئے دور حاضرہ کے اکثر مسائل مختلفہ محمد بن عبدالوہاب نے تحریک وھابیت کے دوران کھڑے کیے بالخصوص "ندائے یا رسول اللہ" سے تو اسے ایسی ضد تھی اور اب بھی نجدیوں کو اس طرح ضد ہے جیسے یہودیوں کو اسلام سے اس لئے گذارش ہے کہ قطع نظر دلائل اہلسنت کے ناظرین خود فیصلہ فرمائیں کہ جمہور کا مذہب چاہیئے یا محمد بن عبدالوھاب نجدی کا۔

فیصلہ کل قیامت میں ایک طرف ندائے یا رسول اللہ کے قائلین جو صحابہ کرام تابعین تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین اور مشائخ اولیاء کاملین ہوں دوسری طرف منکرین میں محمد بن عبدالوھاب نجدی اور ابن تیمیہ اور ان کے معتقدین بتایئے آپ کس کو چاہتے ہیں۔ یہ ہمارا پختہ یقین ہے کہ پہلا گروہ ناجی و جنتی ہے اور دوسرا گروہ گمراہ اور بے دین۔ انشاء اللہ جہنم کے ایندھن اس لئے حدیث میں ہے۔

اَلْخَوَارِجُ كِلَابُ النَّار

خارجی جہنم کے کتے ہیں۔ اگر کسی کو گروہ ثانی پسند ہے تو پھر قیامت میں ان کے ساتھ جہنم میں جانا پڑا تو پھر کیا کرو گے۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْن۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ الکریم الامین وعلیٰ آلہ واصحابہ الطیبین الطاھرین

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

۲۲ رجب ۱۴۱۵ھ شب سہ شنبہ بہاولپور پاکستان طبع دوم

Marfat.com

قصیدہ نعمانیہ عربیہ مع اردو ترجمہ

تصنیف امام اعظم سیدنا امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

مقدمہ :- دیوبندی فرقہ سیدنا ابوحنیفہ کی تقلید کا دم بھرتے ہیں اور بھولے بھالے اہلسنت کو دھوکہ دیتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے تمہارے مسائل حاضر و ناظر اور ندائے یارسول اللہ وغیرہ ثابت ہو جائیں تو ہم سنی بریلوی ہو جائینگے یہ بھی انکار سراسر دھوکہ ہے ورنہ اگر وہ سچے پکے سنی حنفی ہیں تو لیجئے

یہ قصیدہ حضور سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد فرمودہ ہے

اس قصیدہ مبارک سے جہاں یہ پتہ چلتا ہے کہ حضرت امام اعظم کو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار گہر بار سے کس قدر عقیدت و محبت تھی۔ وہاں پر یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے عقیدہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مالک و مختار، نور مجسم، حاضر و ناظر، حاجت روا و مشکل کشا باعث ارض و سما، سید انبیاء، شافع روز جزا اور تمام مخلوقات کے آقا و ولی ملجا و ماویٰ کہنا جائز ہے مکتب فکر دیوبند سے تعلق رکھنے والے حضرات اس کے مطالعہ سے اپنے بگڑے ہوئے عقائد کی کافی اصلاح کر سکتے ہیں کیونکہ وہ اپنے آپ کو امام اعظم کا مقلد ظاہر کرنے کے باوجود حضور علیہ السلام کو حاضر و ناظر، حاجت روا۔ مالک و مختار کہنے سے اہل اسلام کو نہ صرف روکتے ہیں بلکہ انہیں اس "جرم" میں کافر مشرک بھی کہتے ہیں۔

لطیفہ :- دیوبندی فرقہ کا یہ حربہ عامۃ الورود ہے کہ اسلاف صالحین کے حوالہ جات پیش کئے جائیں تو پہلے سرے سے اسلاف صالحین کی بات کا انکار کر دیں گے اگر ہم اسلاف صالحین کی تحقیق دکھلاتے ہیں تو کہتے ہیں قرآن و حدیث میں دکھاؤ۔ قرآن و حدیث سے پیش کئے جائیں تو اپنی من مانی تاویل کرتے ہیں کچھ یہی حال قصیدہ نعمانیہ کے ساتھ ہے ان کا مطالبہ تھا کہ ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی تصدیق لاؤ۔ ہم نے قصیدہ نعمانیہ پیش کیا تو پھر سرے

Marfat.com

اسکا انکار کر دیا چنانچہ انکے ایک نام نہاد محقق کا سوال پڑھیئے۔

سوال :۔ یہ قصیدہ النعمان سراسر جعلی ہے حضرت ابو حنیفہ کی یہ ہرگز تصنیف نہیں ہے بغیر فقہ اکبر کے ان کی اپنی دنیا میں کوئی تصنیف نہیں (تبریدالنواظر ص۱۸۸)

جواب :۔ اہل سنت قدماء سے کوئی بھی امام اعظم رضی اللہ عنہ کی تصنیف کا منکر نہیں ہاں معتزلہ کو انکار ہے یا اب دیوبندیوں کو بھی تو میں یقین سے کہتا ہوں کہ دیوبندی معتزلی ہیں معتزلہ کے رد میں احناف قدماء نے ثابت کر کے دکھایا ہے کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کی تصانیف یہ ہیں فقہ اکبر، کتاب العالم والمتعلم، کتاب الاوسط کتاب الوصیۃ، کتاب المقصودیہ یہ کتابیں اسقدر مشہور ہیں کہ سند کی بھی محتاج نہیں اگر دیوبندی ان کی سند چاہتے ہوں تو قاضی ابو زید الدبوسی کی کتاب الزکاۃ کے باب زکاۃ الخارج اور ابو سہل الغزالی کی کتاب الطہارۃ کے باب الحیض اور ابو علی الدقاق کی کتاب النکاح کے باب العدۃ اور ابو المنصور ماتریدی کی کتاب الزکاۃ کے باب زکاۃ السوائم اور کتاب الوکالۃ باب البیع والشراء اور ابو اللیث سمر قندی کی کتاب النکاح کے باب المہر کا مطالعہ فرمائیں۔ ان میں شرح فقہ اکبر تو عام دستیاب ہے۔ امام صاحب رضی اللہ عنہ کی ایک اور کتاب بندہ کے علم میں ہے جس کا نام زبدۃ النصائح ہے اور اس کا ذکر قرۃ العین بفتاوی علماء الحرمین میں شیخ عبد الحفیظ بن درویش العجیمی حنفی مفتی مکہ مکرمہ نے صفحہ ۶۰ پر کیا ہے۔ امام اعظم کا وصال ۱۵۰ھ ہجری میں ہوا یعنی دوسری صدی ہجری کے نصف میں اس وقت سے لے کر آج تک کسی بھی عالم سے اس قصیدہ کا انکار منقول نہیں۔

لہٰذا دیوبندیوں کے رئیس المحرفین صاحب کو اپنی قلت علمی پر آنسو بہانا چاہیئے۔

قصیدہ نعمانیہ کی تصدیق :۔ گزشتہ صدی ۱۴۰۰ھ میں بعض دیوبندی فضلاء نے اس کی شرح مطبع مجتبائی دہلی سے شائع کی فقیر نے شرح قصیدہ نعمانیہ کی شرح لکھی ہے اس شرح کی موقعہ بموقعہ عبارات و حوالہ جات لکھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی تو وہ شرح عنقریب منظر عام پر آجائے گی (ان شاء اللہ) (والسلام محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

Marfat.com

(۱) يَا سَيِّدَ السَّادَاتِ جِئْتُكَ قَاصِداً
أَرْجُوْ رِضَاكَ وَاَحْتَمِيْ بِحِمَاكَ

یارسول اللہ! بندہ حاضرِ دربار ہے آپ کی خوشنودی و حفظِ امان درکار ہے

۲ وَاللّٰهِ يَا خَيْرَ الْخَلَائِقِ اِنَّ لِيْ
قَلْباً مَشُوْقاً لَا يَرُوْمُ سِوَاكَ

ہے میرے پہلو میں یا خیرالخلائق ایسا دل

جو ہے شیدا آپ کا اور غیر سے بیزار ہے

(۳) وَبِحَقِّ جَاهِكَ اِنَّنِيْ بِكَ مُغْرَمٌ
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّنِيْ اَهْوَاكَ

آپ کی عظمت کی میں کھا کر قسم کہتا ہوں سچ

یہ دل عاشق شرابِ عشق سے سرشار ہے

(۴) اَنْتَ الَّذِيْ لَوْلَاكَ مَا خُلِقَ امْرُءٌ
كَلَّا وَلَا خُلِقَ الْوَرٰى لَوْلَاكَ

گر نہ ہوتے آپ تو پیدا نہ ہوتی کوئی شئے

آپ کے ہونے سے ہی یہ گلشن و گلزار ہے

۵ اَنْتَ الَّذِيْ مِنْ نُوْرِكَ الْبَدْرُ اكْتَسٰى
وَالشَّمْسُ مُشْرِقَةٌ بِنُوْرِ بَهَاكَ

آپ ہی کے نور سے روشن ہیں یہ شمس و قمر آپ ہی سے سارا عالم مطلعِ انوار ہے

۶۔ اَنْتَ الَّذِيْ لَمَّا رُفِعْتَ اِلَى السَّمَاءِ
بِكَ قَدْ سَمَتْ وَتَزَيَّنَتْ لِسُرَاكَ

آپ کی معراج سے رتبہ ملا افلاک کو فخر کرتا آپ پر ہر ثابت و سیار ہے

Marfat.com

(۷) اَنْتَ الَّذِیْ نَادَاکَ رَبُّکَ مَرْحَبًا
وَلَقَدْ دَعَاکَ لِقُرْبِہٖ وَحَبَاکَ
مرحبا کہہ کر پکارا آپ کو اللہ نے
اور بلا کر قرب کی خاطر حضوری نیا تھا دیا

(۸) اَنْتَ الَّذِیْ نِبِیْنَا سَاَلْتَ شَفَاعَۃً
لَبَّاکَ رَبُّکَ لَمْ تَکُنْ لِسِوَاکَ
جب شفاعت کی ہماری التجا کی آپ نے
حق نے فرمایا تمہارا ہی یہ حق ہے مصطفےٰ

(۹) اَنْتَ الَّذِیْ لَمَّا تَوَسَّلَ اٰدَمُ
مِنْ زَلَّۃٍ بِکَ فَازَ وَھُوَ اَبَاکَ
آپ کے دادا صفی اللہ ہوئے جب کامیاب
اپنی لغزش پر وسیلہ جب کہ چاہا آپ کا

(۱۰) وَبِکَ الْخَلِیْلُ دَعَا فَعَادَتْ نَارُہٗ
بَرْدًا وَقَدْ خَمَدَتْ بِنُوْرِ سَنَاکَ
آگ ابراہیم پر فوراً ہوئی سرد و فرد
واسطے دے کر انہوں نے آپ کا جب کی دعا

(۱۱) وَدَعَاکَ اَیُّوْبُ لِضُرٍّ مَسَّہٗ
فَاُزِیْلَ عَنْہُ الضُّرُّ حِیْنَ دَعَاکَ
وقت سختی جب پکارا آپ کو ایوب نے
دور سختی ہو گئی ان کی نہیں یا مجتبےٰ

Marfat.com

(۱۲) وَبِكَ الْمَسِيْحُ أَتَى بَشِيْرًا مُخْبِرًا
بِصِفَاتِ حُسْنِكَ مَادِحًا بِعُلَاكَ

بن کے مداحِ علیٰ اور مخبرِ حسنِ صفات
آئے عیسیٰ آپ کا مژدہ سنانے بے ریا

(۱۳) وَكَذَاكَ مُوْسٰى لَمْ يَزَلْ مُتَوَسِّلًا
بِكَ فِي الْقِيَامَةِ يَحْتَمِيْ بِحِمَاكَ

آپ کے متوسل اس دنیا میں بھی موسیٰ رہے
روزِ محشر بھی رکھیں گے آپ پر آسرا

(۱۴) وَالْاَنْبِيَاءُ وَكُلُّ خَلْقٍ فِي الْوَرٰى
وَالرُّسُلُ وَالْاَمْلَاكُ تَحْتَ لِوَاكَ

سب رسل، کل انبیاء سارے فرشتے اور خلق
آپ کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے یا خیر الوریٰ

(۱۵) لَكَ مُعْجِزَاتٌ اَعْجَزَتْ كُلَّ الْوَرٰى
وَفَضَائِلٌ جَلَّتْ فَلَيْسَ تُحَاكٰى

لوہا مانا خلق نے ہے معجزوں کا آپ کے
ہو نہیں سکتا فضائل کے بیاں کا حق ادا

(۱۶) نَطَقَ الذِّرَاعُ بِسَمِّهِ لَكَ مُعْلِنًا
وَالضَّبُّ قَدْ لَبَّاكَ حِيْنَ اَتَاكَ

بکری کے شانہ نے زہر آلودگی کر دی بیاں
گو وہ حاضر خدمت ہوئی لبیک کہتی برملا

Marfat.com

۱۷۔ وَالذِّئبُ جَاءَكَ وَالْغَزَالَةُ قَالَتْ
بِكَ تَسْتَجِيرُ وَتَحْتَمِي بِحِمَاكَ

بھیڑیا، ہرنی نے آپ کی پائی حمایت
حاضر خدمت ہوئے وہ آپ سے چاہتے پناہ

۱۸۔ وَكَذَا الْوُحُوشُ اَتَتْ اِلَيْكَ وَسَلَّمَتْ
وَشَكَا الْبَعِيرُ اِلَيْكَ حِيْنَ رَاٰكَ

آکے وحشی جانور کہنے لگے تجھ کو سلام
اونٹ نے بھی اپنا شکوہ آپ سے سب کہہ دیا

۱۹۔ وَدَعَوْتَ اَشْجَارًا اَتَتْكَ مُطِيْعَةً
وَسَعَتْ اِلَيْكَ مُجِيْبَةً لِنِدَاكَ

جب بلایا اشجار کو ہوکر مطیع حاضر ہوئے
دوڑے آئے آپ کی خدمت میں وہ سنکر ندا

۲۰۔ وَالْمَاءُ فَاضَ بِرَاحَتَيْكَ وَسَبَّحَتْ
صُمُّ الْحَصٰى بِالْفَضْلِ فِيْ يُمْنَاكَ

آپ کی ہتھیلیوں سے پانی جاری ہوگیا
پہلے داہنے ہاتھ میں پتھر نے بھی کلمہ پڑھا

۲۱۔ وَعَلَيْكَ ظَلَّلَتِ الْغَمَامَةُ فِي الْوَرٰى
وَالْجِذْعُ حَنَّ اِلٰى كَرِيْمِ لِقَاكَ

مخلوق میں وہ آپ ہیں کہ ابر بھی سایہ کرے
آپ کی قربت کی خاطر حنانہ بھی رونے لگا

Marfat.com

۲۱ وَكَذَاكَ لَا اَثَرٌ لِمَشْيِكَ فِي الثَّرىٰ

وَالصَّخْرُ قَدْ غَاصَتْ بِهٖ قَدَمَاكَ

یونہی چلنے سے نہ پڑتا خاک پر کوئی نشان

پتھر کے سینے میں اتر جاتا اکثر نقش پا

۲۲۔ وَشَفَيْتَ ذَا الْعَاهَاتِ مِنْ اَمْرَاضِهٖ

وَمَلَأْتَ كُلَّ الْاَرْضِ مِنْ جَدْوَاكَ

سب مریضوں کو بیماری سے شفا دی آپ نے

اپنے جود ولطف سے روئے زمین کو بھر دیا

۲۳۔ وَرَدَدْتَ عَيْنَ قَتَادَةَ بَعْدَ الْعَمٰى

وَابْنَ الْحُصَيْنِ شَفَيْتَهٗ بِشِفَاكَ

آپ نے نابینا قتادہ کو بینائی پھیر دی

ابن حصین کو اپنے فضل وکرم سے بخشی شفا

۲۵۔ وَكَذَا خُبَيْبًا وَابْنَ عَفْرَا بَعْدَ مَا

جُرِحَا شَفَيْتَهُمَا بِلَمْسِ يَدَاكَ

ابن عفرا و خبیب جب کہ تھے زخمی بہت

دونوں ہاتھوں سے کیا مس اور اچھا کر دیا

۲۶۔ وَعَلِيًّا الْمَرْمَدَ اِذْ رَاٰوَيْتَهٗ

فِيْ خَيْبَرٍ فَشُفِيْ بِطِيْبِ لِمَاكَ

آپ کی خوشبوئے لب سے حضرت علی اچھے ہوئے

یوم خیبر عارضہ چشم میں تھے مبتلا

Marfat.com

۲۷۔ وَسَأَلْتَ رَبَّكَ فِي ابْنِ جَابِرٍ الَّذِي
قَدْ مَاتَ اَحْيَاهُ وَقَدْ اَرْضَاكَ

حق نے زندہ کر دیا جابر کے مردہ پسر کو
آپ کی سُن کر دعا۔ آپ کو راضی کیا

۲۸۔ شَاةٌ مَسَسْتَ لِاُمِّ مَعْبَدٍ الَّتِي
نَشِفَتْ فَدَرَّتْ مِنْ شِفَاءِ رُقْيَاكَ

دودھ اس کا خشک تھا پر دو دھاری ہوگئی
اُمِّ معبد کی بکری کو جب آپ نے مس کر دیا

۲۹۔ وَدَعَوْتَ عَامَ الْقَحْطِ رَبَّكَ مُعْلِنًا
فَانْهَلَّ قَطْرُ السُّحْبِ حِيْنَ دُعَاكَ

قحط سالی میں دعا کی آپ نے اللہ سے
مینہ برسنے لگا فی الفور ہی وقتِ دُعا

۳۰۔ وَدَعَوْتَ كُلَّ الْخَلْقِ فَانْقَادُوْا اِلٰى
دَعْوَاكَ طَوْعًا سَامِعِيْنَ نِدَاكَ

آپ نے اسلام کی دعوت دی جملہ خلق کو
آئے طوعاً آپ کی جانب سبھی سُنکر ندا

۳۱۔ وَخَفَضْتَ دِيْنَ الْكُفْرِ يَا عَلَمَ الْهُدٰى
وَرَفَعْتَ دِيْنَكَ فَاسْتَقَامَ هُدَاكَ

کر دیا پست آپ نے کفر اے ہدایت کے علم
سربلندی دین کو دی جم گیا نقشِ ہدیٰ

Marfat.com

۳۲. أَعْدَاكَ عَادُوْا فِي الْقَلِيْبِ بِجَهْلِهِمْ
صَرْعٰى وَقَدْ حُرِمُوا الرِّضٰى بِجَفَاكَ

اندھے کنویں میں گرے دشمن جہالت سے تمام
ہو گئے محروم رحمت آپ پر کر کے جفا

۳۳. فِيْ يَوْمِ بَدْرٍ قَدْ اَتَتْكَ مَلَائِكٌ
مِنْ عِنْدِ رَبِّكَ قَاتَلَتْ اَعْدَاكَ

بدر کے دن آئے اللہ کے فرشتے فوج فوج
آپ کے اعداء سے لڑ کر کر دیا ان کو فنا

۳۴. وَالْفَتْحُ جَاءَكَ يَوْمَ فَتْحِكَ مَكَّةَ
وَالنَّصْرُ فِي الْاَحْزَابِ قَدْ وَافَاكَ

یوم فتح مکہ بھی حضرت ہوئے فیروز مند
اور ہوئی احزاب میں بھی نصرتِ حق راہنما

۳۵. هُوْدٌ وَيُوْنُسُ مِنْ بَهَاكَ تَجَمَّلَا
وَجَمَالُ يُوْسُفَ مِنْ ضِيَاءِ سَنَاكَ

ہود و یونس حسنِ حضرت سے ہوئے صاحب جمال
نور سے تھی آپ ہی کے حسنِ یوسف کی ضیاء

۳۶. فَقَدْ فُقْتَ يَاطٰهٰ جَمِيْعَ الْاَنْبِيَاءِ
طُرًّا فَسُبْحَانَ الَّذِيْ اَسْرَاكَ

آپ سارے انبیاء پر فائق اے طٰہٰ ہوئے
آپ کو شب میں خدا عرش پر لے گیا

Marfat.com

۳۶۔ وَاللّٰہِ یَا یٰسِیْنَ مِثْلُکَ لَمْ یَکُنْ
فِی الْعَالَمِیْنَ وَحَقِّ مَنْ اَنْبَاکَ

آپ کا یٰسین مخلوقات میں ثانی نہیں
وہ اس کا شاہد ہے وہ رب جس نے نبوت کی عطا

۳۷۔ عَنْ وَصْفِکَ الشُّعَرَاءُ یَا مُدَّثِّرُ
عَجَزُوْا وَکَلُّوْا مِنْ صِفَاتِ عُلَاکَ

ہمارے مدثر کے ہیں اتنے صفاتِ عالیہ
جن کی ہے تعریف سے قاصر ہر اک شاعر رہا

۳۹۔ اِنْجِیْلُ عِیْسٰی قَدْ اَتٰی بِکَ مُخْبِرًا
وَلَنَا الْکِتَابُ اَتٰی بِمَدْحِ عُلَاکَ

آئی تھی انجیل عیسیٰ آپ کی دینے خبر
اور ہے قرآن میں بھی مدح حضرت کی سوا

۴۰۔ مَاذَا یَقُوْلُ الْمَادِحُوْنَ وَمَا عَسٰی
اَنْ یَجْمَعَ الْکُتَّابُ مِنْ مَعْنَاکَ

مدح میں کیا آپ کی کوئی کہے گا مدح کو
لکھنے والے کیا لکھیں گے آپ کے وصف و ثنا

۴۱۔ وَاللّٰہِ لَوْ اَنَّ الْبِحَارَ مِدَادُھُمْ
وَالشُّعْبُ اَقْلَامٌ جُعِلْنَ لِذَاکَ

روشنائی ان کی ہو جائیں اگر دریا تمام
اور اشجارِ جہاں سے ہیں قلم سنکھوں بنا

Marfat.com

۴۲۔ لَمْ يَقْدِرِ الثَّقَلَانِ يَجْمَعُ نَشْرَهٗ
أَبَدًا وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ إِدْرَاكَ

جب بھی جن وانس مل کر جو لکھیں گے ہوگا ہیچ
کیا لکھیں یارا نہیں جب شان کے ادراک کا

۴۳۔ بِكَ لِيْ قُلَيْبٌ مُغْرَمٌ يَا سَيِّدِيْ
وَحُشَاشَةٌ مَحْشُوَّةٌ بِهَوَاكَ

دل میرا ہے آپ ہی کا شیفتہ یا سیدی
جان جو باقی ہے اس میں آپ ہی کا ہے ہوا

۴۴۔ فَإِذَا سَكَتُّ فَفِيْكَ صَمْتِيْ كُلُّهٗ
وَإِذَا نَطَقْتُ فَمَادِحًا عُلْيَاكَ

چپ جو ہوتا ہوں تو ہوتا ہوں تصور میں ترے
بولتا جب ہوں تو مدحت میں تیری ہوں بولتا

۴۵۔ وَإِذَا سَمِعْتُ فَعَنْكَ قَوْلًا طَيِّبًا
وَإِذَا نَظَرْتُ فَمَا أَرٰى إِلَّاكَ

سنتا ہوں جب تو ہوں سنتا آپ کے اقوال کو
دیکھتا ہوں جب تو میں ہوں آپ ہی کو دیکھتا

۴۶۔ يَا مَالِكِيْ كُنْ شَافِعِيْ فِيْ فَاقَتِيْ
إِنِّيْ فَقِيْرٌ فِي الْوَرٰى لِغِنَاكَ

میرے مالک فقر میں ہیں آپ ہی شافع میرے
سب سے بڑھ کر آپ کا ہوں میں ہی محتاجِ غنا

Marfat.com

۴۷. یَا اَکْرَمَ الثَّقَلَیْنِ یَا کَنْزَ الْوَرٰی
جُدْلِیْ بِجُوْدِکَ وَاَرْضِنِیْ بِرِضَاکَ
اکرم الثقلین اور کنز الوریٰ بھی آپ ہیں
کیجئے راضی رضا سے جود سے بھی کچھ عطا

۴۸. اَنَا طَامِعٌ بِالْجُوْدِ مِنْکَ وَلَمْ یَکُنْ
لِاَبِیْ حَنِیْفَةَ فِی الْاَنَامِ سِوَاکَ
میں حریصِ بخششِ حضرت نہ کیوں ہوں جب نہیں
بوحنیفہ کا کوئی یاور محمد کے سوا

۴۹. فَعَسَاکَ تَشْفَعُ فِیْهِ عِنْدَ حِسَابِهٖ
فَلَقَدْ غَدَا مُتَمَسِّکًا بِعُرَاکَ
ہے امید اس کو کہ ہوں گے آپ شافعِ روزِ حشر
اس لئے کہ اس نے اک دامن ہے پکڑا آپ کا

۵۰. فَلَاَنْتَ اَکْرَمُ شَافِعٍ وَّ مُشَفَّعٍ
وَمَنِ الْتَجٰی بِحِمَاکَ نَالَ رِضَاکَ
سب سے بڑھ کر آپ مقبول شفاعت ہیں شفیع
جس نے تھاما آپ کا دامن ملی اس کو رضا

۵۱. فَاجْعَلْ قِرَاکَ شَفَاعَةً لِّیْ فِیْ غَدٍ
فَعَسٰی اُرٰی فِی الْحَشْرِ تَحْتَ لِوَاکَ
میری مہمانی شفاعت آپ کی ہو کل کے دن
ہوں میں حضرت روزِ محشر آپ کے تحت ..

Marfat.com

۵۲۔ صَلَّى عَلَيْكَ اللّٰهُ يَا عَلَمَ الْهُدٰى
مَا حَنَّ مُشْتَاقٌ اِلٰى مَثْوَاكَ

اے ہدایت کے نشان اللہ کی رحمت آپ پر
ہو جہاں تک کوئی مشتاق آپ کے دیدار کا

۵۳۔ وَعَلٰى صَحَابَتِكَ الْكِرَامِ جَمِيْعِهِمْ
وَالتَّابِعِيْنَ وَكُلِّ مَنْ وَالَاكَ

آپ کے صاحب کرام اور تابعین پر بھی درود
اور اُس پر بھی جو رکھے دوست حضرت کو سوا

تمت بالخیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

قصیدہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

الموسوم بہ

قصیدہ اطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

عقیدۂ اہل سنت کی تائید و منکرین شانِ رسالت کی تردید میں ایک مشہور قصیدہ جس میں یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نداء کے علاوہ رسول اللہ **صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم اختیارات و تصرفات کا** ثبوت ہے جس میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہٗ نے بارگاہِ رسالت میں استغاثہ ونداء اور تضرع والتجا کی ہے۔ یہ اطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کا مشہور و نایاب منظوم رسالہ اور قصائد نعتیہ کا مجموعہ ہے جسے دیو بندی مکتبِ فکر کے مولوی عبدالاحد نے مطبع

Marfat.com

مجتبائی دہلی میں چھاپا ہم اپنے دلائل کی پختگی کے لئے مندرجہ ذیل چند اشعار کا انتخاب کیا ہے۔ دیوبندی وہابی مکتب فکر کے علماء ایک طرف تو حضرت شاہ ولی اللہ سے اپنی نسبت و گہرا تعلق ظاہر کرتے ہیں اور دوسری طرف یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ "جس کا نام محمد ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں" اور "رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا" (تقویۃ الایمان) بلکہ ایسے عقائد والوں کو کفر و شرک اور بدعت اور نکاح ٹوٹ جانے کی دھمکیاں دیتے ہیں۔ اب ذرا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہٗ سے سنیئے۔

(۱) تَطَلَّبْتُ هَلْ مِنْ نَاصِرٍ اَوْ مُسَاعِدٍ
اَلُوْذُ بِهٖ مِنْ خَوْفِ سُوْءِ الْعَوَاقِبِ

شاہ ولی اللہ صاحب کا اپنا فارسی ترجمہ:۔ می جویم کہ آیا ہیچ یاری دہندہ و مدد کنندہ ہست کہ پناہ بگیرم ذنا ترس شدت و سختی عواقب امور دفع گردد۔

ترجمہ اردو:۔ میں نے تلاش کیا کہ کیا کوئی ایسا مددگار و معاون ہے کہ میں اُس کی پناہ لوں اور خوف شدت و انجام امور کی سختی دفع ہو۔

۲۔ فَلَسْتُ اَرٰى اِلَّا الْحَبِيْبَ مُحَمَّدًا
رَسُوْلَ اِلٰهِ الْخَلْقِ جَمِّ الْمَنَاقِبِ

ترجمہ فارسی:۔ پس نمی بینم ہیچ کس را مگر آں محبوب را کہ نام مبارک ایشاں محمد است صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغامبر خدا تعالےٰ وکثیر المناقب۔

ترجمہ اردو:۔ پس میں نے کسی کو نہیں دیکھا سوائے اس محبوب کے جس کا نام مبارک محمد ہے جو پیغمبر خدا اور کثیر المناقب ہیں صلے اللہ علیہ وسلم۔

۳۔ وَمُعْتَصِمِ الْمَكْرُوْبِ فِیْ كُلِّ غَمْرَةٍ
وَمُنْتَجَعِ الْغُفْرَانِ مِنْ كُلِّ تَائِبٍ

Marfat.com

ترجمہ فارسی:۔ بنظر نمی آید مرا مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جائے دست زدن اندوہ گین است در سر شدتے و جائے طلب کردن مغفرت است بہ نسبت ہر توبہ کنندہ و دریں بیت اشارہ است بمضمون آیۂ کریمہ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا۔

ترجمہ اردو:۔ مجھے صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی نظر آتے ہیں جن کا دامن غمگین ہر شدت میں پکڑ سکتے ہیں اور جہاں ہر توبہ کرنے والا مغفرت طلب کر سکتا ہے۔ اس شعر میں اس آیت کے مضمون کی طرف اشارہ ہے جس میں باری تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ "جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنیوالا مہربان پائیں۔

۴۔ مَلَاذُ عِبَادِ اللّٰهِ مَلْجَاءُ خَوْفِهِمْ
اِذَا جَاءَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ فِيْهِ شَيْبُ الذَّوَائِبِ

ترجمہ فارسی:۔ جائے پناہ گرفتن بندگان خدا و گریز گاہ ایشان در وقت خوف ایشاں وقتیکہ بیاید۔ روزیکہ دراں روز سفید شدن گیسوہا است یعنی روز قیامت۔

اردو:۔ قیامت کے دن جب کہ بال سفید ہو جائیں گے اس دن بھی اللہ کے بندے حضور ہی کی پناہ لیں گے اور خوف کے وقت آپ ہی کی طرف دوڑیں گی۔

۵۔ وَاَحْسَنُ خَلْقِ اللّٰهِ خُلْقًا وَّ خِلْقَةً
وَاَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ عِنْدَ النَّوَائِبِ

ترجمہ فارسی:۔ بہترین خلق خداست در خصلت و در شکل و نافع ترین ایشاں ست مردمان را نزدیک ہجوم حوادث زماں۔

Marfat.com

اُردو۔ آپ اپنی صورت و سیرت میں تمام خلقِ خدا سے بہترین ہیں اور زمانہ کے ہجوم حوادث کے وقت لوگوں کو سب سے زیادہ نفع پہنچانے والے ہیں۔

۶۔ وَاَجْوَدُ خَلْقِ اللّٰہِ صَدْراً وَّنَائِلاً
وَاَبْسَطُھُمْ کَفاًّ عَلٰی کُلِّ طَالِبٍ

ترجمہ فارسی۔ سخی ترین خلق خدا است باعتبار سینہ و باعتبار عطا و کشادہ کنندہ ترین ایشان است دست را بر ہر سوال کنندہ۔

اردو:۔ آپ اپنے سینہ مبارک و نعمتیں عطا فرمانے کے لحاظ سے تمام مخلوق خدا سے زیادہ سخی ہیں اور اپنی بارگاہ میں ہر سوال کرنے والے پر سب سے زیادہ کشادہ دست ہیں۔

مِنَ الْغَیْبِ کَمْ اَعْطَی الطَّعَامَ لِجَائِعٍ
وَکَمْ مَرَّۃً اَسْقَی الشَّرَابَ لِشَارِبٍ

ترجمہ۔ از مدد عالم غیب بسیار طعام داد گرسنہ را و بسیار بار آب داد نوشندہ را۔

اردو:۔ آپ نے عالم غیب کی مدد سے کئی بار بھوکوں کو کھانا کھلایا اور کئی مرتبہ پیاسوں کو پانی پلایا۔

۸۔ وَکَمْ مِنْ مَرِیْضٍ قَدْ شَفَاہُ دُعَاؤُہٗ
وَاِنْ کَانَ قَدْ اَشْفٰی بِوَجْبَۃِ وَاجِبٍ

ترجمہ:۔ بسیار مریض کہ تندرست ساخت او را آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم واگرچہ نزدیک شدہ بود با قتادنی کہ مردہ را باشد۔

اردو:۔ آپ کی دعا نے کئی ایسے بیماروں کو تندرست کر دیا جو موت کے قریب پہنچ چکے تھے۔

Marfat.com

۹۔ وَدَرَّتْ لَهٗ شَاةٌ لَدٰی اُمِّ مَعْبَدٍ
حَلِيْبًا وَلَا تُسْتَطَاعُ حَلْبَةُ حَالِبٍ

ترجمہ:۔ شیر داد آنحضرت را صلے اللہ علیہ وسلم بزے نزدیک اُمِ معبد شیر بسیار حال آنکہ طاقت نداشت یکبار دوشیدن دوشندہ را۔

اردو:۔ آپ کے لئے اُمِّ معبد کی بکری نے بہت دودھ دیا حالانکہ اُس میں ایک بار دودھ دینے کی طاقت بھی نہ تھی۔

۱۰۔ وَقَدْ سَاخَ فِي الْاَرْضِ حِصَانُ سُرَاقَةَ
وَفِيْهِ حَدِيْثٌ عَنْ بَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ

ترجمہ:۔ تحقیق بزمیں فرو رفت اسپ سراقہ بن مالک دریں بات حدیثی مروی است از براء بن عازب صحابی رضی اللہ عنہ۔

اردو:۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق آپ کے تصرف سے سراقہ ابن مالک کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا جبکہ سفر ہجرت میں انہوں نے آپ کا تعاقب کیا۔

۱۱۔ وَقَدْ فَاحَ طِيْبًا كَفُّ مَنْ مَسَّ كَفَّهٗ
وَمَا حَلَّ رَاسًا مَسَّ شَيْبُ الذَّوَائِبِ

ترجمہ:۔ ہر آئینہ دمید بوئے خوش از کف شخصے کہ دست رسانید بدست آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم و فرود نیا ید پیری کہ دست رسانید آنحضرت آنرا سفیدی گیسوہا۔

اردو:۔ جس نے آپ سے ہاتھ ملایا اُس کا ہاتھ خوشبودار ہو گیا اور جس کے سر پر آپ نے ہاتھ پھیرا اُس کے بالوں پر بڑھاپے کی سفیدی نہ آئی۔

۱۲۔ وَكَلَّمَهُ الْاَحْجَارُ وَالْعَجَمُ وَالْحَصٰو
وَتَكْلِيْمُ هٰذَا النَّوْعِ لَيْسَ بِرَائِبٍ

Marfat.com

ترجمہ:۔ سخن گفت با او سنگہا و بستہ زبان ہا سنگریزہا وسخن گفتن ایں نوع نیست موافق عادت ۔

اُردو:۔ آپ کے تصرف سے پتھروں، گونگوں اور کنکروں نے آپ سے کلام کیا اور اس نوع کا گفتگو کرنا خارق عادت ۔

۱۳ ۔ وَحَنَّ لَهُ الْجِذْعُ الْقَدِيْمُ تَحَزُّنًا
فَاِنَّ فِرَاقَ الْحَبِيْبِ اَدْهَى الْمَصَائِبِ

ترجمہ:۔ نالہ کرد برائے او تنہ درخت کہنہ از جہت اندوہ پس تحقیق فراق دوست شاق ترین مصیبتہا است۔

اردو:۔ آپ کے فراق میں پرانے درخت کا تنہ رو پڑا بے شک فراق حبیب سخت ترین مصیبت ہے ۔

۱۴ ۔ وَاَعْجَبُ تِلْكَ الْبَدْرُ يَنْشَقُّ عِنْدَهٗ
وَمَا هُوَ فِیْ اَعْجَازِهٖ مِنْ عَجَائِبِ

ترجمہ:۔ عجیب ترین معجزات ماہ شب چہاردہم شگافتہ شود ۔ نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نزدیک انشقاق بدر در اعجاز مر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم از عجائب۔

اردو:۔ چودھویں رات کے چاند کا شق ہونا آپ کا عجیب ترین معجزہ ہے لیکن آپ کی شان اعجازی کے پہلو میں کوئی عیب بات نہیں (کیونکہ آپ کی ہمت بہت بلند ہے ۔

۱۵ ۔ وَصَلّٰى عَلَيْكَ اللّٰهُ يَا خَيْرَ خَلْقِهٖ
وَيَا خَيْرَ مَامُوْلٍ وَّيَا خَيْرَ وَاهِبِ

ترجمہ:۔ رحمت فرستد بر تو خدائے تعالٰے اے بہترین خلق خدا اے بہترین کسیکہ امید او داشتہ شود واے بہترین عطا کنندہ۔

Marfat.com

اردو :- اے بہترین خلقِ خدا۔ اے امیدوں کے بہترین مرکز اور اے بہترین عطا فرمانے والے خدائے تعالےٰ آپ پر رحمت بھیجے ۔

۱۶ - وَیَا خَیْرَ مَنْ یُرْجیٰ لِکَشْفِ رَزِیَّۃٍ
وَمَنْ جُوْدُہٗ قَدْ فَاقَ جُوْدَ السَّحَائِبِ

ترجمہ :- اے بہترین کسیکہ امید او داشتہ شود برائے ازالۂ مصیبتے و اے بہترین کسیکہ سخاوت او زیادہ است از بارانِ بارہا ۔

اردو :- اے بہترین ذات ، جس کی امید رکھی جائے ازالۂ مصیبت کے لئے اور اے بہترین شخصیت ۔ جس کی سخاوت بادلوں کی بارش سے زیادہ ہے ۔

۱۷ -

فَاَشْھَدُ اَنَّ اللّٰہَ رَاحِمُ خَلْقِہٖ
وَاَنَّکَ مِفْتَاحُ لِکَنْزِ الْمَوَاھِبِ

ترجمہ :- گواہی می دہم کہ خدا تعالےٰ رحمت کنندہ بر بندگانِ خود است و تو اے رسولِ خدا کلید گنج بخش ہائے ۔

اردو :- میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں پر رحمت فرمانے والا ہے اور اے رسولِ خدا آپ بخششوں کے خزانے کی کنجی ہیں ۔

۱۸ - وَاَنَّکَ اَعْلَی الْمُرْسَلِیْنَ مَکَانَۃً
وَاَنْتَ لَھُمْ شَمْسٌ وَھُمْ کَالثَّوَاقِبِ

ترجمہ :- و گواہی می دہم کہ تو بلند ترین پیغامبرانی در مرتبہ و تو بمنزلہ آفتابِ ایشاں را و ایشاں بمنزلہ ستارہا اند ۔

اردو :- اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کا مرتبہ تمام پیغمبروں سے اعلیٰ ہے آپ بمنزلہ آفتاب کے ہیں اور وہ بمنزلہ ستاروں کے ۔

Marfat.com

۱۹۔ وَاَنْتَ شَفِیْعٌ یَوْمَ لَا ذُوْ شَفَاعَةٍ
بِمُغْنٍ کَمَا اَثْنٰی سُوَادُ بْنُ قَارِبِ

ترجمہ:۔ تو شفیعی روزیکہ، ہیچ شفاعت کنندہ نفع نہد چنانکہ مدح تو گفتہ است سواد ابن قارب رضی اللہ عنہٗ۔

اردو:۔ آپ اس دن کے شفیع ہیں جب کہ آپ سے پہلے کوئی شفاعت کنندہ نفع نہیں دے گا جیسا کہ سواد بن قارب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی تعریف فرمائی ہے۔

۲۰۔ اَنْتَ مُجِیْرِیْ مِنْ هُجُوْمِ مُلِمَّةٍ
اِذَا اَنْشَبَتْ فِی الْقَلْبِ شَرَّ الْمَخَالِبِ

ترجمہ:۔ تو پناہ دہندہ منی از ہجوم کردن مصیبتی وقتیکہ بخاند۔ در دل بدترین چنگا لہارا۔

اردو:۔ جب مصیبت دل میں بدترین پنجہ مارے اس وقت مصیبتوں کے ہجوم سے آپ ہی مجھے پناہ دینے والے ہیں۔

۲۱۔ فَمَا اَنَا اَخْشٰی اَزْمَةً مُدْلَهِمَّةً
وَلَا اَنَا مِنْ رَیْبِ الزَّمَانِ بِرَاهِبِ

ترجمہ:۔ پس نمی ترسم از سختی تاریک ونہ ہستم از گردش زمانہ ہراساں

اُردو:۔ پس نہ میں تاریک سختی سے ڈرتا ہوں۔ اور نہ میں گردشِ زمانہ سے ہراساں ہوں۔ اس لئے کہ

۲۲۔ فَاِنِّیْ مِنْکُمْ فِیْ قِلَاعٍ حَصِیْنَةٍ
وَحَدِّ حَدِیْدٍ مِنْ سُیُوْفِ الْمُحَارِبِ

ترجمہ:۔ من در قلعہ ہائے محکم ام از جانب شما ودر دیوار آہنم از شمشیر ہائے جنگ کنندہ۔ یعنی گو در حصار شمشیر ہا ام کہ بہ نصرت من وبرائے دفع اعدائے من

Marfat.com

نصب کردہ باشند۔

اُردو:۔ ہیں آپ کی طرف سے مضبوط قلعوں میں محفوظ ہوں اور آپ کی جانب سے میری امداد اور دشمنوں کے دفعیہ کے لئے تلواریں نصب ہیں۔

۲۳۔ يُنَادِيْ ضَارِعًا لِخُضُوْعِ قَلْبٍ
وَذُلٍّ وَّابْتِهَالٍ وَّالْتِجَاءٍ

ترجمہ:۔ ضراعت بالفتح خواری وزاری ابتہال۔ اخلاص و در دُعا آن است کہ ندا کند زار و خوار شدہ بشکستگی دل و اظہار بے قدری خود و باخلاص در مناجات و بہ پناہ گرفتن۔

اردو:۔ اخلاص یہ ہے کہ آپ کا مدح گو اور آپ کو پکارنے والا زار و خوار شکستہ دل اپنی نہایت بے قدری کے ساتھ حضور کی پناہ حاصل کرنے کے لئے آپ کو اس طرح ندا کرے کہ

۲۴۔ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَا خَيْرَ الْبَرَايَا
نَوَالَكَ اَبْتَغِيْ يَوْمَ الْقَضَاءِ

ترجمہ:۔ بایں طریق اے رسولِ خدا لے بہترین مخلوقات عطائے ترا می خواہم روز فیصل کردن یعنی روزِ حشر و حساب۔

اُردو:۔ اے رسولِ خدائے بہترین مخلوقات بروزِ حشر میں آپ کی عطا چاہتا ہوں۔

۲۵۔ اِذَا مَاحَلَّ خَطْبٌ مُدْلَهِمٌّ
فَاَنْتَ الْحِصْنُ مِنْ كُلِّ الْبَلَاءِ

ترجمہ:۔ وقتیکہ فرود آید کارِ عظیم در غایت تاریکی پس توئی پناہ از ہر بلا۔

اُردو:۔ جب نہایت تاریکی میں عظیم مصیبت پیش آئے اُس وقت آپ ہی ہر بلا سے ہماری پناہ ہیں۔

Marfat.com

۲۶- اِلَیۡکَ تَوَجُّہِیۡ وَبِکَ اسۡتِنَادِیۡ
وَفِیۡکَ مَطَامِعِیۡ وَبِکَ انۡتِجَائِیۡ

ترجمہ:۔ بسوئے توست رو آوردن من و بہ توست پناہ گرفتن من

اردو:۔ آپ ہی کی طرف مجھ سائل کا منہ ہے۔ میں آپ ہی کی پناہ کا طالب ہوں اور آپ ہی کی رحمت کا امیدوار ہوں (صلے اللہ تعالیٰ علیک و بارک وسلم)

سن تالیف قصیدہ مبارکہ ۱۱۷۷ھ مطبوعہ مطبع مجتبائی ۱۳۰۸ھ

ہم ایسے شواہد زیادہ سے زیادہ پیش کر سکتے ہیں۔ طوالت جو موجب ملالت ہے اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔ (وبیدہ الہدایۃ والتوفیق)

Marfat.com

رحمۃ الرحمٰن فی الصلوٰۃ والسلام عند الاذان

المعروف

اذان کے وقت

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

کا ثبوت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

فقیر نے اس سے قبل ایک ضخیم رسالہ "رجم الشیطان فی الصلوٰۃ والسلام عند الاذان" لکھا یہ اس کا خلاصہ مع اضافہ ہے تاکہ اہل اسلام اس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرسکیں۔

یاد رہے۔ ہم اہل سنت اذان سے قبل یا بعد الصلواۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھتے ہیں اس میں کسی قسم کی شرعی قباحت نہیں۔ اگر کسی کے پاس اس کی شرعی قباحت کا ثبوت ہو تو پیش کرے ورنہ محمد بن عبدلوہاب کی پارٹی میں شمولیت فرمایئے۔ اس نے بھی ایک مؤذن کو قتل کرادیا تھا جس نے اذان کے بعد درود شریف پڑھا۔ ورنہ ہم نے اس مسئلہ کو دلائل سے بیان کیا ہے! اسے غور سے محض مسلمان ہو کر پڑھیئے۔ اگر دلائل سے مسئلہ کی تحقیق شرعاً صحیح ہے توجی بھر کر پڑھئے ورنہ دوسروں کو نہ روکیئے۔ تاکہ تمہیں قیامت میں مناع للخیر نہ کہا جاتے۔ "وما علینا الا البلاغ"

اویسی رضوی غفرلہ

Marfat.com

ہمارے نزدیک الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ، درود شریف ہے اور درود شریف کیلئے کسی قسم کی پابندی نہیں کہ اسے وقت سے مقید کیا جائے اور کسی مسلمان کو مطلقاً درود شریف پڑھنے سے انکار نہیں۔ البتہ یہ وہم ہوتا ہے کہ اذان سے پہلے اور سپیکر پر گرج دار آواز سے شرعاً جائز ہے یا نہ۔ ہم اہلسنت جائز کہتے ہیں اس لئے کہ جو فعل قرآن و حدیث سے ثابت ہے اسے کسی خارجی سبب سے نہیں روکا جا سکتا۔ اس پر ہمارے ہاں ان گنت دلائل ہیں۔ چند ایک ہم اس رسالہ میں بھی لکھیں گے اس کے برعکس دیوبندی کہتے ہیں کہ "یہ بدعت ہے۔ چند سال ہوئے اس کا رواج پڑا ہے۔

(۲) عبادات معینہ میں اضافہ حرام ہے۔ مثلاً چار رکعت کے ساتھ پانچویں رکعت ملانا یا دو رکعت کے ساتھ تیسری رکعت کا اضافہ حرام اور اشد حرام ہے۔ اسی طرح یہ اذان بھی ایک معینہ عبادت اور اس کے مخصوص کلمات ہیں اسی لئے اس پر درود کا اضافہ کس طرح جائز ہو سکتا ہے۔

(۳) جس فعل کا کسی زمانہ میں رواج پڑ جاتا ہے تو آنے والی نسل اسے التزاماً کرتی رہتی ہے اگر یہ اذان کا کا جزو ہو گیا تو اس کا گناہ دور حاضرہ کے اہل سنت کے علماء اور عوام کے سر رہیگا وغیرہ وغیرہ

ہمارا موقف ان کے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ اذان کے کلمات میں کسی طرح کا اضافہ حرام ہے نہ پہلے نہ بعد کو نہ درمیان میں۔ البتہ اگر کوئی اذان سے پہلے کوئی الفاظ کسی وجہ سے بڑھاتا ہے جنہیں نہ وہ واجب سمجھتا ہے نہ سنت اور نہ انہیں اذان کا جزء مانتا ہے تو کوئی حرج نہیں مثلاً کوئی شخص اذان سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھے یا کوئی اور کلمات پڑھ کر اذان پڑھے تو کونسا سہرا ہے جو انہیں حرام کہے خواہ وہ بسم اللہ کو زور سے پڑھے یا آہستہ التزاماً پڑھے۔ ایسے ہی درود شریف کے

Marfat.com

متعلق بھی مطلقاً روایتیں ملتی ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ وہابی دیوبندی بسم اللہ شریف پڑھنے کے لئے تو نہیں چونکتا لیکن اگر کوئی درود شریف پڑھتا ہے تو چیختا ہے کہ یہ بدعت ہے حرام ہے وغیرہ وغیرہ حالانکہ سب کو معلوم ہے اور شریعت مطہرہ کا قاعدہ ہے کہ **درود شریف کا پڑھنا کسی وقت بھی ممنوع نہیں۔** اللہ تعالیٰ نے ہر عبادت کا وقت مقرر فرمایا ہے لیکن درود شریف ایک ایسی عبادت ہے کہ جب پڑھو جہاں پڑھو جس طرح پڑھو۔ ہر طرح سے مقبول و محبوب ہے البتہ چند اوقات اور مقامات کو محدثین فقہا کرام نے مستثنیٰ فرمایا ہے وہ مقامات یہ ہیں۔ (۱) پیشاب یا خانے کے وقت (۲) صحبت سے یعنی عورت سے ہمبستری کے وقت (۳) اشیاء فروخت کی بولی لگانے کے وقت (۴) ٹھوکر کھا کر (۵) جانور ذبح کرنے کے وقت (۶) چھینک کے وقت (۷) تلاوت قرآن کے درمیان۔

وغیرہ وغیرہ یہ مقامات محدثین و فقہاء نے متعین فرمائے ہیں اب دیوبندوں وہابیوں پر فرض ہے کہ وہ اذان سے قبل درود شریف کی ممانعت کی دلیل پیش کریں صرف بدعت کہہ دینے سے کوئی مسئلہ بدعت نہیں بن جاتا جب تک کہ اس کی ممانعت کی شرعی دلیل نہ ہو۔

ہمارے دلائل بفضلہ تعالیٰ ہمارے ہاں اس کے متعلق متعدد دلائل ہیں جو درج ذیل ہیں:۔

(۱) مسجد میں داخل ہونے سے قبل درود شریف پڑھنے کا ثبوت حضور علیہ السلام سے ملتا ہے۔ حدیث میں ہے :۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت اور نکلتے وقت بسم اللہ اللھم صلی علیٰ محمد کہنا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا۔

(نسیم الریاض مواہب لدنیہ زرقانی وغیرہ وغیرہ)

بحمدہ تعالیٰ ہمارا مؤذن اذان سے پہلے بسم اللہ شریف بھی پڑھتا ہے اور درود

Marfat.com

شریف بھی وہ دونوں عمل مسجد میں داخل ہونے سے پہلے ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ ہمارے نزدیک مسجد سے باہر اذان کہنا ضروری ہے جو اندر دیتے ہیں۔ یہ ان کی غلطی ہے روایت مذکورہ میں بھی اذان کی لماقید کے قطع نظر درود شریف پڑھنا ثابت ہوا۔

۲۔ قبل اذان صلوٰۃ وسلام پڑھنے کی ضرورت بھی ہے وہ اس لئے کہ لاؤڈ سپیکر اور خرابی معلوم کرنے کیلئے (ہیلو۔ ہیلو) (ون۔ ٹو۔ تھری) وغیرہ کہتے ہیں۔ پھر مساجد میں ان کا رواج بلکہ اب تو مساجد کا لازمی جز سمجھا جا رہا ہے تو ہمارے اہل سنت نے انگریزی الفاظ کو مٹا کر' درود شریف کا ورد کیا تاکہ لاؤڈ سپیکر کی نبض کا پتہ بھی چل جائے اور اسلام کا بھی بول بالا ہو۔ اور پھر درود شریف پڑھنے پر وہ ہزاروں فوائد و فضائل بھی نصیب ہوں جو اللہ تعالیٰ درود پڑھنے والے کو عطا فرماتا ہے جب لاؤڈ سپیکر کے متعلق معلوم کرنا ہے پھونک ٹھونکا مار کر یا وہی انگریزی الفاظ بول کر پھر کیوں نہ ہو کہ درود شریف پڑھا جائے کہ جس سے ہزاروں سعادتیں بھی نصیب ہوں اور مطلب بھی پورا ہو۔

۳۔ یہ اپنے مقام پر مسلم ہے کہ ہم اہلسنت کے نزدیک وہابیوں دیوبندیوں[1] کے پیچھے نماز نہیں ہوتی البتہ ان کی نماز ہم اہلسنت کے پیچھے ہو جاتی ہے اور ظاہر ہے کہ عموماً وہابی دیوبندی سنی بن کر اہلسنت کی مساجد پر قابض ہو جاتے ہیں عوام کو امتیاز نہیں ہوتا کہ یہ اہلسنت کی مسجد ہے یا دیوبندیوں وہابیوں کا درود شریف امتیاز کے لئے پڑھا۔ اس طرح سے ہمارے عوام کی نمازیں ضائع نہیں جا سکتیں اور امام کے متعلق بھی پتہ چل جاتا ہے۔ کہ یہ سنی نما وہابی دیوبندی ہے۔

---

[1] تفصیل فقیر کی کتاب "کافر دیوبندی یا بریلوی" میں لکھا ہے۔

Marfat.com

قواعد شرع مطہرہ نے ضابطہ قائم کیا ہے کہ جہاں مختلف مذاہب کا التباس ہو تو وہاں اپنے شعار کو نمایاں کرو چنانچہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ میں نصرانیوں یہودیوں سے اسلام کا امتیاز عمامہ وغیرہ سے کرایا عمامہ باندھنا فرض نہیں لیکن نصرانیوں یہودیوں کو علیحدہ رکھنے کے لئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمامہ کو اسلام کا شعار بنا دیا ہم نے وہابیوں دیوبندیوں سے اپنی نمازوں اور مساجد کو بچانے کے لئے صلوٰۃ وسلام کو شعار بنایا ہے۔

(۲) فتاویٰ دارالعلوم دیوبند میں لکھا ہے کہ ہندوؤں کی ضد میں گائے کی قربانی زیادہ ضروری ہے تاکہ اسلام کی شوکت میں اضافہ ہو یہانتک کہ کوثر نیازی نے ہفت روزہ شہاب میں حضرت مولانا محمد یعقوب بریلوی (رحمۃ اللہ علیہ) کے متعلق گائے کے جلوس کی ایک عجیب وغریب داستان لکھی جسے فقیر نے اپنی کتاب "تذکرہ علمائے اہلسنت" میں لکھی ہے۔

(۳) اب جب کہ یہ لوگ "الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ" کی مخالفت کرتے ہیں تو ہمارا فرض ہو گیا ہے کہ ان کے اس غلط طریقے کو مٹانے کے لئے ہر وقت پڑھیں اور بالخصوص جس ہیئت سے روکیں ہم اسی ہیئت سے پڑھیں تاکہ شوکت اسلام کا بول بالا ہو۔ جیسا کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو لوگ زکوٰۃ کے منکر ہوتے ہیں وہ اگرچہ کلمہ اسلام اور نماز و روزہ پڑھتے ہیں لیکن میں ان سے جہاد کروں گا۔ بعینہ یہاں بھی معاملہ سمجھئے۔

(۴) شرع مطہرہ کا قاعدہ ہے کہ احکام شرعیہ کی ہیئت کذائیہ ضرورت زمانہ کے مطابق تبدیل ہوتی ہے۔ حضرت امام شامی قدس سرہ نے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ "تتبدل الاحکام بتبدل الازمان" مثلاً پہلے زمانہ میں تعلیم و امامت و اذان وغیرہ پر مشاہرہ۔ وظیفہ لینا حرام تھا۔ اب جائز۔ خیر القرون میں مساجد کے

Marfat.com

محراب نہیں تھی اب ہر مسجد کی محراب ضروری. صدیوں تک زبان کی نیت نماز نہ تھی لیکن اب ہے. پہلے زمانہ نبوت کذائیہ مدارس اور اس کا نظام تعلیم نہیں تھا لیکن اب ہزاروں طریقوں کے نظام مروج ہیں. تصنیف و تالیف کا رواج خیر القرون میں نہ تھا. اسلامی علوم کی تقسیم تفسیر حدیث. فقہ. اصول تفسیر و حدیث و فقہ صرف. نحو معانی. بیان وغیرہ عرصہ کے بعد ہوئی. قرآن مجید کی تیس پاروں کی تقسیم اور ان کے اسماء پھر حروف کے اعراب اور ربع نصف ثلث کی تقسیم نہ تھی. لاؤڈ سپیکر پر اذان بھی یونہی سمجھئے تو پھر درود شریف کا پڑھنا کیوں ناجائز.

(۵)۔ اذان کے ساتھ فوائد درود شریف مفت میں نصیب ہوں گے

(۱) سب سے بڑا فائدہ تو یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کے حکم کی تابعداری اور اس کے فرشتوں کے ساتھ درود بھیجنے میں اس کو موافقت نصیب ہو جاتی ہے

(۲) اس پر اللہ تعالیٰ دس رحمتیں نازل فرماتا ہے' دس درجے بلند ہوتے ہیں. نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں. دس برائیاں محو کر دی جاتی ہیں

(۳) اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت لازم نصیب ہو جاتی ہے.

(۴) قیامت میں اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا قرب حاصل ہوگا اور اس ہولناک دن میں حضور صلی اللہ تعالیٰ وآلہ وسلم اس کے جملہ امور کے متولی ہو جائیں گے.

(۵) اس کے تمام امور؛ حاجات اور مہمات کے لئے درود شریف کفایت کریگا.

(۶) کثرت سے درود شریف پڑھنے والے سے سختیاں ٹل جاتی ہیں خوف دور ہو جاتا ہے بیماریوں سے شفا حاصل ہوتی ہے. اور ظاہر ہے کہ ہمارا موذن دیگر اوقات کے علاوہ ہر اذان میں کم از کم صلوٰۃ وسلام

Marfat.com

تین بار پڑھا جاتا ہے۔ بلاناغہ کم از کم پندرہ بار ہو جاتا ہے اور عرف شرع میں یہ عدد بھی کثرت میں شامل ہے

۷۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس سے محبت فرماتے ہیں۔

۸۔ متہم آدمی بری الذمہ ہو جاتا ہے۔ دشمنوں پر غلبہ اور فوقیت حاصل ہوتی ہے۔

۹۔ اللہ تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا ہوتی ہے ملائکہ اس کے لئے دعائے خیر کرتے ہیں۔

۱۰۔ اعمال اور مال و دولت دونوں کی تطہیر ہو جاتی ہے اور اس میں اضافہ ہوتا ہے۔

۱۱۔ دل کی تطہیر ہو کر اس میں نیک خیال اور جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ بھلائی کی توفیق ملتی ہے۔ بدی سے نفرت پیدا ہوتی ہے اور برے اعمال چھوٹ جاتے ہیں دنیا و آخرت میں رشد و ہدایت حاصل ہوتی ہے۔

۱۲۔ فارغ البالی اور تمام کاموں میں برکت ہوتی ہے اور یہ نعمت و برکت اس کے مال و اسباب اور اولاد در اولاد حتیٰ کہ چوتھی پشت تک حاصل ہوتی ہے

۱۳۔ طمانیت قلب حاصل ہوتی ہے۔ سکرات موت آسان ہو جاتی ہے۔

۱۴۔ روزگار اور معیشت کی تنگی دور ہوتی ہے اور دنیا کے مہلکات سے خلاصی نصیب ہوتی ہے۔

۱۵۔ بھولی ہوئی بات اس کی برکت سے یاد آجاتی ہے۔ فقر و فاقہ اس کی برکت سے جاتا رہتا ہے۔

۱۶۔ اقسام بخل و جفا اور ہلاکت کی بد دعا سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

۱۷۔ درود شریف کی مجلسوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت ڈھانپ لیتی ہے

۱۸۔ درود شریف کی کثرت سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی

Marfat.com

محبت دل میں پیدا ہوتی ہے اور اس سے مزید شوق و الفت پیدا ہوتی ہے۔ اور آپ کے محاسن شریفہ دل میں داخل ہوتے اور کثرت برکت سے آنکھیں متجلی ہوتی ہیں۔ بشرطیکہ کامل توجہ اور حضور قلب کے ساتھ پڑھے!

۱۹۔ درود شریف کی برکت سے مسلمانوں میں باہمی الفت و محبت پیدا ہوتی ہے۔

۲۰۔ درود شریف پڑھنے والے کے نامۂ اعمال میں گناہ درج کرنے سے فرشتے تین دن تک رُکے رہتے ہیں۔

۲۱۔ فرشتے درود شریف پڑھنے والے کی غیبت سے لوگوں کو باز رکھتے ہیں

۲۲۔ درود شریف پڑھنے والا قیامت کے دن عرش الٰہی کے سایہ تلے ہوگا اور اس دن کی پیاس سے محفوظ رہے گا۔

۲۳۔ درود شریف میں ذکر و شکر الٰہی بھی شامل ہے اس سے معرفت حق اور اقرار حق نصیب ہوتا ہے۔

۲۴۔ درود شریف پڑھنے کا ایک عظیم اور کامل فائدہ یہ ہے کہ اس کا نام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوتا ہے۔

۲۵۔ اور ان فوائد و ثمرات میں سب سے بڑا فائدہ اور فضیلت یہ ہے کہ درود و سلام پیش کرنے والے کو نبی رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بنفس نفیس جواب سے مشرف فرماتے ہیں۔

فقیر اویسی عرض کرتا ہے ؎

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

ان فوائد کے پیش نظر ایک مسلمان اگر اذان سے پہلے درود شریف پڑھے اور اسے شریعت [illegible] کی طرف سے ممانعت بھی نہیں جو اسے روکنے کی کوشش کرے تو

Marfat.com

اس کی نیت میں فرق ہے۔ **قرآن سے ثبوت**

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (قرآن)

تحقیق اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے رہتے ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ وآلہ وسلم پر اے ایمان والو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام بھیجو!

ف اس آیہ کریمہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے مسلمانوں کو صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ اس حکم الٰہی کی تعمیل اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ پڑھ کر صَلُّوْا کے حکم کی تعمیل اَلصَّلٰوۃُ اور سَلِّمُوْا کی تعمیل اَلسَّلَامُ اور عَلَیْہِ کی تعمیل عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ سے گویا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اس حکم الٰہی کی تعمیل ہے۔

(ف) آیت کریمہ میں اہل ایمان کو درود شریف پڑھنے کا حکم ہے لیکن نہ وقت کی پابندی اور نہ ہی مخصوص الفاظ کا حکم اور نہ ہی کسی اور قید سے مقید۔ اسلام کا قانون ہے کہ جس آیت میں حکم مطلق ہو تو اسے مطلق رہنے دیا جائے اب کہنا کہ فلاں وقت پڑھو اور فلاں وقت نہ پڑھو۔ مثلاً اذان سے پہلے اور بعد کو نہ پڑھو۔ پھر کبھی کہنا کہ سلام و قیام میں کھڑے ہو کر نہ پڑھو اور کبھی یہ رکاوٹ کہ جنازہ کے آگے صلوٰۃ وسلام (نعت خوانی) وغیرہ نہ پڑھو کبھی یہ کہ نماز کے بعد نہ پڑھو وغیرہ وغیرہ یہ اسلام اور قرآن کے ساتھ کھلا مذاق ہے۔ حالانکہ آیت کے بعد کہیں تخصیص ہوتی ہے تو اس کے لیے بہت بڑے قواعد وضوابط متعین ہیں اور وہ بھی مجتہدین اپنے دور میں مقرر کر گئے۔ ہر ایرے غیرے نتھو خیرے کا کام نہیں کہ جسے منہ میں جو کچھ آئے کہہ دے مثلاً نماز کا حکم قرآن مجید میں مطلق ہے "اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ" اب جن اوقات

Marfat.com

یں جن لوگوں کو روکا گیا ہے یا اس میں قیود و تعین ہے تو اس کے قوانین و ضوابط اور اصول قائم ہونے جن میں ہر شخص ان کا پابند ہے اب اگر کوئی ان اصول و قواعد و ضوابط کو مدنظر رکھ کر ثواب کی خاطر اوقات مخصوصہ سے پہلے یا بعد کو نوافل پڑھے تو کوئی کہے کہ یہ نوافل ناجائز ہیں اس لئے کہ ان نوافل کا وجود خیر القرون میں ہے اور نہ قرون ثلاثہ کے بعد آج تک کسی نے پڑھے اسی رد کرنے والے کو شریعت گنہگار کہے گی. لیکن افسوس کہ درود شریف کے لئے اللہ تعالیٰ نے "صَلُّوا وَسَلِّمُوا" مطلقاً فرمایا۔ اس ارشاد گرامی کے لئے بھی قیود و تعین شرعی کے اصول و قواعد و ضوابط مقرر فرمائے جو کہ اصول فقہ و اصول حدیث و تفسیر میں مذکور ہیں

یوں سمجھئے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے "کُلُوا وَاشْرَبُوا" مطلق فرمایا ہے. اب یہ نہیں کہا جا سکتا کہ صبح کا ناشتہ حرام ہے یا بارہ بجے کھانا نہیں چاہیئے. یا رات کو فلاں وقت کھانا بدعت ہے. سوڈا کی بوتلیں بدعت ہیں. پلاؤ. زردہ. قورما و دیگر جملہ و طعام کی قسمیں جو . خیر القرون میں نہیں تھیں ایسے لباس و مکانات اور مسجد شریف کی ہیئت کذائیہ

یا جیسے نفلی روزے کے لئے مطلقاً فرمایا "ان تصوموا خیر لکم" اب کسی خاص مہینے کی خاص تاریخوں کو کوئی شخص روزے رکھے تو کیا حرج ہے۔ وغیرہ وغیرہ

۸ - یہ کہنا کہ اذان سے پہلے درود شریف کا طریقہ آج کا لگایا ہے، غلط ہے بالکل صدیوں پہلے بھی اسلامی ممالک میں اس کا رواج تھا علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ جو کہ ملا علی قاری شارح مشکوۃ کے استاذ ہیں سے اذان کے متعلق چند سوالات کئے گئے۔ موصوف نے اپنے فتاویٰ کبریٰ میں ان

Marfat.com

کے جوابات لکھے ان سوالات میں تین سوال یہ بھی تھے کہ

(۱) نبی علیہ السلام پر اذان سے قبل درود شریف مسنون ہے یا نہیں جیسا کہ بعد الاذان مسنون ہے۔

(۲) یہ کہ اذان ختم ہونے کے بعد صلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے محمد رسول اللہ کہنا مسنون ہے یا نہیں؟

(۳) یہ کہ اذان کے فوراً بعد محمد رسول اللہ کہنے اور قبل الاذان صلوٰۃ علی النبی سے روکا جائے گا یا نہیں؟

علامہ موصوف نے فرمایا

اما الصلوٰۃ والسلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد الاذان والاقامۃ فانھما مندوبان

یعنی اذان اور اقامت کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنا مستحب ہے۔

ولم نر فی شیٔ منھا التعرض للصلوٰۃ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل الاذان ولا الی محمد رسول اللہ بعدہ ولم نر ایضاً فی کلام ائمتنا تعرضا لذلک ایضا فحینئذ کل واحد من ھذین لیس بسنۃ فی ذالک المحل المخصوص نہی عنہ ومنع منہ لانہ تشریع بغیر دلیل ومن شرع بلا دلیل یزجر عن ذالک وینھی عنہ۔

ترجمہ:- اذان کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود صلوٰۃ وسلام کا امر حدیث میں صراحتاً وارد ہے۔ اور قبل الاذان ہم نے یہ حکم کسی حدیث میں نہیں دیکھا اور اذان کے بعد محمد رسول اللہ کہنے کا حکم بھی ہم نے کسی حدیث میں نہیں پایا۔ لہٰذا ان میں سے کوئی بھی اپنے محل مذکور میں سنت نہیں۔ جو شخص ان دونوں میں سے کسی ایک کام کو بھی اس کے محل مخصوص میں اس کے سنت ہونے کا معتقد ہو کر کرے گا، اسے روکا جائے گا۔

Marfat.com

ف اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ صلوٰۃ وسلام قبل الاذان اور لفظ محمد رسول اللہ بعد الاذان مطلقاً منہی عنہٗ نہیں۔ نہی اس وقت کی جائے گی جب ان کے محل مخصوص میں ان کی سنیّت کا اعتقاد کر کے یہ کام کرے یعنی اس کا یہ اعتقاد ہو کہ صلوٰۃ وسلام قبل الاذان سنت ہے اور اگر اس محل کی خصوصیت کے ساتھ اس کی سنیّت کا معتقد نہ ہو بلکہ آیت کریمہ صلّوا علیہ وسلّموا تسلیماً کے مطابق وہ مطلقاً صلوٰۃ وسلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلوب عند الشرع اعتقاد کر کے اذان سے پہلے صلوٰۃ وسلام پڑھتا ہے تو اسے یقیناً صلوٰۃ وسلام کے اجر وسلام سے ہرگز روکا نہ جائے گا۔ کیونکہ نہی اور زجر کی علتِ تشریع بلا دلیل ہے اور یہ تشریع بلا دلیل اسی وقت پائی جائے گی جبکہ وہ اس کے محل مذکور کی خصوصیت کے ساتھ مقید کر کے اس کے سنت ہونے کا اعتقاد کرے یعنی اس کا اعتقاد یہ ہو کہ اذان سے پہلے صلوٰۃ وسلام سنت ہے۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ اذان سے پہلے صلوٰۃ وسلام پڑھنے والے ہرگز اس اعتقاد سے نہیں پڑھتے کہ قبل الاذان کی خصوصیت سنت ہے۔ بلکہ وہ قرآن وسنت کی روشنی میں مطلقاً صلوٰۃ وسلام کو موجب اجر وثواب جان کر پڑھتے ہیں لہٰذا انہیں زجر کرنا اور روکنا اور ان کے اس صلوٰۃ وسلام کو بدعتِ سیئہ اور ناجائز قرار دینا سراسر تعدی اور ظلم وستم ہے ۔۔۔ اس عبارت کے بعد متصلاً امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے (فائدہ) کا عنوان قائم کر کے ارقام فرمایا۔

قد احدث المؤذنون الصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عقب الاذان للفرائض الخمس الا الصبح والجمعۃ فانھم یقدمون ذٰلک فیھما علی الاذان والا المغرب فانھم لا یفعلونہ غالباً لضیق وقتھا وکان ابتداء حدوث ذٰلک فی ایام السلطان الناصر صلاح الدین بن ایوب وباھرہ فی مصر واعمالھا وسبب ذٰلک ان الحاکم المخذول لما قتل امرت اختہ المؤذنین ان یقولوا فی حق ولدہ السلام علی الامام الطاھر ثم استمر

Marfat.com

السلام على الخلفاء بعده الى ان ابطله صلاح الدين المذکور و جعل بدله الصلوٰۃ والسلام على النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونعم ما فعل فجزاہ اللہ خیراً ولقد استفتی مشائخنا و غیرہم فی الصلوٰۃ والسلام علیہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد الاذان علی الکیفیۃ التی یفعلها المؤذنون فافتوا بان الاصل سنۃ والکیفیۃ بدعۃ و ھو ظاھر کما علم ما قررتہ من الاحادیث (فتاوی کبریٰ جلد ۱ ص ۱۳۱)

ترجمہ:۔ جاری کیا مؤذنوں نے صلوٰۃ وسلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پانچوں فرض نمازوں کی اذانوں کے بعد سوائے صبح اور جمعہ کے کیونکہ ان دونوں میں وہ صلوٰۃ وسلام کو اذان پر مقدم کرتے تھے اور سوائے مغرب کے کیونکہ مغرب میں وقت کی تنگی کی وجہ سے اکثر صلوٰۃ وسلام نہ پڑھتے تھے۔ اس کے جاری ہونے کی ابتدا سلطان ناصر صلاح الدین بن ایوب کے زمانہ میں اس کے حکم سے مصر اور اس کے علاقوں میں ہوئی۔ اس کا سبب یہ ہوا کہ حاکم مخذول جب قتل کر دیا گیا تو اس کی بہن نے موذنوں کو حکم دیا کہ وہ اس مقتول حاکم کے بیٹے کے حق میں کہیں "السلام علی الامام الظاہر"۔ پھر اس کے بعد یہ سلام خلفاء پر استمرار کے ساتھ جاری رہا یہاں تک کہ اسے صلاح الدین مذکور نے روکا اور اس کی بجائے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام شروع کرا دیا۔ فنعم ما فعل فجزاہ اللہ خیراً۔ یعنی اس نے بہت اچھا کیا۔ پس اللہ تعالیٰ اس کو بہترین جزا عطا فرمائے اور ہمارے مشائخ شافعیہ اور ان کے علاوہ دیگر مشائخ سے فتویٰ طلب کیا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام کے بارے بعد اذان کے بعد اسی کیفیت پر جس کے مطابق مؤذنین کرتے ہیں تو انہوں نے فتویٰ دیا کہ اصل سنت ہے اور کیفیت بدعت ہے اور وہ ظاہر ہے جیسا کہ احادیث کی روشنی میں میں نے اسے ثابت کیا۔

ف:۔ اس عبارت سے یہ امر واضح ہے کہ مؤذنین نے جو صلوٰۃ وسلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ جاری کیا وہ یہ تھا کہ صبح اور جمعہ میں صلوٰۃ وسلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل الاذان تھا اور مغرب کے سوا باقی نمازوں میں بعد الاذان۔ اور صلوٰۃ و

Marfat.com

سلام کا یہ طریقہ جس میں صلوٰۃ وسلام قبل الاذان اور بعد الاذان دونوں شامل ہیں یہ سلطان ناصر صلاح الدین ایوبی کے حکم سے جاری ہوا اور اجراء کا سبب تفصیلاً مذکور ہو چکا جس کی بنا پر علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے سلطان ناصر صلاح الدین کے حق میں فرمایا فنعم ما فعل یعنی اس نے بہت اچھا کیا فجزاہ اللہ خیرا اللہ اسے جزائے خیر دے جس کام پر امام موصوف نے سلطان موصوف کی تعریف کی اور اسے جزائے خیر کی دعا دی۔ وہ کام یہی تھا کہ نماز صبح اور جمعہ میں صلوٰۃ وسلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل الاذان تھا اور مغرب کے سوا باقی نمازوں میں بعد الاذان اگر صلوٰۃ قبل الاذان یا بعد الاذان علامہ ابن حجر کے نزدیک معاذ اللہ فعل قبیح یا بدعت سیئہ اور فعل قبیح کی وہ ہرگز تعریف نہ کرتے نہ وہ ایسے ناجائز فعل پر اس کے حق میں دعائے خیر کے الفاظ بولتے۔ علامہ موصوف کی عبارت فنعم ما فعل فجزاہ اللہ خیراً سے یہ حقیقت آفتاب سے زیادہ روشن ہو گئی کہ وہ صلوٰۃ وسلام قبل الاذان اور بعد الاذان دونوں کو فعل مستحسن قرار دیتے ہیں۔

رہا یہ امر کہ مشائخ نے صلوٰۃ وسلام بعد الاذان کی اصل کو سنت اور اس کی کیفیت کو بدعت قرار دیا تو اسے بدعت سیئہ پر محمول کرنا باطل محض ہے کیونکہ علامہ ابن حجر نے اسی کیفیت محدثہ کے باوجود فنعم ما فعل فجزاہ اللہ خیراً فرمایا۔ معلوم ہوا کہ یہ بدعت حسنہ اور نعمت البدعۃ ہٰذہ کے قبیل سے ہے البتہ اگر نفس کیفیت مخصوصہ ہی کو کوئی شخص سنت اعتقاد کرے تو یقیناً یہ بدعت سیئہ ہو گی کیونکہ یہ تشریع بلا دلیل ہے لیکن کوئی مسلمان یہ اعتقاد نہیں رکھتا بلکہ مطلق صلوٰۃ وسلام ہی کو باعث برکت اور موجب اجر و ثواب سمجھتا ہے۔ کسی خاص محل کا حدیث میں یا کسی دلیل شرعی میں وارد نہ ہونا اس کے ناجائز اور بدعت سیئہ ہونے کی دلیل نہیں۔

دیکھئے صلوٰۃ قبل الاقامۃ کو علامہ ابن حجر نے مندوب کہا۔ ایسی صورت میں صلوٰۃ قبل الاذان کو معاذ اللہ قبیح کہنا کس قدر قول قبیح ہے۔ صلوٰۃ وسلام قبل الاذان و بعد الاذان کے متعلق جو

Marfat.com

کچھ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے۔ بالکل وہی مضمون علامہ سخاوی نے اپنی کتاب "القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع" میں ما احدثہ المؤذنون عقب الاذان" کا عنوان قائم کر کے ارقام فرمایا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے: القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع" للامام العلامہ الحافظ شمس الدین بن محمد بن عبدالرحمن بن محمد بن ابی بکر السخاوی الشافعی المولود ۸۳۱ھ المتوفی بالمدینۃ المنورہ سنہ ۹۰۲ھ رحمہ اللہ تعالیٰ وجزاہ عنا وعن المسلمین جزاءً حسنا مطبعۃ الانصاف بیروت ص ۱۹۲/۱۹۳

(سوال) صلوٰۃ و سلام قبل الاذان ہو یا بعد الاذان اذان کے حدود وقیود کے خلاف ہے۔ اور زیادۃ فی الاذان ہے۔ زیادۃ فی الاذان چونکہ منع ہے لہذا صلوٰۃ و سلام قبل الاذان ہو یا بعد الاذان جائز نہیں یہ ایسے ہے جیسے شیعوں نے اذان میں اضافہ کیا۔

(جواب) صلوٰۃ وسلام قبل الاذان ہو یا بعد الاذان نہ تو اذان کے حدود وقیود کے خلاف ہے اور نہ ہی زیادۃ فی الاذان ہے۔ بلکہ اذان سے پہلے درود شریف خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے جیسے ہم نے ابتداء میں روایت نقل کی ہے ایسے ہی حدیث شریف میں اذان سے پہلے بھی درود شریف پڑھنا ثابت ہے۔

چنانچہ علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے جو ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ ہیں اپنے فتاویٰ کبریٰ شریف میں صحیح مسلم شریف کی اور ابن ماجہ کے علاوہ سنن اربعہ کی وہ احادیث نقل فرمائی ہیں جن میں اذان کے بعد اور دعائے وسیلہ سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنے کا حکم وارد ہے۔ مثلاً یہ حدیث نقل فرمائی۔

انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول ثم صلوا علی فانہ من صلی علی صلوٰۃ صلی اللہ علیہ بہا عشراً ثم سلوا اللہ تعالیٰ لی الوسیلۃ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مؤذن سے سنو تو اسی طرح کہو جیسے وہ کہ

Marfat.com

ہے پھر مجھ پر درود پڑھو جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اس پر اللہ دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے پھر میرے لئے اللہ سے طلب وسیلہ کرو۔ فتاوی کبریٰ جلد اول ص۱۳۱ طبع مصر)

علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ علامہ ابن قیم جوزی جلاء الافہام فی الصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر الانام "کے ص ۱۰ پر متن ابی داؤد سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں:۔

من عبداللہ بن عمرو بن العاص انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول ثم صلوا علی فانہ من صلی علی صلوٰۃ صلی اللہ علیہ عشرا ثم سلوا اللہ لی الوسیلۃ فانہا منزلۃ فی الجنۃ لا تعطی الا لعبد من عباد اللہ وارجو ان اکون انا ھو فمن سأل لی الوسیلۃ حلت علیہ الشفاعۃ۔

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے مروی ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا۔ جب تم موذن سے سنو تو اسی طرح کہو جیسے وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود پڑھو۔ تو جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے پھر اللہ سے میرے لیے وسیلہ کی دعا مانگو جو ایک مقام ہے جنت میں۔ اللہ کے بندوں میں سے ایک ہی بندہ کو دیا جائے گا۔ امید رکھتا ہوں کہ وہ میں ہوں گا۔ تو جس نے میرے لئے وسیلہ طلب کیا اس کے لیے شفاعت واجب ہوگئی۔ (رواہ مسلم عن محمد بن سلمہ جلاء الافہام ص۱۷)

زیادۃ فی الاذان کا اعتراض بھی لغو ہے۔ اس لیے کہ کسی شے پر زیادۃ اس کی جنس سے متحقق ہوتی ہے مثلاً پانچ نمازوں پر چھٹی نماز کا زیادہ کرنا۔ اور اس کو مباح قرار دینا ہرگز جائز نہیں۔ لیکن صلوٰۃ وسلام قبل الاذان کو اس قبیل سے قرار دینا صریح جہالت ہے چھٹی نماز، نماز کی جنس سے قرار پائے گی اور صلوٰۃ وسلام قبل از اذان ہو۔ یا بعد از اذان جنس اذان سے ہرگز نہیں۔ لہذا اس کو زیادۃ علی الاذان کہنا باطل محض ہے۔ اس کی واضح دلیل یہ ہے۔ کہ فقہاء نے نماز کے درود میں لفظ "سیدنا" کی زیادۃ کو مستحب اور افضل

Marfat.com

قرار دیا ہے۔ درِ مختار میں ہے۔ وندب السیادۃ لان زیادۃ الاخبار بالواقع عین سلوک الادب فھو افضل من ترکہ یعنی نماز میں درود شریف میں "سیدنا" کا لفظ کہنا مستحب ہے کیونکہ اخبار واقعی کا زیادہ کرنا عین ادب کی راہ پر چلنا ہے۔ لہٰذا اس کا پڑھنا اس کے چھوڑنے سے افضل ہے۔ اور شامی میں ہے۔ والافضل الاتیان بلفظ السیادۃ کما قالہ ابن ظھیرۃ وصرح بہ جمع وبہ افتی الشارح لان فیہ الاتیان بما امرنا بہ وزیادۃ الاخبار بالواقع الذی ھو ادب فھو افضل من ترکہ (شامی جلد اول ص ۴۷۹) یعنی لفظ سیدنا لانا افضل ہے یعنی نماز کے درود شریف میں اللھم صل علی سیدنا محمد کہنا افضل ہے۔ جیسا کہ ابن ظہیرہ نے کہا اور فقہا کی ایک جماعت نے اس کی تصریح کی۔ اور اسی کے مطابق شارح (صاحب درِ مختار) نے بھی فتویٰ دیا۔ کیونکہ اس میں اس چیز کا لانا ہے جس کا ہمیں حکم دیا گیا ہے (یعنی حضور کی تعظیم و توقیر) اور زیادۃ اخبار ہے اس واقع کی جو عین ادب ہے لہٰذا اس کا کہنا عین ادب ہے۔ لہٰذا اس کا کہنا افضل ہے اس کے ترک سے!"

نماز بالاتفاق عبادت ہے اور اس عبادت میں لفظ سیدنا کی زیادۃ فقہاء کے نزدیک افضل ہے فقہا کرام کی اس تصریح سے واضح ہوا کہ زیادۃ فی العبادۃ مطلقاً ناجائز نہیں۔ نیز ثابت ہوا کہ ہر وہ چیز جو عہد اول میں نہ ہو اسے حرام و ناجائز اور بدعت ضلالت کہنا باطل محض ہے۔

(سوال) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ درود شریف نہیں بلکہ یہ الفاظ بھی بدعت ہیں۔

(جواب) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ بھی درود ہے) مخالفین کی عادت ہے کہ قرآن احادیث کی تاویلیں کر کے اپنی منواتے ہیں فقیر کا تجربہ ہے۔ کہ

Marfat.com

اگر انہیں ان کے اکابر کی عبارات دکھائی جائیں تو پھر بھی مانتے نہیں لیکن حوصلے پست ہو جاتے ہیں۔ ان کے اکابر کی عبارات یہ ہیں۔

۱۔ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ کے صفحہ ۱۲۴ پر فرماتے ہیں:۔

وبعدہ فریضۂ نماز گزارد چوں سلام وہدیہ اوراد فتحیہ خواندن مشغول شود کہ از تبرکات انفاس ہزار و چہارصد ولی کامل جمع شدہ است و فتح ہر یک ازاں کلمہ بود و است ہر کہ از سر حضور مداومت نماید برکت وصفائی آں آں مشاہدہ خواہد شود و از ولایت ہزار و چہارصد ولی نصیب یابد۔

ترجمہ: یعنی پھر صبح کے فرض پڑھے جب سلام پھیرے اوراد فتحیہ پڑھنے میں مشغول ہو جائے کہ وہ ایک ہزار چار سو ولی کامل کے متبرک کلام سے جمع ہوا ہے اور فتح ہر ایک ولی کی اس کے ایک ایک کلمہ سے ہوئی ہے جو حضوری کے ساتھ اس کا پڑھنا اپنے اوپر لازم کرے اس کی برکت و صفائی کا مشاہدہ کرے گا اور چودہ سو ولی کامل کی ولایت سے حصہ پائے گا۔ اور فیضیاب ہوگا۔

اور اسی کتاب میں شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ اوراد فتحیہ وہ کا مجموعہ ہے کہ جب حضرت سید علی امیر کبیر ہمدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیت المقدس کی زیارت کو گئے تو وہاں ان کو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی۔ اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اوراد فتحیہ پڑھنے کے لئے ارشاد فرمایا۔

شاہ صاحب کے ارشاد سے دو باتیں ثابت ہوئیں۔

۱۔ جو شخص ہر روز اوراد فتحیہ کا پڑھنا اپنے اوپر لازم کرے وہ چودہ سو ولی کامل کی ولایت سے حصہ پائے گا۔ اور اس کی برکتوں کا مشاہدہ کرے گا

۲۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سید علی امیر

Marfat.com

بکیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اس اوراد فتحیہ کے پڑھنے کے لئے ارشاد فرمایا۔

اس اوراد فتحیہ میں یہ درود شریف بھی ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ   اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلام علیک یا رحمۃ للعٰلمین   اَلصَّلٰوۃُ وَالسلام عَلَیْکَ یَاشفیع المذنبین

اَلصَّلٰوۃُ والسلام علیک یاسید المرسلین   الصلوٰۃ والسلام علیک یا امام المتقین

(فائدہ) غور فرمایئے اگر اس درود شریف کا پڑھنا شرک ہوتا تو کیا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سید علی امیر کبیر ہمدانی کو شرک کرنے کا حکم دیا تھا؟ اور کیا شاہ ولی اللہ صاحب شرک کرنے کی تعلیم دے رہے ہیں جو فرماتے ہیں کہ اس کے پڑھنے والے کو چودہ سو اولیاء اللہ کی ولایت سے حصہ ملے گا۔

کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور شاہ ولی اللہ صاحب کو شرک کا علم نہیں تھا جو پڑھنے کا حکم دے رہے ہیں یا آج کل کے یہ لوگ ان سے علم زائد رکھتے ہیں۔

پیر چہ میگوید

حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی۔ مولوی اشرف علی تھانوی اور مولوی محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند اور مولوی رشید احمد گنگوہی وغیرہ دیوبندی مولویوں کے پیر مرشد ہیں۔ اور جن کے متعلق مولوی اشرف علی تھانوی نے امداد المشتاق میں لکھا ہے کہ وہ اس زمانہ میں اللہ کی حجت ہیں۔ وہ حاجی صاحب اپنی کتاب ضیاء القلوب میں فرماتے ہیں کہ جس کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت مبارک کا شوق ہو

بعد نماز عشاء باطہارت کامل و جامۂ نو و استعمال خوشبو باادب تمام

Marfat.com

روبسوئے مدینہ منورہ بنشیند و ملتجی از جناب قدس حقیقت شود
برائے حصول زیارت جمال مبارک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم و
دل را از جمیع خطرات خالی کردہ صورت آں حضرت صلی اللہ تعالےٰ
علیہ وآلہ وسلم بہ لباس بسیار سفید و عمامہ سبز و چہرہ منور مثل بدو بر
کرسی تصور کند الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ راست
الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ چپ۔ الصلوٰۃ والسلام علیک
یا نبی اللہ در دل ضرب کند و ایں درود شریف را ہر قدر کہ تواند
پے در پے تکرار کند۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہ مطلوب خواہد رسید

متوسلہ :۔ عشاء کی نماز کے بعد پاک و صاف کپڑے پہن کر خوشبو
لگائے اور ادب سے مدینہ منورہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور بارگاہ الٰہی
میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جمال مبارک کی زیارت کی التجا کرے
اور دل کو تمام خیالات وساوس سے خالی کر کے یہ تصور کرے کہ حضورؐ پرنور
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بہت ہی سفید کپڑے پہنے اور سبز عمامہ باندھے
کرسی پر چودھویں کے چاند کی طرح جلوہ افروز ہیں۔ اور دائیں طرف الصلوٰۃ
والسلام علیک یا رسول اللہ اور بائیں طرف الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ
اور دل پر الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ کی ضربیں لگاتے اور جس قدر ہو سکے
اس درود شریف کو پے در پے پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

۳۔ یہی حاجی امداد اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ
یا رسول اللہ بصیغہ خطاب میں بعض لوگ کلام کرتے ہیں یہ اتصال معنوی
پر مبنی ہے لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ عالم امر مقید بہ جہت طرف و قرب وبعد

Marfat.com

وغیرہ نہیں پس اس کے جواز میں شک نہیں ہے۔

(امداد المشتاق ص۹۵ مرتبہ تھانوی)

(ف) تمام دیوبندیوں کے پیر و مرشد تو فرما رہے ہیں کہ اس درود شریف کے جائز ہونے میں کوئی شک نہیں ہے اور جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاضر و ناظر جان کر اس درود شریف کو پڑھے اس کو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہو جائے گی۔ لیکن مرید کہتے ہیں کہ شرک ایسے لوگوں کو طریقت میں مرید نہیں مریہ (بالفتح) کہا جاتا ہے۔

غور فرمائیے کہ اگر یہ درود پڑھنا شرک اور پڑھنے والا مشرک ہے تو مشرک کو زیارت کیسی؟ اور جو شرک و بدعت کو جائز قرار دے کر اس کے کرنے کا حکم دے وہ کون ہوا؟

(۴) مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھا کہ یوں جی چاہتا ہے کہ آج درود شریف زیادہ پڑھوں۔ وہ بھی ان الفاظ سے کہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

(شکر النعمۃ بذکر رحمۃ الرحمۃ ص۱۰)

۵۔ مولوی حسین احمد مدنی نے لکھا۔

چنانچہ وہابیہ کی زبان سے بارہا سنا گیا کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کو سخت منع کرتے ہیں اور اہل حرمین پر سخت نفریں اس ندا اور خطاب پر کرتے ہیں۔ اور ان کا استہزاء اڑاتے ہیں اور کلمات ناشائستہ استعمال کرتے ہیں حالانکہ ہمارے مقدس بزرگان دین اس صورت اور جملہ صور درود شریف اگرچہ بصیغہ خطاب و ندا کیوں نہ ہوں مستحب و مستحسن جانتے ہیں اور اپنے متعلقین کو اس کا امر کرتے ہیں۔

(الشہاب الثاقب ص۶۵)

Marfat.com

۶۔ ضیاء القلوب مصنفہ حاجی امداد اللہ مہاجر کی مطبوعہ دیوبند ص۲۹ میں ہے "یارسول اللہ" ایک ہزار بار پڑھے۔ انشاء اللہ بیداری یا خواب میں زیارت ہوگی۔" یہ ہے یارسول اللہ کی برکت۔ مخالفین حضور کی امت کو حضور کی زیارت سے محروم رکھنا چاہتے ہیں۔

تتمہ فتاوی امدادیہ ص۲۲۶ مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی میں ہے

سوال:۔ صلے اللہ علیک یا محمد۔ یہ درود شریف پڑھنا کیسا ہے۔ یاد آتا ہے کہ لا تجعلوا دعاء الرسول .... الآیۃ کی تفسیر میں جامع البیان میں لکھا ہے کہ جس طرح عام لوگوں کو نام لے کر پکارتے ہو نہ پکارو۔ اس سے اس درود کی ممانعت کا ثبوت ہوتا ہے؟

جواب:۔ اس آیت میں اس خطاب کی ممانعت ہے جو خلاف ادب واحترام ہو۔ اور اگر ادب وحرمت کے ساتھ ہو جیسا کہ صیغہ صلوٰۃ یہاں اس کا قرینہ ہے گو اسم علم کے ساتھ ہو۔ وہ اس آیت سے ممنوع نہیں چنانچہ حدیث ضریر میں خود حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمایا ہے۔ حصن حصین میں کسی حدیث کی کتاب سے نقل کیا ہے۔

۷۔ عقائد علماء دیوبند مصنفہ مولوی مطیع اللہ دیوبندی مطبوعہ دیوبند ص۳۴-۳۵ میں ہے۔

علماء دیوبند ندائے رسول کو منع نہیں کرتے یارسول اللہ اگر بلا لحاظ معنی بے ساختہ اس طرح نکلا جیسے عام طور پر درد ومصیبت کے وقت لوگ ماں باپ کو پکارتے ہیں۔ تو بلا شک جائز ہے۔ اگر درود شریف میں معنی کا لحاظ رکھتے ہوئے یارسول اللہ کہا جائے۔ تب بھی بالکل جائز ہے۔ غلبہ عشق ومحبت اور وجد وجوش میں پکارا تب بھی جائز اگر اس عقیدے سے کہا کہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

ہماری اس ندا کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک اپنے فضل و کرم سے پہنچا دے گا۔ تو اس طرح بھی جائز ہے اہل باطن اور صفائی قلب والے حضرات جن کے لئے بُعد مکانی اور کثافت جسمانی دربار عالی تک درخواستوں اور عرضداشتوں کے پہنچانے میں مانع نہیں ہے اور جن کو درجہ و منصب حضوری حاصل ہے ان کے لئے بھی خطاب و نداء بالکل جائز ہے۔

۸۔ دیوبندیوں کے راس المحدثین مولوی محمد زکریا شیخ الحدیث مظاہر علوم سہارن پور نے لکھا کہ:۔

بندہ کے خیال میں اگر ہر جگہ درود و سلام دونوں کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے یعنی بجائے السلام علیک یا نبی اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ۔ اسی طرح آخیر تک السلام کے ساتھ الصلوٰۃ کا لفظ بڑھا دے تو زیادہ اچھا ہے

(فضائل درود شریف ص ۲۸)

۹۔ ابن قیم ابن تیمیہ کے شاگرد نے اپنی کتاب جلاء الافہام مطبوعہ امرتسر صفحہ ۲۰۴ پر لکھا کہ ابوبکر محمد بن عمر نے فرمایا کہ میں ابوبکر بن مجاہد کے پاس تھا۔ تو حضرت شبلی تشریف لائے۔ ابوبکر بن مجاہد ان کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے اور ان کو سینہ سے لگایا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

فَقُلْتُ لَهٗ يَا سَيِّدِیْ تَفْعَلُ هٰذَا بِالشِّبْلِیِّ وَاَنْتَ وَجَمِيْعُ مَنْ بِبَغْدَادٍ يَتَصَوَّرُ اَنَّهٗ مَجْنُوْنٌ فَقَالَ لِیْ فَعَلْتُ بِهٖ كَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَعَلَ بِهٖ ذَالِكَ الخ۔

تو میں نے عرض کیا اے میرے آقا آپ نے شبلی کے ساتھ یہ سلوک فرمایا ہے حالانکہ آپ اور سارے بغداد والے اس کو دیوانہ تصور کرتے ہیں (ابوبکر بن مجاہد نے) فرمایا میں نے شبلی کے ساتھ ایسا ہی کیا ہے۔ جیسا کہ میں نے نبی اکرم

Marfat.com

رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فِی الْمَنَامِ وَقَدْ اَقْبَلَ الشِّبْلِیُّ فَقَامَ اِلَیْہِ وَ قَبَّلَ بَیْنَ عَیْنَیْہِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَفْعَلُ ھٰذَا بِالشِّبْلِیِّ فَقَالَ ھٰذَا یَقْرَأُ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ۔ اِلٰی اٰخِرِ السُّوْرَۃِ وَیَقُوْلُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ!

صلی اللہ علیہ تعالیٰ علیہ آلہ وسلم کو اس کے ساتھ کرتے دیکھا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ حضرت شبلی آئے اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان کے لئے کھڑے ہو گئے اور ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے شبلی کے ساتھ ایسا کیوں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ شبلی نماز کے بعد پڑھتا ہے لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ آخر سورۃ تک اور پھر تین مرتبہ کہتا ہے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ اس وجہ سے ہم نے اس پر شفقت فرمائی ہے۔

(ف) غور فرمایئے کہ ہر نماز کے بعد لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ کے بعد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ پڑھنے والے حضرت شبلی پر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کیسی رحمت و شفقت فرمائی کہ اس کے لئے قیام فرمایا اور اس کو پیار سے بوسہ دیا۔ اور اس کو اپنے جمال مبارک کی زیارت سے مشرف فرمایا اگر یہ درود شریف پڑھنا شرک و بدعت ہوتا تو کیا مشرک و بدعتی کو یہ شرف حاصل ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ معلوم ہوا کہ یہ درود شریف پڑھنا شرک و بدعت نہیں ہے بلکہ اس کے پڑھنے والے پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم شفقت و رحمت فرماتے ہیں۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ بغداد میں رہتے تھے اس سے معلوم ہوا حضور علیہ السلام کو معلوم ہے کہ

Marfat.com

میرا فلاں غلام فلاں مقام پر یہ عمل کرتا ہے وغیرہ وغیرہ

سوال :۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ پڑھتے ہوئے تمہارا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ السلام حاضر و ناظر ہیں۔ اور ایسا عقیدہ رکھنا شرک ہے۔

جواب :۔ یہ شرک ہے تو پھر پانچوں وقت نماز میں بھی شرک ہوتا ہے اور نماز پڑھنے والے سب مشرک ہیں کیونکہ ہر نماز میں اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وبرکاتہ پڑھا جاتا ہے۔ اس میں بھی تو حرف ندا اور خطاب کا صیغہ علیک موجود ہے لہذا جو لوگ اس درود کو شرک کہتے ہیں ان کو چاہیے کہ وہ نماز کو بھی شرک کہہ دیں

سوال :۔ نماز میں تو حکایت کے طور پڑھا جاتا ہے یعنی شب معراج اللہ تعالیٰ نے نبی علیہ السلام کو یوں کہا پھر ہمیں نماز میں وہی الفاظ بطور نقل کے حکم دیا ہے۔

جواب :۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ نماز میں پڑھنا محض حکایۃً نہیں بلکہ انشاء ہے یعنی نمازی کا اس وقت یہ تصور ہو کہ میں اب حضور علیہ السلام کو سلام عرض کر رہا ہوں اور وہ میرے سامنے موجود ہیں۔ اس پر فقیر نے کتاب (رفع الحجاب عن تشہد اہل الحق والغراب) لکھی ہے

سوال :۔ چیخ چیخ کر پکارتے ہو حالانکہ درود شریف چیخ کر پڑھنا مکروہ ہے۔

جواب :۔ یہ بھی ذکر ہے اور ذکر کو جتنا بلند آواز سے پڑھا جائے اتنا قلب بیدار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں حضور علیہ السلام کا بھکاری بن کر (بوجہ ان کے وسیلہ جلیلہ ہونے کے) ہم انہیں فریاد سناتے ہیں اور بھکاریوں کا کام ہی چیخنا چلانا ہے اس سے کریم کا دل زیادہ متوجہ ہوتا ہے۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے جہاں ندا یا رسول اللہ کا ثبوت ملتا ہے وہاں ان سے زور سے عرض کرتے کا ثبوت بہم پہنچتا ہے۔ چنانچہ فقیر نے رسالہ "نعرۂ رسالت" میں دلائل سے اس

Marfat.com

مضمون کو لکھا ہے جس نے درود شریف کو بلند آواز سے مکروہ بنایا ہے اس کے ہاں دلائل نہیں ہیں صرف اپنی من مانی ہے۔ بلکہ احادیث مبارکہ میں زور سے درود شریف پڑھنا افضل لکھا ہے۔ چنانچہ صاحب روح البیان نے لکھا ہے کہ احیاء میں وارد ہے کہ درود شریف پڑھتے ہوئے آواز بلند کرو۔ اس لئے کہ بالجہر درود شریف پڑھنے سے قلب کی روحانی بیماریوں کی صفائی ہوتی ہے۔ صفحہ ۲۳۳ جلد ۷ اس کے بعد یہ شعر لکھا ہے نام تو صیقلست کہ دلہائے تیرہ را

روشن کند چو آئینہائے سکندری۔

ترجمہ:۔ تیرا اسم گرامی سیاہ دلوں کا صیقل ہے اور تیرا نام دلوں کو آئینہ سکندری کی طرح صاف و شفاف بناتا ہے۔

سوال: ادھر تم حضور علیہ السلام کو حاضر و ناظر مانتے ہو ادھر پھر چیخ چیخ کر انہیں پکارتے ہو

(جواب) اللہ تعالیٰ کو ہم سب شہ رگ سے زیادہ قریب مانتے ہیں لیکن پھر بھی اس کو زور سے پکارنا جائز ہے حضور علیہ السلام نے فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا آپ زور سے کیوں پکار رہے تھے کہا شیطانوں کو بھگاتا ہوں اور سوتوں کو جگاتا ہوں۔ ایسے ہی ہمارے لئے سمجھئے کہ ہم وہابیوں دیوبندیوں کو بھگاتے ہیں اور عاشقوں کے عشق کو بڑھاتے ہیں چنانچہ تجربہ کیجئے کہ یہ درود شریف جہاں پڑھا جائے گا وہابی دیوبندی بھاگ جائیں گے۔ اور رسالت کے پروانے نبی پاک (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کے دیوانے قربان ہوتے رہیں گے۔

(سوال) جب آپ لوگ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر و ناظر مانتے ہیں اور پھر زور سے چیختے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے روکا ہے "لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجہروا لہ بالقول کجہر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون"

Marfat.com

جواب ۱: مفصل جوابات فقیر کی کتاب حاضر و ناظر میں دیکھئے۔ اجمالی جواب یہ ہے کہ فوق صوت النبی سے ممانعت ہے یعنی آپ کے آواز مبارک پر جہر نہ کرو۔

(۲) محدثین کرام نے مطلقاً آپ کے سامنے بلند آواز گفتگو سے روکا ہے لیکن یہ اس وقت ہے کہ آپ اپنے جسد اطہر سے جہاں رونق افروز ہوں وہاں پر زور سے نہ بولو یہی وجہ ہے کہ روضۂ اور گنبد خضرا کی حاضری دینے والوں کو بلند آواز سے بات کرنے کی ممانعت ہے اور ہم نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے جسد اطہر کو ہر جگہ حاضر و ناظر نہیں مانتے بلکہ آپ کے جلوہ ہائے نورانی اور تجلیات روحانی کو ہر جگہ اور ہر وقت حاضر و ناظر مانتے ہیں۔

۳۔ حضور علیہ السلام کے متعلق جامع الحقائق ہونے کی وجہ سے مختلف حیثیات کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ آپ کی حقیقت جسدانی کے لئے لا تجہروا کا حکم ہے۔ آپ کی حقیقت روحانی کے احکام دیگر ہیں فلہذا ایک حقیقت کو دوسری حقیقت پر قیاس کرنا جہالت ہے۔

سوال، صلوٰۃ وسلام قبل الاذان یا بعد الاذان ناجائز ہے اس لئے بدعت ہے کیونکہ ایسا طریقہ کتاب وسنت سے ثابت نہیں۔ صحابہ کرام نے اس کام کو کیا نہ ائمہ مجتہدین سے ثابت ہے۔ اذان سے پہلے یا اذان کے بعد صلوٰۃ وسلام پڑھنے کو دین کی تحریف کہا جاتا تو بجا ہے۔

جواب ۱۔ سرے سے وہابیوں دیوبندیوں کا یہ قاعدہ بھی غلط ہے کہ جو کام حضور علیہ السلام نے نہیں کیا یا صحابہ کرام اور ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ تعالیٰ سے ثابت نہیں وہ ناجائز یا حرام یا بدعت سیئہ ہے کہ جس سے ثواب کے بجائے گناہ ہو اگر ان کا یہ قاعدہ صحیح مانا جائے تو دو تہائی دینی امور کو خیرباد کہنا پڑے گا چند مثالیں فقیر نے پہلے لکھی ہیں۔ کچھ اب لیجئے۔ ظہر اور مغرب اور عشاء

Marfat.com

کے ۔۔ سنتوں کے بعد دو نفل اذان کے اختتام پر کلمہ شریف نماز عید کی فراغت کے بعد دعا مسجد میں پکا فرش پھر اس پر صفیں اور شاندار دریاں بچھانا بچوں کو قرآن مجید سے پڑھانے سے پہلے "یسرنا القرآن اور قاعدہ ملتانی یا نورانی قاعدہ وغیرہ پڑھانا۔ ایمان مجمل و ایمان مفصل اور شش کلمے وغیرہ وغیرہ بدعت ہیں

تفصیل فقیر نے اپنی کتاب العصمۃ عن البدعۃ میں لکھی ہے۔

بہرحال اس سے ثابت ہوا کہ وہابیوں دیوبندیوں کی بیان کردہ بدعت کی یہ تعریف صحیح ۔۔ کہ جو کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام نے نہیں کیا۔ وہ مطلقاً بدعت ضلالت ہے۔ بے شمار کام جائز و مستحب ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے نہیں لئے بلکہ ایسے کام بھی مستحن ہیں جو عہد صحابہ اور عہد تابعین تک نہیں ۔ ۔۔ مگر اس کے باوجود بھی وہ جائز بلکہ موجب ثواب ہیں۔ اس لئے علماء امت نے ۔۔ت کو اقسام خمسہ کی طرف منقسم کیا ہے۔ جسے ہم نے تفصیل کے ساتھ "العصمۃ عن البدعۃ" ہے لکھا ہے۔

ثابت ہوا کہ قبل الاذان صلوٰۃ وسلام ہرگز مذموم نہیں نہ بدعت شرعیہ بلکہ بدعت حسنہ ہے جس کی اصل کتاب وسنت میں موجود ہے۔ جیسا کہ ہم نے گذشتہ اوراق میں دلائل سے ثابت کیا ہے۔ مزید تفصیل فقیر کے رسالہ "رجم الشیطان" میں ہے۔ وصلی اللہ علےٰ حبیبہ سید المرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔

ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی غفرلہ

بہاولپور

۱۳ محرم ۱۳۹۹ھ

Marfat.com

رسالہ نعرہ تکبیر بدعت ہے یا نعرہ رسالت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

تمہید دور حاضرہ میں اولاً تو اسلام کی ہر بات پر طعن و تشنیع کی جا رہی ہے پھر بعض مسلم نما پارٹیاں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیائے کرام سے متعلقہ امور پر شرک و بدعت کے فتویٰ نے اہل اسلام کو پریشان کر رکھا ہے۔ آج کل نعرہ رسالت و نعرہ خلافت و نعرہ حیدری، نعرہ غوثیہ پر زور لگایا جا رہا ہے۔ کہ یہ نعرے کسی طرح بند ہوں لیکن قدرت ایزدی کو کچھ اور منظور ہے کہ یہ لوگ جتنا بند کرتے ہیں اتنا یہ نعرے بڑھ رہے ہیں۔ فقیر اویسی نے اس موضوع پر ایک کتاب "ھدایۃ الکفایۃ فی اثبات نعرہ رسالت" لکھی۔ اس کا خلاصہ اس پمفلٹ میں پیش کرتا ہوں۔

خود را فضیحت دیگرے را نصیحت افسوس ہے کہ یہ نعرہ رسالت وغیرہ کو بدعت کہتے ہوئے شرماتے نہیں جب کہ خود نعرہ تکبیر کے علاوہ اپنے مولویوں اور لیڈروں کے لئے "زندہ باد" گلے پھاڑ پھاڑ کر نعرے لگاتے ہیں۔ ایسے نعروں کے وقت انہیں کبھی خیال نہیں گذرتا کہ وہ بدعت کا ارتکاب کر رہے ہیں یا سنت کا۔

بدعت نعرہ تکبیر یقین ہونا چاہیئے کہ نعرہ رسالت اگر بدعت ہے تو نعرہ تکبیر بھی بہیئت کذائیہ بدعت ہے اس لئے کہ خیر القرون کے بعد صدیوں تک اس نعرہ کا پتہ نہیں چلتا کہ مقرر کی تقریر یا کسی معظم شخصیت کی آمد یا دوسرے معاملات کے وقت پہلے ایک شخص زور سے پکارے "نعرہ تکبیر" پھر اس کے بعد دوسرے کہیں "اللہ اکبر"[۲] ہاں خیر القرون و دیگر ادوار میں صرف اتنا ہوتا کہ خوش کن امر اور تعجب ناک یا عظمت الٰہی پر دال فعل دیکھ سن کر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابی یا کوئی صاحب فرماتے "اللہ اکبر" پھر دوسرے بھی کبھی

۲۔ کب سے شروع ہوا۔

Marfat.com

ایک دو ساتھ مل کر کہتے اور کبھی نہیں بھی کہتے اور یہ بھی نہیں کہ اس کے بعد چلا کر بلکہ زیادہ سے زیادہ طبعی طور بالجہر، تکبیر جیسا غزوۂ خندق کے موقعہ پر ہوا یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طلاق ازواج مطہرات کی غلط خبر پر "اللہ اکبر" کہا وغیرہ اس معنی پر نعرۂ تکبیر میں مندرجہ ذیل بدعات ثابت ہوئیں۔ (۱) اسے نعرۂ تکبیر سے تعبیر کرنا (۲) جب کوئی نعرۂ تکبیر کہے (۳) دوسرں کا "اللہ اکبر" پکارنا۔ (۴) نعرۂ تکبیر بولنے والے کا چلا کر۔ (۵) جواب دینے والوں کا طبعی آواز سے بڑھ کر "اللہ اکبر" پکارنا۔ (۶) تقاریر و مواعظ کے درمیان وقفوں میں (۷) آنے والے معززین کے استقبال میں وغیرہ وغیرہ۔

جب مذکورہ بالا امور نعرۂ تکبیر میں جائز ہیں تو پھر نعرۂ رسالت اور دوسرے نعروں پر شرک یا بدعت کا فتویٰ کیوں۔

نعرۂ رسالت کی مسنونیت

نعرۂ رسالت خیر القرون میں مروج تھا چنانچہ مسلم شریف[ل] جلد دوم باب حدیث الہجرۃ میں حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب حضور علیہ السلام ہجرت فرما کر مدینہ پاک داخل ہوئے۔ فَصَعِدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ فَوْقَ الْبُيُوْتِ وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخُدَّامُ فِي الطُّرُقِ يُنَادُوْنَ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُوْلَ اللهِ تو عورتیں اور مرد گھروں کی چھتوں پر چڑھ گئے۔ اور بچے اور غلام گلی کوچوں میں متفرق ہو گئے نعرے لگاتے تھے یا محمد یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

فائدہ

اس حدیث شریف سے نعرۂ رسالت کا صراحۃً ثبوت ہوا نیز معلوم ہوا کہ تمام صحابہ کرام نعرہ لگایا کرتے تھے اسی حدیث ہجرۃ میں ہے کہ صحابہ کرام

ل جلوس بارہ ربیع الاول شریف کے ثبوت کے لئے فقیر کی کتاب "غوث العباد فی اثبات المیلاد" پڑھیے۔ اویسی غفرلہٗ۔

Marfat.com

نے جلوس بھی نکالا ہے اور جب بھی حضور علیہ السلام سفر سے واپس مدینہ پاک تشریف لائے تو اہل مدینہ حضور علیہ السلام کا استقبال کرتے اور جلوس نکالتے احادیث مبارکہ میں اس کی تفصیل موجود ہے اور ان کا نعرۂ رسالت مختلف مواقع خصوصاً جنگ میں متعدد روایات سے ثابت ہے۔

میدان جنگ میں نعرۂ رسالت

فتوح الشام ص۱۷۲ مطبوعہ مصر میں ہے کہ میدان جہاد میں حضرت کعب بن ضمرہ رضی اللہ عنہ عین لڑائی کے وقت پکار رہے تھے۔ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہ وغیرہ۔

(ف) قطع نظر از ہیئت کذائیہ[1] جس طرح نعرۂ تکبیر سنت ہے ایسے ہی نعرۂ رسالت بھی سنت ہے اگر ہیئت کذائیہ کو مدنظر رکھا جائے تو نعرۂ رسالت کی طرح نعرۂ تکبیر بھی بدعت ہے تو نا انصافی یا بددیانتی ہے کہ نعرۂ تکبیر بہیئت کذائیہ جائز بلکہ ضروری اور نعرۂ رسالت شرک وحرام اور بدعت بلکہ اس پر جھگڑے اور فساد۔ تمہید کے بعد چند قواعد۔

قواعد شرعیہ

نعرۂ رسالت نعرۂ حیدری و نعرۂ غوثیہ کا جواز ذیل کے قواعد سے سمجھیئے وہ یہ کہ کوئی حکم علت کے بغیر نہیں ہوتا (۲) اصول فقہ میں یہ بھی ہے کہ ایک حکم کے لئے علل متعدد بھی ہوتی ہیں۔ (۳) یہ بھی اصول فقہ میں ہے کہ غیر منصوص احکام میں اگر علت پائی جائے تو ان حکم جاری ہوگا۔ ان قواعد پر نعرۂ تکبیر و نعرۂ رسالت کے علل پر غور کیا جائے تو نعرۂ حیدری اور نعرۂ غوثیہ و نعرۂ خلافت اور نعرۂ زندہ باد کے جواز میں کوئی اشکال باقی نہیں رہتا۔

(ف) فقیر اویسی غفرلہ ان جملہ علل کو اپنے رسالہ مابہ الکفایۃ فی اثبات

---

[1] ہیئت کذائیہ سے مراد وہی ہے کہ ایک بندہ زور سے پکارے نعرۂ تکبیر دوسرے جواب میں کہیں اللہ اکبر وغیرہ

نعرۂ رسالت میں دلائل مع اسناد و دیگر ضروری ابحاث کو تفصیل کے ساتھ لکھ دیا ہے اب سردست صرف ایک علت عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہے تاکہ اہل علم اور منصف مزاج کو اشکال نہ رہے۔

نعرۂ رسالت کی غائیہ

ہمارے اہلسنت عموماً نعرۂ رسالت نعرۂ تکبیر کے وقت اس وقت آواز بلند کرتے ہیں جب شان رسالت و خلافت و ولایت کے متعلق بہترین مضمون سنتے ہیں اور اس سے وہ اپنی خوشی و فرحت کا اظہار کرتے ہوئے اپنے آقا و مولی حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے نعرے لگاتے ہیں اور خارجیوں کے منہ بند کرنے کیلئے حضرت علی اور وہابیوں کے ستانے کے لئے حضرت غوث اعظم سے محبت و عقیدت کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ بعینہٖ یہی علت مسلم شریف کی روایت کردہ حدیث الہجرۃ میں شارحین نے لکھی۔ اہلسنت کے علاوہ غیر مقلدین کے مولوی وحید الزمان نے بھی صحیح مسلم کے ترجمہ ص۱۴۹ حصہ ششم باب فی حدیث الہجرۃ میں لکھا کہ حضور علیہ السلام جب ہجرت کرکے مدینہ طیبہ پہنچے تو اہل مدینہ خوشی سے پکارتے تھے یا رسول اللہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس مختصر بحث سے ثابت ہوا کہ نعرۂ تکبیر کی طرح دیگر شرعی نعرے جائز ہیں انہیں ناجائز یا بدعت کہنے والا گمراہ ہے۔

اعتراضات و جوابات

اثبات کے بعد اب ہم معترضین کے چند اعتراضات لکھتے ہیں تاکہ عوام کو بہکانے والے اپنے گندے عزائم میں کامیاب نہ ہو سکیں۔ قبل اس کے کہ میں مخالفین کے اعتراضات لکھوں اصل مسئلہ سمجھئے وہ یہ کہ آپ کو حاضر ناظر جان کر یا ویسے ہی محبت سے نعرۂ رسالت بلند کرنا جائز ہے آپ کی ظاہری زندگی پاک میں بھی اور وصال شریف کے بعد بھی ایک شخص نعرہ بلند کرے یا جماعت کے ساتھ مل کر۔

Marfat.com

(سوال) غیراللہ کو پکارنا حرام ہے کما قال تعالیٰ "ولا تدع من دون اللہ..... الآیۃ" "فلا تدع مع اللہ الٰھا آخر" ودیگر آیات میں صاف طور پر غیر خدا کو پکارنے کی ممانعت آئی ہے اور اسے مشرکین کا طریقہ بتایا گیا ہے۔ لہٰذا یا رسول اللہ پکارنا شرک ہے۔

(جواب ۱) ان جیسی تمام آیات میں آپ کو یا رسول اللہ پکارنے کی نفی نظر آئی ہے حالانکہ آیات میں مطلق پکارنا منع نہیں بلکہ اس سے ثابت ہوا کہ وہ ندا اور پکارنا منع ہے جو کسی کو معبود اور الٰہ سمجھ کر ندا جائے[1] اگر ان آیات میں غیروں کو پکارنے کی نفی مراد کی جائے تو (معاذ اللہ) حضرت ابراہیم کو مشرک کہنا پڑے گا۔ جنہوں نے مردہ پرندوں کو پکارا۔ کما قال تعالیٰ (ثم ادعھن پ۳) اور یہ کہنا پڑے گا کہ (معاذ اللہ) خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو شرک کی تعلیم دی۔ اگر ان آیات میں کسی کو دور سے پکارنا مراد لیا جائے اور دور سے پکارنے کو شرک قرار دیا جائے تو پھر خداوند کریم کو دور ماننا پڑے گا۔ حالانکہ اس کی شان "نحن اقرب الیہ من حبل الورید" ہے اور حضرت عمر کو (معاذ اللہ) مشرک کہنا پڑے گا جنہوں نے دور سے "یا ساریۃ الجبل" فرمایا۔ اگر ان آیات میں ندا بطور استعانت مجازی ہی مراد لی جائے تو پھر حدیث یاعباد اللہ اعینونی (اے اللہ کے بندو میری مدد کرو) کو شرک کی تعلیم قرار دینا پڑے گا۔ اگر ان آیات میں حاضر و ناظر سمجھ کر پکارنے کی نفی مراد لی جائے تو آیت "النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسھم" کے خلاف لازم آتا ہے جس کے معنی ہیں کہ نبی زیادہ نزدیک ہے مومنوں سے بہ نسبت ان کی جانوں کے یعنی ان کی جانیں ان سے اتنی نزدیک نہیں جتنا نبی علیہ السلام ان سے نزدیک ہیں

---

[1] اس قاعدہ کی تحقیق فقیر کی کتاب "احسن البیان" جلد دوم پڑھئے۔ اویسی غفرلہ

Marfat.com

کیونکہ اول بمعنے (قرب جو پہلے) ان جیسی تمام آیات میں دعا بمعنی عبادت ہے چنانچہ جلالین بیضاوی و روح البیان روح المعانی اور دیگر محققین مفسرین نے یہی معنیٰ کیا ہے۔

(سوال) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی جب حضور حاضر و ناظر ہیں تو پھر گلے پھاڑ پھاڑ کر نعرے لگاتے ہو اس سے تمہارے اعمال حبط ہو جاتے ہیں۔ (آنکھوں کی ٹھنڈک سرفراز گکھڑوی)

(جواب ۱) اس کا تفصیلی جواب فقیر کی کتاب رجم الشیطان فی الصلوٰۃ والسلام عند الاذان میں ہے اجمالی جواب یہ ہے۔ آیۃ کی نفی قرب جسمانی کے لئے ہے اور موضوع قرب روحانی کے اعتبار سے ہے۔

(جواب ۲) آیت کریمہ میں فوق النبی نہیں بلکہ صوت النبی فرمایا گیا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ جب رسول پاک کلام فرما رہے ہوں تو تم اپنی آواز ان کی آواز سے اونچی نہ کرو۔ ورنہ خود صحابہ کرام حضور علیہ السلام کے سامنے بلند آواز سے نعرے لگاتے تھے۔ حضرت بلال منبر پر کھڑے ہو کر اذان کہتے تھے۔ حضرت حسان نعتیں پڑھتے تھے ان تمام صورتوں میں رفع صوت النبی ممنوع ہے اہل مدینہ نے بوقت ہجرت یا رسول اللہ کے نعرے لگائے (صحیح مسلم) تو کیا انہیں بھی حبط اعمال کی وعید سناؤ گے۔

(سوال) اللہ فرماتا ہے لَا تَجْعَلُوا دُعَآءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ

۱؎ یہی معنیٰ بانی دارالعلوم دیوبند مولوی محمد قاسم نانوتوی نے اپنی کتاب آبحیات ص۶۸ اور تحذیر الناس میں لکھا ہے اس آیۃ کی مزید تحقیق فقیر کی کتاب حاضر و ناظر میں ہے۔

۲؎ تفصیل فقیر اویسی کی تفسیر میں دیکھئے۔

Marfat.com

بَعْضًا ترجمہ:) یعنی تم لوگ رسول کے بلانے کو ایسا معمولی بلانا مت سمجھو جیسا تم میں ایک دوسرے کو بلا لیتے ہو۔ لہذا یا رسول اللہ پکارنا بے ادبی ہے۔

(جواب) آیت ہذا الٹا ہماری مؤید ہے لیکن مخالفین ہمیشہ سرسری طور عوام کو بہکانے کے لئے الٹی سیدھی مارنے کے عادی ہیں اس کی تفصیل فقیر نے تفسیر اویسی میں لکھی ہے بقدر ضرورت یہاں عرض کیا جاتا ہے وہ یہ کہ مفسرین نے اس آیت کی تفسیر میں تین توجیہیں بیان کی ہیں۔

(۱) یعنی تم جو ایک دوسرے کو پکارتے ہو اس پکارنے پر رسول کے پکارنے کو قیاس کرکے منہ پھیر دیا جواب میں سستی کرو بلکہ رسول کا حکم بجا لانے میں جلدی کرو کیونکہ ان کے اذن کے بغیر مراجعت حرام اور نادرست ہے۔

(۲) اپنے اوپر رسول کی بد دعا یا اپنے حق میں ان کی دعائے خیر کو ویسی دعا نہ جانو جیسی تم ایک دوسرے کے حق میں کرتے ہو اس لئے کہ رسول کی ہر دعا مستجاب ہے۔

(۳) تم رسول کو اس طرح نہ پکارو جس طرح ایک دوسرے کو فقط نام لے کر پکارتے ہو بلکہ چاہیئے کہ تعظیم کے ساتھ پکارو جیسے یا رسول اللہ یا نبی اللہ اس لئے کہ حق تعالیٰ نے تمام انبیاء علیہم السلام کو قرآن میں نام لے کر پکارا لیکن اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بزرگی کے ساتھ خطاب کیا۔

(ف) تفاسیر میں ہے کہ حیات و ممات یعنی آپ کے انتقال کے بعد دوامی حکم یہی ہے کہ آپ کو تعظیم و تکریم و توقیر سے پکارو یعنی یا رسول اللہ یا نبی اللہ یا امام المرسلین" معلوم ہوا یہ آیت کریمہ ہمارے دعوے کی دلیل ہے نہ کہ مخالفین کے دعویٰ کی۔

(سوال) کسی کو بلا کر مقصد ظاہر نہ کرنا اس کے ساتھ مذاق سمجھی جاتی ہے مثلاً کوئی شخص کہے ابا جی! پھر خاموش ہو جائے یہ بے ادبی ہے اس سے معلوم ہوا

Marfat.com

کہ فقط یارسول اللہ کہنا بے ادبی ہے۔

(جوابؔ) مخالفین کے اس سوال سے ناظرین کو یقین ہونا چاہیئے کہ ان کے ہاں عقلی ڈھکوسلوں کے سوا کچھ نہیں ورنہ لازم تھا کہ کوئی حدیث شریف پیش کرتے جیسے ہم نے ثابت کیا کہ کتب احادیث میں ہے کہ صحابہ کرام ہمیشہ یارسول اللہ پکارتے تھے کیا وہ حضور کی بے ادبی کرتے تھے۔ زمانہ فاروق اعظم میں صحابہ کرام میدان جنگ میں یا رسول اللہ کا نعرہ لگاتے تھے (فتوح الشام) کیا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کرتے تھے۔ اس سے واضح ہوا کہ پکارنا اور نعرہ لگانا بے ادبی نہیں۔ باقی رہا اظہار مقصد وہ تو ہمارا عقیدہ خود بتاتا ہے کہ جب ہم یقین رکھتے ہیں کہ حضور علیہ السلام مومنوں کے پاس ان کی جان سے بھی زیادہ قریب ہیں جیسا کہ آب حیات و تحذیر الناس کا حوالہ ہم نے لکھا۔

(جوابؔ) صحیح مسلم کا حوالہ آپ نے پڑھا کہ جب حضور پاک مدینہ طیبہ پہنچے تو اہل مدینہ یارسول اللہ یا محمد پکارتے جارہے تھے اور کوئی مطلب ہی بیان نہیں کرتے تھے کیا ان پر بھی تمہارا ہی فتویٰ لاگو ہوگا۔

(جوابؔ) تصوّر محبوب اور ذکر محبوب سن کر فرط محبت میں یارسول اللہ پکارنا سنت صحابہ ہے اور ایسے تصورات میں ڈوب کر اور محض عشق و محبت کے نشہ سے سرشار ہو کر یا نبی اللہ اور یارسول اللہ کہے تو بالکل جائز اور صحیح ہے اسے مخالفین کے اکابر علماء بھی مانتے ہیں۔ دیکھیئے "فیض الباری اور فتاویٰ رشیدیہ اور امداد الفتاویٰ" وغیرہ وغیرہ معلوم ہوا مذکور سوال لغو ہے۔

(سوال) نعرہ یارسول اللہ کے وقت تمہارا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہاری آواز کو سن لیتے ہیں یہ تو غلط ہے کیونکہ تم کہاں اور مدینہ کہاں۔

(جواب) انبیاء کی طاقت کو اپنی طاقت پر قیاس کرنا سخت غلطی ہے اگر حضرت سلیمان دور سے چونٹی کی آواز سن سکتے ہیں تو ہمارے آقا و مولا جو سب نبیوں سے زیادہ علم و اختیار رکھتے ہیں دور سے اپنے اُمتیوں کی پکار کو بھی سُن سکتے ہیں۔ جلاء الافہام صـ۵۳ مصنفہ ابن قیم میں ہے کہ حضور پاک فرماتے ہیں کوئی کہیں سے درود شریف پڑھے مجھے اس کی (ہر) آواز پہنچتی ہے یہ دستور بعد وفات بھی رہے گا۔

اور انیس الجلیس صـ۱۲۲ میں ہے کہ حضور پاک نے فرمایا میں تمہارا درود بلا واسطہ خود سنتا ہوں اور دلائل الخیرات شریف میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اہل محبت کا درود سنتا ہوں۔ جب حضور اُمت کا درود سنتے ہیں تو اُمت کی پکار بھی سنتے ہیں۔ مولانا عبدالحیٔ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فتادے صـ۴۳ ج ا میں ایک حدیث نقل کی ہے کہ

"لوح محفوظ پر قلم چلتا تھا حالانکہ شکم مادر میں تھا
اور فرشتے عرش کے نیچے پروردگار کی تسبیح کرتے تھے
اور میں ان کی تسبیح کی آواز سنتا تھا۔ حالانکہ میں شکم
مادر میں تھا"

جب آپ شکم مادر میں فرشتوں کی تسبیح کی آواز سنتے تھے تو اب ہماری پکار کو بھی سنتے ہیں۔ حضور علیہ السلام اور آپ کی اُمت کے بہت سے اولیاء کے غلاموں کے علاوہ بہت سی اللہ کی مخلوق دُور سنتی ہے۔ دلائل ہم نے "تفسیر اویسی" میں لکھے ہیں۔ (سوال) نعرۂ تکبیر کے بعد "اللہ اکبر" کی مناسبت سے نعرۂ رسالت محمد رسول اللہ

Marfat.com

کیا موزوں ہے ۔ فلہذا اگر نعرۂ رسالت کی عادت پوری کرنی ہے تو یارسول اللہ کے بجائے محمد رسول اللہ کہنا چاہیئے ۔

(جواب) مخالفین کو یارسول اللہ سے نامعلوم کیوں خطرہ ہے جس کی ممانعت کے لئے ہر طرح کا حربہ استعمال کرتے ہیں جب ہم احادیث مبارکہ سے ثابت کر چکے ہیں کہ صحابہ کرام کا نعرہ یارسول اللہ کے پیارے الفاظ کے ساتھ تھا۔ جیساکہ ہم صحیح مسلم باب کی حدیث الھجرۃ والی روایت سے ثابت کر آئے ہیں کہ جب حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت کرکے مدینہ طیبہ پہنچے تو اہل مدینہ خوشی سے پکارتے تھے یارسول اللہ یارسول اللہ یا محمد معلوم ہوا مل کر یارسول اللہ پکارنا ۔ زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی رائج تھا۔ جب زمانۂ نبوت سے لے کر تا حال باختلاف عبارات کذائیہ "نعرۂ رسالت" یارسول اللہ کے پاکیزہ الفاظ سے رائج رہا ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ قیامت تک رائج رہے گا تو پھر اس کی تبدیلی کیوں۔ الحمدللہ ہمارا "نعرۂ رسالت" یارسول اللہ" احسن وجوہ سے ثابت ہوا۔

چیلنج

مخالفین کو چیلنج ہے کہ وہ اپنے نعرے قرآنی آیات یا احادیث مبارکہ یا جزئیات فقہ سے ثابت کریں۔ مثلاً کہتے ہیں فلاں مولوی ، فلاں لیڈر اسلام ، تحفظ ختم نبوت ، پاکستان ، فلاں مدرسہ ، گاندھی کے بے وغیرہ وغیرہ ننھو خیرا ، زندہ باد ، نعرۂ تکبیر جس کے جواب میں صحابہ کرام نے اللہ اکبر کہا ہو ۔ نعرۂ رسالت کے معیار پر نعرۂ تکبیر پورا اترتا ہے یا کیونکر ؟ ہم نے صحیح مسلم کے حوالے سے مل کر یارسول اللہ پکارنے کا ثبوت دے دیا ہے اس طرح نعرۂ تکبیر کا ثبوت دیں یا مل کر محمد رسول اللہ پکارنا صحیح حدیث میں ہے اور ثبوت پیش کریں کہ فلاں موقع پر صحابہ کرام نے مل کر محمد رسول اللہ

Marfat.com

کا نعرہ لگایا تھا. اگرچہ فی نفسہ یہ تمام باتیں جائز اور درست ہیں لیکن ل کر پکارنے کا ثبوت مخالفین کے پاس ایک بھی نہیں ہاں اس کے برعکس یارسول اللہ پکارنے کا ثبوت ہم نے دے دیا ہے.

(نوٹ) زمانہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نعرۂ تکبیر کا نمونہ حاضر ہے.

موقعہ خوشی نعرۂ تکبیر

سنہ ۱۶ھ میں فتح کے موقعہ پر جب کسریٰ کا قصر ابیض تھوڑے فاصلہ پر دکھائی دینے لگا تو حضرت ضرار بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے دیکھتے ہی کہا "اللہ اکبر" ابیض کسری ھذا ما وعد اللہ ورسولہ" خدا تعالیٰ کی بڑی شان ہے یہ شاہ ایران کا وہی سفید محل ہے جس کے فتح ہونے کا اللہ و رسول (جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے وعدہ فرمایا تھا. ان کے ساتھ دوسرے مسلمان سپاہی نے بھی تکبیر کا نعرہ بلند کیا اور برابر نعرے لگاتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی (تاریخ الامم والملوک ص۳ و کامل ابن اثیر ص۲۵۴ ج ۲)

(فوائد) خوشی کے وقت نعرۂ تکبیر بلند کرنا (۲) صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کا عقیدہ تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، فی الغد (کل کیا ہوگا) کو جانتے ہیں (۳) انکا عقیدہ تھا کہ جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ ہو کر رہے گا اسے ہم اہلسنت اختیار سے تعبیر کرتے ہیں. (۴) خیر القرون (صحابہ و تابعین) میں مروجہ نعرہ تکبیر نہ تھا بلکہ صرف کسی ایک نے "اللہ اکبر" کہا تو دوسروں میں سب نے بیک زبان نہیں بلکہ فرداً فرداً "اللہ اکبر" کہا. مزید تحقیق فقیر کی کتاب ما بہ الکفایہ میں ہے.

مسئلہ

آج کل اذان کے وقت درود شریف پڑھنے پر مخالفین نے بڑا شور برپا کیا ہوا ہے اس کی تفصیل تصنیف فقیر اویسی "رجم الشیطان فی الصلوۃ والسلام عند الاذان" پڑھیے.

Marfat.com

مختصراً یہاں بھی عرض کر دیا جاتا ہے۔

اذان کے وقت صلوٰۃ وسلام کا ثبوت

درُود شریف ایک مقدس عمل ہے

خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتھ ملائکہ سمیت بندوں کو حکم فرمایا ہے لیکن ضد ایمان سے پیاری ہے اسی لئے لوگوں کو بدعت کا خطرہ سنا کر اس سے روکنے کی کوشش کی جاتی ہے حالانکہ بدعت وہ فعل ہے جس کا ثبوت قرآن و حدیث سے نہ ہو۔ وہ ثبوت صراحتہً ہو یا کنایتہً یا اشارۃً۔ الحمدللہ ہم اہلسنت اس مسئلہ میں صریح الفاظ بھی پاتے ہیں اور اشارات وکنایات کا تو حساب ہی نہیں۔

روکنے کی اصل وجہ

سلطان صلاح الدین ایوبی فاتح بیت المقدس کے دور سے (بہیئت کذائیہ) تمام اسلامی ممالک میں اذان کے وقت صلوٰۃ وسلام کا طریقہ رائج تھا جسے تمام محدثین، فقہائے مستحب لکھا ہے۔ محمد بن عبدالوہاب نجدی نے اسے بدعت کا فتویٰ دیا۔ اب یار لوگ صرف نجدی کی تقلید میں روکتے ہیں۔ ورنہ قرآن وحدیث سے اس کا مدلل ثبوت موجود ہے۔

ثبوت از قرآن

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

"یاایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما"

ترجمہ: اے ایمان والو! اس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجو۔

اس آیت کے تحت جلاء الافہام: ص۹۶

اثبتوا فی صلاتکم و مساجدکم و فی کل موطن

یعنی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام اپنی نمازوں میں بھیجو اور اپنی مسجدوں اور ہر مقام پر اس کا اہتمام کرو۔

(ف) روکنے والوں کے امام ابن القیم (مصنف جلاء الافہام) کی تصریح سے درود

Marfat.com

بھی مستحب ہوا۔

فائدہ حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الاذکار کتاب الصلوٰۃ علی النبی میں درود و سلام کو بلند آواز سے پڑھنے کو تو مستحب لکھا ہے

غلطی کا ازالہ یہ کہنا کہ یہ اذان میں اضافہ ہے محض لغو ہے کیونکہ صلوٰۃ و سلام کو اذان سے قبل یا بعد بطور تبرک یا ذوق و محبت کی بنا پر پڑھتے ہیں اس سے اذان میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔ یاد رہے کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ بھی درود شریف ہے اور اس طرح سے احادیث سے ثابت ہے اس تمام تحقیق و تفصیل فقیر کے رسالہ "رجم الشیطان" میں ہے"۔

عجوبہ زور زور سے اللہ اکبر کے نعروں کی رکاوٹ حدیث سے ثابت ہے چنانچہ امام بخاری رحمۃ اللہ نے اسی مسئلہ میں ایک باب باندھا ہے صفہ ۴۲۰ اس کا عنوان یوں قائم فرمایا باب مایکرہ من رفع الصوت فی التکبیر" یعنی اللہ اکبر کہتے وقت آواز بلند کرنے کی کراہت کا باب اس پر حدیث ذیل نقل فرمائی ہے۔

عن ابی موسٰی الاشعری قال کنا مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فکنا اذا اشرفنا علی وادٍ ھَلَّلْنَا وکبّرنا ارتفعتْ اَصْوَاتُنَا فقال النبی صلے اللہ علیہ وسلم یاایھنا الناس اربعُوا علٰی انفسکم فانکم لا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ و لا غائبا انہٗ معکم انہٗ سمیْعٌ قریب (بخاری جلد اول صفہ ۴۲۰)

ترجمہ: موسٰے اشعری فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہم اچانک وادی پر چڑھے تہلیل بیان کی ہم نے اور بلند آواز سے تکبیر کہی نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے لوگو آہستہ کرو اور نفسوں اپنے کے نہیں پکارتے ہو تم بہرے کو اور نہ غائب کو بے شک وہ تمہارے ساتھ ہے بے شک وہ سُننے والا اور قریب ہے

فوائد:۔ نعرۂ تکبیر زور سے کہنا اور کہلوانا بدعت ہے کیونکہ اس طرح نعرہ

Marfat.com

شریف پڑھنے کا عمومی حکم (مساجد وغیر مساجد) ثابت ہوگیا۔ ویسے "صلّوا علیہ وسلموا تسلیما۔ میں صلوٰۃ وسلام کا حکم مطلق ہے اور قاعدہ ہے " والمطلق یجری علی اطلاقہ۔ چنانچہ امام ابن حجر رحمۃ اللہ نے فرمایا۔

واستدلال الاول بقولہ تعالیٰ وافعلوا الخیر ——— (البدیع ص۱۹۳)

یعنی اللہ تعالیٰ کے قول ——— وافعلوا الخیر ——— سے استدلال کیا ہے۔

حوالہ جات

شفا شریف میں قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ درود شریف کے مقامات مستحبہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں ——— وعند الاذان ——— یعنی بوقت اذان درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔

اس کے علاوہ فتاویٰ شامی۔ طحطاوی۔ بحرالرائق اور غایۃ الاوطار وغیرہ سب میں مرقوم ہے۔

مستحبۃ فی کل اوقات الامکان ای حیث لا مانع

یعنی درود شریف مستحب ہے، سب امکان کے وقتوں میں یعنی جس وقت بھی کوئی مانع نہ ہو اس وقت درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔

(فتاویٰ شامی ص ۵۱۸ ج ۱۔ طحطاوی علی المراقی ص ۱۴۷۔ طحطاوی علی الدر ص ۲۲۸ ج ۱۔ بحرالرائق ص ۱۲۹، ج ۱۔ غایۃ الاوطار ص ۱۴۶، ج ۱)

شامی و عالمگیری کتاب الکراہیت کے مطابق صرف دس مقامات کی نشان دہی کی گئی ہے جہاں درود شریف پڑھنے کی ممانعت آئی ہے باقی سب جگہ جائز ہے۔

ثابت ہوا کہ اذان کے وقت درود شریف پڑھنا منع نہیں بلکہ درمختار جلد اول کتاب الصلوٰۃ میں تو ہر دعا و ظیفہ اور ہر نیک کام کے اول و آخر درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔ اس قاعدہ پر اذان کے اول و آخر پڑھنا

Marfat.com

نہ کسی حدیث شریف سے ثابت ہے نہ صحابہ کرام نے ایسے کہا ہے نہ تابعین نے نہ ائمہ مجتہدین نے نہ فقہ کی کسی جزی سے اس کا ثبوت ملتا ہے اس سے مخالفین کو ماننا پڑے گا کہ یہ بدعت ہے اب سوال ہے کہ "کل بدعۃ ضلالۃ" کا حکم صرف ہمارے لئے ہے یا ان کو بھی ہے ورنہ اس سوال کا جواب دیں یا مان لیں کہ اس طرح کا نعرہ بدعت حسنہ ہے یہی ہم کہتے ہیں کہ نعرۂ رسالت ہو یا نعرۂ غوثیہ یہ بدعت حسنہ ہے۔

(۲) حدیث مذکور سے تو ثابت ہوا کہ زور سے اللہ اکبر کہنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا تو اب ان لوگوں کو چاہیئے کہ زور زور سے نعرۂ تکبیر نہ پکاریں تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم مبارک کے خلاف نہ ہو اور ہم الحمد اللہ نعرۂ رسالت زور زور سے پکارتے ہیں تو اس کا ثبوت حدیث شریف میں موجود ہے۔ یعنی بموقعہ ہجرت اہل مدینہ کا گلیوں کوچوں میں یا محمد یا احمد زور زور سے پکارنا۔ (مسلم)

اضحوکہ: مخالفین پر تعجب ہے کہ قوانین شریعت کو توڑ مروڑ کرنے کے استاد واقع ہوئے ہیں مثلاً مذکور حدیث کو ہمارے خلاف مسائل ذیل میں استعمال کرتے ہیں (۱) ذکر بالجہر (۲) ہر نماز کے بعد جہر کے ساتھ کلمہ اور درود و سلام پڑھنا (۳) اذان سے پہلے یا بعد کو صلوٰۃ وسلام (۴) نعت خوانی وغیرہ وغیرہ حالانکہ ان تمام مسائل پر صریحی دلائل بھی موجود ہیں لیکن یہ اپنا مقصد پورا کرنے کیلئے یہ حربہ استعمال کر لیتے ہیں لیکن خود نعرۂ تکبیر کے علاوہ ہزاروں نعرے لگا کر اس حدیث شریف کے خلاف کرتے ہیں۔ فالحمد للہ علی ذلک فصلے اللہ علی حبیبہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور، پاکستان، ۱۴ ر محرم ۱۴۰۵ھ، بروز بدھ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علٰی رسولہ الکریم ؕ

فقیر اُویسی غفرلہٗ نے اذان سے قبل و بعد "صلوٰۃ وسلام" پڑھنے کے جواز میں چار رسالے لکھے ________ ارادہ ہوا کہ مختصر سائز کا مختصر رسالہ لکھ دوں تاکہ ہر سُنّی اپنے مخالف کو نقد جواب دے سکے کیونکہ مخالفین جونہی اہلسنت کی مساجد سے صلوٰۃ وسلام کی آواز سنتے ہیں تو آگ بگولہ ہوکر عوام کو بہکاتے ہیں کہ

۱۔ "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ" درود ہی نہیں۔

۲۔ اذان سے پہلے یا بعد پڑھنا بدعت ہے۔

۳۔ جب سے سپیکر شروع ہوئے یہ درود شروع ہوا ہے۔

۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نہیں پڑھا وغیرہ وغیرہ

یہ سوالات عوام کو بہکانے میں زود اثر ہیں جب کہ یہ تمام باتیں اصول اسلام اور قواعد دین سے کوسوں دُور ہیں لیکن ہر بدمذہب کی عادت ہے عوام کو بہکانے میں ایسی تمام باتیں کرے گا جس سے عام آدمی جلد تر پھنس جائے۔

فقیر اُویسی غفرلہٗ اصول طور پر چند معروضات پیش کرتا ہے جسے عام سُنّی اگر پورے وثوق سے مخالف کو جواباً کہے تو تجربہ کرلے کہ بڑے سے بڑا بھی دُم دبا کر بھاگنے کو اپنی عافیت سمجھے گا (ان شاء اللہ تعالیٰ)

قرآن

اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو حکم فرمایا ہے۔

اِنَّ اللہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے

Marfat.com

عَلَى النَّبِيِّ ۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

فرشتے درود پڑھتے ہیں اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کے، اے ایمان والو تم بھی آپ پر درود وسلام بھیجو۔

فائدہ: آیت میں اللہ عزّ وجلّ نے بغیر کسی وقت کی قید کے مطلق دُرود وسلام پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔ اب اذان سے پہلے یا بعد نہ پڑھنے کی قید لگانا اپنی طرف سے درست نہیں۔ (ایسی قید بڑھانے کا نام تحریف قرآن ہے)

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلّم

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُكْثِرُ الصَّلٰوةَ عَلَيْكَ فَكَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِيْ فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَكَ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلّم) میں آپ پر درود کثرت سے بھیجنا چاہتا ہوں تو اس کی مقدار اپنے اوقات میں سے کتنی مقرر کروں حضور (صلی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا جتنا تیرا جی چاہے میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ایک چوتھائی۔ حضور نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر اس پر بڑھا دے تو تیرے لیے بہتر ہے تو میں نے عرض کیا کہ نصف کر دوں حضور علیہ السلام نے

Marfat.com

صَلٰوتِیْ کُلَّھَا قَالَ اِذًا تُکْفٰی هَمُّكَ وَ یُکْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ (ترمذی شریف)

ارشاد فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر بڑھا دے تو تیرے لیے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا دو تہائی کردوں حضور نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر اس سے بڑھا دے تو تیرے لیے زیادہ بہتر ہے میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! پھر میں اپنے سارے وقت کو آپ کے درود کیلئے مقرر کرتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس صورت میں تیرے سارے اُمور کی کفایت اللہ کرے گا اور تیرے تمام گناہ دُھل جائیں گے۔

اسلام کے قواعد و اُصول

۱۔ اللہ تعالیٰ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کو صلوٰۃ وسلام کا حکم فرمایا ہے کیونکہ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا میں مومن شامل ہیں بے ایمان کے لیے حکم نہیں اگر کوئی درود و سلام نہیں پڑھتا تو وہ فیصلہ خود کرلے کہ وہ کون ہے؟ اور مبارک کہ وہ درود و سلام پڑھ کر خود کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے مومنوں میں داخل کرتا ہے اور جو درود و سلام کے بارے میں کسی غلط خیالی سے شک کرتا ہے یقین کیجئے کہ وہ ایمان میں ناقص ہے۔

۲۔ قرآن و حدیث میں جہاں مطلق اور عام حکم ہے اس میں اپنی طرف سے قید

Marfat.com

لگانا گمراہی کی علامت ہے جب تک کہ خود قرآن و حدیث قید نہ لگائے۔
مثلاً اللہ تعالیٰ نے فرمایا،
اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (پ۲) میں دعاء قبول کرتا ہوں جب مانگے۔
اور اُذْکُرُوا اللہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرو
جیسے دُعا اور ذکر کا کوئی وقت مقرر نہیں ایسے ہی درود و سلام کا عام اور مطلق حکم ہے جب اور جس وقت پڑھا جائے جو روکتا ہے اُسے کوئی آیت اور حدیث پیش کرنی چاہیئے جس میں اللہ جل شانہٗ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہو کہ اذان سے پہلے اور بعد کو درود و سلام نہ پڑھو۔ اگر مگر چونکہ چنانچہ کے چکر سے سُنّی کو ہوشیار رہنا چاہیئے۔

۳۔ ہر نیک کام سے پہلے درود شریف (صلوٰۃ و سلام) احادیث مبارکہ سے ثابت ہے اذان بھی ایک نیک عمل ہے اس سے پہلے پڑھنے میں اسے تامّل ہے جسے درود و سلام سے ضد ہے۔

۴۔ اذان کے وقت درود و سلام پڑھنے کا جواز علماء کرام نے صاف لکھا ہے

۱۔ جلاء الافہام ۔ لابن القیم

۲۔ القول البدیع ۔ علامہ سخاوی محدث رحمۃ اللہ

۳۔ (تبلیغی نصاب) فضائل درود ۔ مولوی زکریا سہارنپوری دیوبندی

تحقیقِ بدعت

مخالفین کا یہ کہنا کہ فلاں کام حضور علیہ السلام کے زمانہ میں نہ تھا یا صحابہ کرام

Marfat.com

نے نہیں کیا دھوکہ اور اصولِ اسلام سے جہالت کا ثبوت دینا ہے کیونکہ ہزاروں بلکہ لاکھوں امورِ شریعت میں رائج ہیں جو حضور علیہ السلام یا صحابۂ کرام کے زمانہ میں نہ تھے اور صدیوں بعد مروّج ہوئے۔ مخالفین اور ہم سب انہیں اسلام سمجھ کر عمل میں لاتے ہیں لیکن ان پر کبھی فتویٰ بازی نہیں ہوئی مگر درود و سلام پر کیوں، اس کی وجہ آگے چل کر عرض کروں گا۔

ان بدعات کا خلاصہ جو حضور علیہ السلام کے زمانہ میں نہ تھیں۔

۱۔ قرآن مجید کی سورتیں اور آیتیں جو مختلف صحابہ کے سینوں یا مختلف کپڑوں کے ٹکڑوں وغیرہ میں بکھرے موتی کی طرح تھیں کہ (صحابہ) بالخصوص ابوبکر و عمر و بعد کو عثمان غنی رضی اللہ عنہم نے موجودہ قرآن کی صورت میں جمع کیا۔

۲۔ بیس تراویح میں قرآن مجید حافظِ قرآن سے سننا فاروقِ اعظم نے نے رائج کیا۔

۳۔ وہ اذان جو جمعہ سے قبل (یعنی جمعہ کی پہلی اذان) ہوتی ہے حضرت عثمان غنیؓ نے شروع فرمائی تھی۔

۴۔ مسجدِ نبوی کچی تھی اور چھت بھی کھجور کے پتوں سے تیار تھی بعد میں عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں پکی اور چھت بھی مضبوط ہوئی۔

۵۔ مسجد شریف میں روشنی کا انتظام نہ تھا، فرش اور دیوار بھی نہ تھی بعد میں روشنی کا انتظام ہوا اور فرش وغیرہ کی تکمیل بھی۔

لطیفہ: منکرینِ حدیث کہتے ہیں کہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں الیوم اکملت لکم دینکم کے مطابق اسلام مکمل ہو گیا تو پھر صحابہ کرام کو ان اضافوں

Marfat.com

ضرورت کیوں پیش آئی؟ تو جو جواب تم منکرین حدیث کو دو گے وہی جواب ہم تمہیں دیں گے۔

وہ امور جو صحابۂ کرام کے زمانہ میں نہ تھے:

۱۔ قرآن مجید کی تیس پاروں پر تقسیم۔

۲۔ قرآن مجید کے ہر پارہ کا علیحدہ نام

۳۔ قرآن مجید پر اعراب (زبر۔ زیر۔ پیش۔ مد۔ شد وغیرہ)

۴۔ مسجد کی محراب

۵۔ مسجد کے مینار وغیرہ وغیرہ

ان کے علاوہ اور بے شمار امور جو حجاج بن یوسف جیسے ظالم بادشاہ نے ایجاد کیے اور کئی امور بنو امیہ و بنو عباس کے دور میں رائج ہوئے جنہیں آج اسلام میں بہت بڑی اہمیت حاصل ہے لیکن ان پر بدعت کا فتویٰ کیوں نہیں؟ اور درود و سلام پر کیوں؟

وہ امور جو اسلام میں رائج ہیں جو صدیوں بعد کو ایجاد ہوئے لیکن پتہ نہیں کہ موجد کون؟

۱۔ ہر تلاوت کے بعد صَدَقَ اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ پڑھنا۔

۲۔ ایمانِ مجمل و ایمانِ مفصل کی تقسیم

۳۔ شش کلمہ اور ان کا علیحدہ علیحدہ نام

۴۔ یسرنا القرآن اور ایسے ہی قرآن کی تعلیم کے لیے قاعدے مثلاً نورانی قاعدہ نوجھتی ملتانی قاعدہ وغیرہ وغیرہ

Marfat.com

۵۔ درود شریف میں صحابہ کا اضافہ

۶۔ ظہر۔ مغرب۔ عشاء کی دو سنتوں کے بعد دو رکعت نفل وغیرہ وغیرہ

ان کے علاوہ بے شمار بدعات فقیر نے اپنی کتاب "تحقیق البدعۃ" اور "العصمۃ عن البدعۃ" میں گنائی ہیں۔ وہ بدعات ان لوگوں کو گوارا ہیں اور درود شریف کیوں گوارا نہیں؟

قواعد بدعت

فقیر یہاں مختصراً قواعد عرض کرتا ہے تاکہ یقین ہو کہ مخالفین کی بدعت کی رٹ لگانا محض دھوکہ ہے۔

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مبارکہ میں سلسلام کے اصول مرتب ہوئے آپ کے وصال کے بعد اصول اسلام میں کسی قسم کی ترمیم و اضافہ حرام ہے یہی وجہ ہے کہ نماز کی رکعت چار کی پانچ نہیں ہو سکتیں اور نہ تین کی دو وغیرہ وغیرہ۔

۲۔ اصول اسلام کو تاقیامت محفوظ و مضبوط رکھنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ صرف اجازت بخشی ہے بلکہ اجر و ثواب کا وعدہ فرمایا ہے حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ بَعْدِہٖ الخ (مشکوٰۃ باب العلم)	جس نے اسلام میں اچھا طریقہ جاری کیا اسے اس کا ثواب ملے گا اور ان کا بھی جو اس پر اس کے بعد عمل کریں گے۔

Marfat.com

ف : حضرت ابوبکر و حضرت عمر ایسے ہی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ان کے علاوہ جتنے امور ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں اسی قاعدہ کے تحت ہیں اور بفضلہ جتنے امورِ خیر جاری ہوئے ان کا ثواب جاری کرنے والے کو تا قیامت ملتا رہے گا۔

۲۔ یہ بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ :

من احدث فی امرنا ھٰذا مالیس منہ فھو رد (مشکوٰۃ شریف باب الاعتصام) جو نیا کام نکالا گیا کہ وہ دین سے نہیں تو وہ مردود ہے۔

ف : معلوم ہوا کہ نیا کام جو دین کے فائدہ کا ہے وہ مردود نہیں اسی لیے فقہاء و محدثین نے بدعت کی پانچ قسمیں بتائیں ،

۱۔ واجب ۲۔ مستحب ۳۔ جائز ۴۔ حرام
۵۔ مکروہ (مرقات جلد اول)

پہلی قسم بدعات شریعت میں اسی قاعدہ کے مطابق ہیں۔

۴۔ یہ بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ :

مَا رَآہُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَھُوَ عِنْدَ اللہِ حَسَنٌ (مرقات باب الاعتصام) وہ کام جسے اہلِ اسلام اچھا جانیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔

ف : اسی قاعدہ پر اذان کے وقت درود و سلام و دیگر اکثر مسائل کو سمجھ لیجیے کہ خیر القرون کے بعد جن امور کو اہلِ اسلام کرتے آ رہے ہیں انہیں بدعت کا فتویٰ لگایا تو تحریکِ وہابیت نے۔

۵۔ جو کام دین کے اصول کو باقی رکھنے کے لیے بڑھایا جائے وہ طریقہ بدعت تو ہوگا لیکن شرعاً ثواب کا موجب ہوگا مثلاً اگر مسجدوں کو اسی طرح سنت ... حس

Marfat.com

طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں تھیں کہ نہ فرش و فروش نہ اس کی زیب و زینت نہ پنکھے نہ بجلی نہ وضوء کا انتظام نہ کوئی اور ضروریات جو دورِ حاضرہ میں مساجد پر خرچ کیا جاتا ہے تو ایک آدھ نمازی رہ جائے گا۔ ایسے ہی قرآن مجید کی تعلیم کے مختلف طریقے اختیار کیے گئے ہیں۔ ایسے ہی تعلیم میں کتنی تبدیلیاں آئیں۔ اگر وہی اصحاب صُفّہ والا طریقہ باقی رکھا جائے تو دین کا خدا حافظ۔ یہ صرف سمجھانے کے لیے بدعات کے اُصول عرض کر دیئے ہیں کہ مخالفین ہر بات پر پڑھتے ہیں:

كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ۔ — ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں ہوگی۔

ہم کہتے ہیں حدیث شریف حق ہے لیکن مذکورہ بالا اصول کا جواب کیا ہے تو جو جواب تمھارا وہی جواب ہمارا۔

اذان کے بعد دُرود و سلام:

اذان کے بعد تو دُرود و سلام کا انکار دیوبندیوں وہابیوں کو خواہ مخواہ ہے

کیونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اذان کے بعد درود و سلام پڑھنے کا حکم ہر اُمتی کو فرمایا ہے مؤذن ہو یا غیر مؤذن۔ حدیث شریف میں ہے:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ عَاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُوْا ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّ مَنْ صَلّٰى صَلٰوۃً

حضرت عبداللہ ابن عمر ابن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مؤذن کی اذان سنو تو جس طرح وہ کہے تم بھی اسی طرح

Marfat.com

صَلٰوۃً صَلَّی اللّٰہُ بِھَا عَشْرًا ۔ | کہو جب وہ اذان ختم کرے تو مجھ پر درود شریف پڑھو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتے ہیں ۔
مشکوٰۃ شریف ۔ مسلم شریف ۔
ابوداؤد شریف ، ترمذی شریف

تقریباً احادیث کی جملہ کتب اور فقہ کی مستند کتاب کے باب الاذان میں یہ حدیث شریف ہے ۔ مخالفین کے مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی نشر الطیب ص۲۱۸ میں یہی حدیث لکھی ہے ۔

اذان سے پہلے: ممکن ہے مخالفین مذکورہ بالا صحیح حدیث کے سامنے ہتھیار ڈال دیں لیکن اذان سے پہلے کا انکار تو تا قیامت رہے گا اس لیے کہ اذان کے وقت درود و سلام کو سب سے پہلے محمد بن عبدالوہاب نجدی نے نہ صرف بند کرایا بلکہ مسجد نبوی کے مؤذن کو شہید کرا دیا۔ (الدرر السنیہ) یہاں پر فقیر صحیح روایات سے اذان سے قبل کی تصریحات عرض کرتا ہے ۔

۱۔ مروی ہے کہ مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بسم اللہ اللّٰھم صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ پڑھنا معمول تھا ۔
(نسیم الریاض مواہب مع شرح زرقانی)

۲۔ ترمذی شریف اور مشکوٰۃ شریف (ص۹۰) میں ہے ،

کان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا | نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مسجد

Marfat.com

دخل المسجد صلِّ علٰی محمد۔ میں داخل ہوتے تو درود پڑھتے۔

۳۔ بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو حکم فرمایا کہ،

اذا دخلت المسجد فصلِّ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم (شفاء ج ۲ ص۵۳)۔ جب مسجد میں داخل ہوں تو نبی علیہ السلام پر درود وسلام بھیجو

۴۔ حضرت محمد ابن سیرین رضی اللہ عنہ تابعی ہیں۔ صحابہ و تابعین کا معمول بتاتے ہیں کہ

کان الناس یقولون اذا دخلوا المسجد السلام علیک ایھا النبی (شفاء ج ۲ ص۵۳) جب مسجد میں داخل ہوتے تو کہتے یا نبی سلام علیک۔

۵۔ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں مسجد میں داخل ہوتا ہوں تو کہتا ہوں؛ السلام علیک ایھا النبی یا نبی سلام علیک

(ایضاً ص۵۳ ج ۲)

۶۔ یہی حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ (شفاء ج ۲ ص۵۳)

ایسی روایات بھی بکثرت ہیں ان سب کا خلاصہ یہی ہے کہ داخلۂ مسجد سے پہلے درود وسلام پڑھنا مستحب ہے اور اذان مسجد سے باہر ہوتی ہے۔ سپیکر کی حفاظت اور رواج سے اصل مسئلہ متروک نہ ہوگا اور مؤذن نے بھی اگر ان روایات پر عمل کر لیا تو شرعاً قباحت نہیں کیونکہ اس نے بھی درود شریف پڑھا ہے تو قبل از داخلہ مسجد خواہ چند لمحات پہلے اور اتنے لمحات پہلے درود شریف پڑھنا اگر کسی کو گوارا نہیں تو اپنی بدقسمتی پر ماتم کرے۔

مسجد میں اذان دی جاتی ہے تب بھی اس لحاظ سے بھی درود شریف کا پڑھنا

Marfat.com

ثابت ہے لیکن منکر صرف بدعت بدعت کی رٹ لگاتا ہے تو اس کا علاج کون کرے

حضرت بلال کی اذان اور صلوٰۃ وسلام

مخالفین اکثر سوال کرتے ہیں کہ کیا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بھی اذان کے وقت صلوٰۃ وسلام پڑھے تھے۔ اگرچہ ان کا یہ سوال جہالت پر مبنی ہے لیکن ہمارے عوام انہیں کیوں نہیں کہتے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کیا سپیکر پر اذان پڑھی تھی ہ سپیکر آگے رکھ کر اذان پڑھنا بدعت ہے یہ جائز ہے۔ تو صلوٰۃ وسلام کیوں ناجائز ؟ اگر وہ کہیں کہ یہ ضرورت کے لیے ہے تو ہمارا درود سلام بھی ضرورت ایمانی اور امتیاز مابین گروہ سلطانی وگروہ شیطانی کے لیے ہے۔

اس کے باوجود حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے زور زور سے صلوٰۃ وسلام بارگاہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثابت ہے اور وہ بھی آخری اذان میں۔ حلیۃ الاولیاء مصنفہ ابونعیم متوفی ۴۳۰ھ ج ۲ ص۶۱ مطبوعہ بیروت میں ہے :

فَلَمَّا کَانَ یَوْمَ الْاَحَدِ ثَقُلَ فِیْ مَرَضِہٖ فَاَذَّنَ بِلَالٌ بِالْاَذَانِ ثُمَّ وَقَفَ بِالْبَابِ فَنَادٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ الخ

جب اتوار کا دن ہوا تو آپ کے مرض میں شدت ہو گئی۔ بلال نے اذان دے کر در اقدس پر کھڑے ہو کر پکارا اَلسلام علیک یا رسول اللہ !

فائدہ : حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آواز سنی لیکن نہ روکا۔ یہ حدیث تقریری ہے روکنے والے نامعلوم احادیث سے ثابت شدہ امور کو بدعت بدعت کی رٹ لگانے کے عادی کیوں ہو گئے ہیں ؟ ہم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی آخری اذان بہ دربار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درود وسلام

Marfat.com

اذان کے وقت کا ثبوت عرض کر دیا وہ منع کرنے کی ایک حدیث پیش کریں۔

اذان کا درود کب سے

عرض کیا گیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم تابعین و تبع تابعین داخلہ مسجد سے پہلے درود شریف پڑھتے چلے آئے البتہ زور سے بہیئت کذائیہ "ناصر الدین سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ نے خود شروع کرایا جس پر اس دور کے فقہاء و محدثین اور علماء بالخصوص استاذ الحرمین حضرت علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ نے ان کے اس فعل پر انھیں خوب سراہا فرمایا:

نعم ما فعل، جزاہ اللہ خیر الجزاء — خوب کیا انہیں اللہ تعالیٰ بہتر جزا دے۔ (فتاویٰ کبریٰ ج ۱ ص ۱۳۱)

یہ ایسے ہے جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیس تراویح پڑھنے اور پھر حفاظ کے پیچھے قرآن سننے کا طریقہ جاری کیا تو خود فرمایا:

نعمت البدعۃ — کیسی اچھی بدعت ہے۔

ان کے اس طریقہ سے مساجد میں رمضان المبارک میں حفاظ کا پڑھنا اور عوام کا قرآن سننا سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے دیکھ کر فرمایا "اللہ تعالیٰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جزا دے کیا خوب اسلامی رونقیں ہیں!

صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ کے اس کارنامے کو تمام فقہائے احناف، شوافع وغیرہم رحمہم اللہ نے سراہا۔ ملاحظہ ہو شامی، طحطاوی، مراقی، الفلاح، تاریخ الخلفاء وغیرہ وغیرہ) لیکن تعصب کا بڑا غرق ہو مسلمان نما پارٹیاں دشمنانِ اسلام کو خوش کرنے کے لیے اس طریقہ خیر کو مٹانے میں ایڑی چوٹی کا

Marfat.com

زور لگا رہے ہیں۔ کیونکہ تاریخ شاہد ہے کہ صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ کا یہ طریقہ تمام ممالک اسلامیہ میں رائج ہوا اور اب بھی تمام ممالک اسلامیہ میں رائج ہے۔ سیاح حضرات سے پوچھیئے کہ مصر، شام، اردن، بغداد و دیگر اکثر ممالک میں یہ طریقہ تا حال رائج ہے یہاں تک کہ ترک سلاطین کے دور تک یہ سلسلہ زوروں پر رہا اسلام کا پرانا دشمن انگریز کیا چاہتا تھا وہی جو تاریخ کہتی ہے کہ:

"دنیائے اسلام پر دو بڑے کٹھن وقت آئے۔ ایک وہ جب تاتاریوں نے مسلم ممالک کو ایک سرے سے دوسرے سرے تک روند ڈالا۔ دوسرا جب پہلی عالمی جنگ کے بعد یورپی اقوام نے سارے مسلم ممالک پر تسلط جما لیا تھا۔ اس جنگ میں جرمن اور ترک شکست کھا گئے تھے۔ ان دنوں برطانیہ بہت طاقتور تھا۔ آج امریکہ کو بھی وہ اقتدار حاصل نہیں۔ برطانوی وزیر اعظم اس بات پر تُلا ہوا تھا کہ ترکی نام کا کوئی ملک روئے زمین پر باقی نہ رہے۔ بظاہر اس کی خواہش کے راستہ میں کوئی رکاوٹ نہ تھی مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے اتاترک نے موجودہ ترکی بچا لیا۔

(نوائے وقت ۲۴ جولائی ۱۹۸۹ء)

درود و سلام کا پہلا دشمن

یہ بھی تاریخ گواہ ہے کہ برطانیہ کی شہ پر نجدیوں نے حرمین طیبین پر قبضہ جمایا اور یہ بھی سب کو یقین ہے کہ نجدی نے ترکوں کے تمام جاری کردہ پروگرام مٹائے تاکہ آقا برطانیہ کو تسلی ہو کر واقعی نجدی حکومت وفادار ہے۔ مثلاً قبے ڈھائے۔ حرم کے چار مصلے بند کرائے۔ تبرکات کو ایک ایک کر کے مٹایا۔ من جملہ اس کے

Marfat.com

درود وسلام پڑھنے کو نہ صرف روکا بلکہ مؤذن کو شہید کرادیا۔ چنانچہ الدرر السنیہ ص۴۵ میں ہے۔

وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ الصَّلٰوۃِ عَلَى النَّبِیِّ
صلّی اللہ علیہ وسلّم وَیُتَأَذّٰی مِنْ
سماعها وینهٰی عن الجهر بها علی
المنائر ویؤذی من یفعل ذلك
ویعاقبه اشد العقاب حتی
انه قتل رجلا اعمٰی كان
مؤذنا صالحا ذا صوت حسن
نهاه عن الصلوٰة علی النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی
المنارة بعد الاذان فلم ینته واتی
بالصلوٰة علی النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم فامر بقتلہ
فقتل ثم قال ان الربابة فی
بیت الخاطئة یعنی الزانیة اقل
اثما ممایادی بالصلوٰة علی النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی المنائر

محمد بن عبدالوہاب نجدی نبی پاک
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے
سے روکتا بلکہ جہاں سے درود کی آواز
سن پاتا دکھی ہوتا۔ مناروں پر درود
سلام پڑھنے سے روکتا تھا اور اس
آواز اذان صلوٰۃ وسلام پر مؤذن کو
سخت سزا دیتا یہاں تک کہ اس
نے ایک نابینا خوش آواز بہتر
اذان پڑھنے والے کو شہید کر دیا جب
اسے روکا کہ منارہ پر اذان کے وقت
صلوٰۃ وسلام نہ پڑھا کرو وہ مؤذن
اس سے باز نہ آیا تو اسے شہید
کرادیا اور کہا کنجری کے گھر
کی ڈھولک کی آواز میناروں
پر درود وسلام کی آواز سے بہتر ہے۔

ف: یہ کتاب مفتی مکہ محدث احمد دحلان شافعی مکی رحمۃ اللہ کی لکھی ہوئی ہے

Marfat.com

اہل اسلام خود فیصلہ فرمائیں کہ سلطان صلاح الدین ایوبی کا اجرائے درود وسلام اور محمد بن عبدالوہاب نجدی کی درود وسلام دشمنی میں آپ حضرات کو کون سی ادا پسند ہے اور ساتھ ہی فیصلہ کرنا بھی لازمی ہے کہ ان میں گمراہ کون ہے اور ہدایت پر کون؟

فیصلہ از اہلسنت ہم اہلسنت حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ کو علاوہ دیگر کارناموں کے اس کارنامہ پر نہ صرف مجاہد کبیر بلکہ نازش اسلام مانتے ہیں اور محمد بن عبدالوہاب کو گمراہ اور شیطان کا سینگ کہتے ہیں۔ عوام اہل اسلام درود وسلام کے منکرین سے مذکورہ بالا دو ٹوک فیصلہ کا مطالبہ کریں اگر وہ اس فیصلہ سے ہچکچائیں تو سمجھ لیں کہ ان کے دل میں کھوٹ اور دال میں کالا کالا ہے۔

سوال وہی بات تو آگئی کہ یہ درود وسلام بدعت ہے اور ایک بادشاہ کا جاری کردہ ہے ہمیں تو حدیث وقرآن کا فیصلہ چاہیئے؟

جواب فقیر پہلے قاعدہ عرض کر چکا ہے کہ اسلام نے ہمیں اصول دیئے ہیں انہیں اپنانے کے لیے طریقے مختلف ہوں تو اسلام کا عین مدعا ہے چنانچہ اسی درود وسلام کے لیے امام ابن حجر رحمۃ اللہ نے فتاویٰ کبریٰ ج ۱ ص ۱۳۱ میں حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی قدس سرہٗ کو دعائیں دینے اور ان کے اس عمل کو سراہنے کے بعد اسی سوال کا جواب لکھا کہ:

ان الاصل سنة والكيفية بدعة وهو ظاهر كما — اصل سنت ہے اور طریقہ کیفیت بدعت ہے اور یہ ظاہر ہے جیسا

Marfat.com

حلہ عما قرنتہ الاحادیث کہ احادیث کی روشنی سے میں نے ثابت کیا۔
اور یہی قاعدہ اسلام کے اکثر احکام و مسائل میں جاری و ساری ہے۔ میں حیران ہوں کہ
سلطان صلاح الدین ایوبی جیسے مجاہد کبیر رحمۃ اللہ کے اس کارنامہ سے تو
ضد ہے مگر حجاج بن یوسف جیسے خونخوار ظالم کے بدعات قرآن مثلاً نقطے
اعراب (زیر۔ زبر۔ پیش۔ مد۔ شد) اور تیس پاروں کی تقسیم اور تیس پاروں
کے علیحدہ علیحدہ نام مقرر کرنے پر سر تسلیم خم کیوں صرف اس لیے کہ صلاح الدین
ایوبی رحمۃ اللہ نے درود و سلام کا اجراء کیا تو معلوم ہوا کہ انہیں صلاح الدین سے ضد
نہیں درود و سلام سے ضد ہے۔

مکرر سن لیں دین و اسلام کا قاعدہ مذکورہ تا قیامت جاری رہے گا۔
مخالفین کا یہ حسرہ غلط ہے کہ یہ درود و سلام صدیوں بعد
رائج ہوا اگر اس پر مخالفین بضد ہیں تو ہمارا سوال ہے کہ مسجد کی محرابیں، مینار اور
قرآن مجید کے اعراب صدیوں بعد اور نماز میں نیت لسانی تو چھٹی صدی کی پیداوار
ہے اسی طرح بکثرت دینی امور صدیوں بعد رائج ہوئے ہیں ان سب کو چھوڑ دو اور
صدق اللہ العلی العظیم " ہر تلاوت کے بعد پڑھنے کا تو سرے سے
کوئی وجود ہی نہیں تو کیا صرف تمہیں درود و سلام سے ضد ہے؟

سوال مانا کہ صحابہ کرام اور تابعین و تبع تابعین اذان سے پہلے یا بعد کو پڑھتے
ہوں گے لیکن سوال ہے سپیکر پر زور سے پڑھنے کا کیا جواز اس
سے کہاں لازم آیا کہ اذان کے وقت درود و سلام پڑھنا چاہیئے؟

جواب مخالفین قواعد اسلام کو چھوڑ کر سطحی باتیں کرتے ہیں کیا اسلام

Marfat.com

کا یہ قاعدہ عام نہیں کہ مقیس و مقیس علیہ کی علت جامعہ کی رُو سے مسئلہ ثابت ہوتا ہے جب مسجد میں ہر آنے والا درود پڑھنے کا حق دار ہے تو مؤذن نے کون سا نقصان کیا ہے کہ وہ نہ پڑھے؟ بلکہ حق تو یہی ہے کہ اذان مسجد سے باہر ہو جو لوگ محض سپیکر کی حفاظت کی خاطر ایک مکروہ عمل کے مرتکب ہو رہے ہیں اس پر ہم سب کو جھگڑا کرنا چاہیئے کیونکہ سُنّی۔ دیو بندی۔ وہابی سب متفق ہیں کہ مسجد کے اندر اذان مکروہ ہے لیکن افسوس کہ جو مسئلہ جھگڑے کا تھا اس پر خاموشی ہے اور جو مسئلہ متفق علیہ (درود و سلام ہے اس پر دنگا فساد (انا للہ وانا الیہ راجعون) جب ضروری ہے کہ اذان مسجد سے باہر ہو تو مؤذن اذان دے گا تو اگر مذکورہ احادیث کے مطابق درود شریف پڑھ کر اذان دے کر بعد میں مسجد میں داخل ہو تو کون سا خلافِ شرع کام کیا لیکن ضد کا علاج کون کرے! اذان سے پہلے یا بعد آہستہ درود و سلام کو مخالفین برداشت کر جائیں گے لیکن سپیکر پر بدعت ہو گیا۔ ہمارا سوال ہے کہ خود سپیکر پر اذان پڑھنا تو بھی بدعت ہے اس کا جواز تم نے کہاں سے نکال لیا؟ جہاں سے تم نے سپیکر پر اذان کا جواز نکالا ہے وہاں سے ہم نے درود و سلام کا جواز ثابت کیا ہے۔

زور سے درود و سلام کی وجہ

جب دلائل سے ثابت ہے کہ درود و سلام پہلے سے پڑھا جا رہا ہے لیکن جب سے تم نے رد کا تب سے عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زور سے پڑھنا شروع کیا کیونکہ ہر بیماری کا ایک علاج ہوتا ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ مخالفین مسجدوں میں سُنّی بن کر گھس جاتے ہیں جب درود شریف پڑھا

Marfat.com

جلئے تو پتہ چلتا ہے کہ یہاں خالص اہلسنت لوگ ہیں۔ اہل حق و باطل کے درمیان امتیاز ضروری ہے۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ زور سے درود شریف پڑھنے سے مومن کے ایمان کو رونق نصیب ہوتی ہے (روح البیان) اور منافق کا دل جلتا ہے ہم اپنے ایمان کی رونق بڑھانے کے لیے زور سے درود و سلام پڑھتے ہیں کسی کو گوارا نہیں تو اپنے ایمان کی خیر منائے۔ بہرحال اصولی لحاظ سے اذان کے وقت صلوٰۃ و سلام پڑھنا جائز ہے صرف بدعت کی رٹ لگانے سے نہ درود و سلام رُکا ہے نہ رُک سکتا ہے البتہ روکنے والے مٹ گئے اور مٹ جائیں گے۔

بھولے بھالے سُنیو عیسائیوں، یہودیوں کمیونسٹوں سے لے کر اسلام نما تمام بد مذاہب تمہارے مٹانے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں ایک تم ہو جو غفلت کے نشہ میں مخمور ہو! ہوشیار ہو جاؤ۔ اپنے مسلک پر ڈٹ جاؤ۔ اپنے احباب و اولاد اور متعلقین کو مسلک اہلسنت پر مضبوط کرو اسی میں نجات ہے۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم۔ الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین اما بعد، بفضلہ تعالےٰ، جب اذان کے وقت درود و سلام پڑھنا، اصول اور اسلام کی رُو سے ثابت ہے تو پھر مذکورہ بالا کلمات پر جھگڑنا بھی محمد بن عبد الوہاب نجدی کی تحریک کی وجہ سے

Marfat.com

کیونکہ اہلسنت کے ہر نیک اور اچھے فعل وعمل پر وہابیت کا جارحانہ حملہ ہے درود وسلام جو سنی کا خصوصی شعار ہے اور تبلیغی نصاب اس کے ہر پہلو کو شرک وبدعت کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ جو مسائل مدتوں تک متفق علیہ اور معمول بہ تھے اب وہ شرک وبدعت کی زد میں ہیں۔ منجملہ ان کے درودٌ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ بھی ہے یار لوگوں نے اسے شرک وبدعت کے کھاتہ میں ڈال کر اسے بند کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ فقیر اس کی تحقیق میں چند دلائل عرض کرتا ہے۔

یہ درود شریف بفضلہٖ تعالیٰ قرآن وحدیث اور اقوالِ ائمہ بلکہ مخالفین کے اکابر سے بھی ثابت ہے۔

قرآن مجید

اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو فرماتا ہے :

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (پ ۲۲)

تحقیق اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی آپ پر درود بھیجو۔

اللہ رب العزت نے درود شریف کے لیے کوئی خاص صیغہ مقرر نہیں فرمایا اور یہ نہیں فرمایا کہ درود ابراہیمی پڑھو یا فلاں درود پڑھو اور فلاں درود نہ پڑھو اور نہ ہی درود شریف کے لیے کوئی وقت کی قید ہے کہ فلاں وقت پڑھو گے تو ثواب ہوگا اور فلاں وقت پڑھو گے تو گناہ ہوگا بلکہ مطلقاً فرمایا کہ: اے ایمان

Marfat.com

والو! تم میرے نبی پر درود پڑھو" یہ کہیں بھی نہیں فرمایا کہ فلاں درود پڑھو اور فلاں درود نہ پڑھو۔ اسی لیے علماء کرام نے فرمایا جس درود شریف میں صلوٰۃ وسلام دونوں آجائیں وہ درود ہے اور جس میں صرف صلوٰۃ ہو اور سلام نہ ہو اسے علماء کرام اچھا نہیں سمجھتے اسی لیے درود ابراہیمی کو نماز کا درود کہا گیا ہے لیکن نماز سے باہر صلوٰۃ وسلام کی عدم تکمیل کی وجہ سے" صلوا علیہ وسلموا " پر عمل نہیں ہوا اور نماز میں اس لیے تکمیل ہو جاتی ہے کہ التحیات میں لفظ سلام کا ذکر آیا ہے پھر درود ابراہیمی میں صلوٰۃ آیا ہے یہی منشاء صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا تھا۔ حدیث شریف میں ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! نماز میں سلام (السلام علیک ایھا النبی) تو آپ نے فرمایا اب صلوٰۃ بتائیے تو آپ نے نماز میں درود ابراہیمی کا حکم دیا اور اس طرح نماز میں سلام اور درود دونوں اکٹھے ہو گئے اور قرآن کریم کے ارشاد صلوا علیہ وسلموا تسلیماً پر پورا پورا عمل ہو گیا۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کہیں بھی یہ نہیں فرمایا کہ نماز کے بعد بھی صرف درود ابراہیمی ہی پڑھا کرو۔

یہ روایت مسند امام احمد جلد ۴ صفحہ ۱۱۹ و جلاء الافہام ابن قیم صفحہ ۵ میں یوں ہے

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
اما السلام علیک فقد عرفناہ	وسلم سلام تو ہم نے خوب سمجھ لیا ہے
فکیف نصلی علیک اذا نحن صلینا	(نماز میں کیسے پڑھا جاتا ہے) اب
فی صلوتنا صلی اللہ علیہ قال	یہ فرمائیے کہ جب ہم آپ پر درود
فصمت رسول اللہ علیک	پڑھیں اپنی نمازوں میں تو کیسے پڑھیں

Marfat.com

حتی اجبنا ان الرجل لم یسئله فقال اذا انتم صلیتم علی فقولوا اللّٰھم صل علی محمد ... الخ

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوگئے یہاں تک کہ ہم نے یہ محبوب جانا کہ وہ سوال ہی نہ کرتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم درود پڑھو مجھ پر (نماز میں) تو کہو اللّٰھم صل علی محمد ... الخ

جلاء الافہام ابن قیم ص۶۱ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کے جواب میں نماز کا صریح بیان ہے۔

ہزاروں درود لاکھوں سلام

یہ صرف دھوکہ اور فریب ہے کہ درود ابراہیمی کے سوا اور کوئی درود نہیں علماء اور محدثین نے ہزاروں کی تعداد درود شریف کے الفاظ بیان کیے۔ صاحب روح البیان نے ۱۲ ہزار تک بتائے ہیں۔ مخالفین کے حکیم الامۃ مولوی اشرف علی تھانوی نے زاد السعید میں درجنوں درود شریف مع فضائل و فوائد لکھے ہیں۔

لطیفہ استاذنا المعظم محدث اعظم پاکستان امام اہلسنت حضرت علامہ محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو کسی مخالف سے اسی بحث کا سامنا ہوا تو آپ نے فرمایا کوئی حدیث پڑھیے اس نے پڑھا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اسے روک کر فرمایا کہ یہ "صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وسلم" کس حدیث شریف میں ہے؟ کہ یہ درود ہے۔ مخالف کھسیانا سا ہو گیا بہرحال یہ مخالفین کی محض ضد اور ہٹ دھرمی ہے کہ درود ابراہیمی کے سوا باقی تمام درود مثلاً درود تاج، درود لکھی، ہزارہ وغیرہ بدعت اور ناجائز ہیں۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ جس صیغہ میں صلوٰۃ وسلام ہر دونوں ہوں وہ درود ہے اس کی مزید تحقیق بحثیں فقیر کی شرح دلائل الخیرات میں ملاحظہ ہوں۔

سلف صالحین رحمہم اللہ تعالیٰ اور الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

ہم اہلسنت بحکم قرآن وحدیث سلف صالحین کی تحقیق کو ترجیح دیتے ہیں اور مخالفین کی دوسرے بدمذاہب کی طرح اپنی من مانی منواتے ہیں یعنی انھیں کہو کہ سلف صالحین کے حوالہ جات دکھاؤ نہیں مانیں گے بلکہ بار بار کہیں گے قرآن وحدیث میں نہیں ہے۔ ان پر ہمارا سوال ہے کہ قرآن وحدیث کو اسلاف صالحین نے زیادہ سمجھا یا تم نے؟ اگر کہیں ہم نے؛ پھر تو بڑے جاہل اور نمک حرام ہوئے کہ اپنے محسنین اساتذہ سے تفوق وتعلی۔ اگر کہیں کہ وہ زیادہ سمجھتے تو ان کے حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

۱۔ نسیم الریاض شرح الشفاء للقاضی عیاض میں علامہ شہاب الدین خفاجی حنفی نے ص۴۹۹ پر حدیث شریف کی شرح کرتے ہوئے لکھا کہ:

"حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی مجھ پر ایک مرتبہ سلام بھیجتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھ پر میری روح کو لٹا دیتے ہیں۔ میں اس کے سلام کا جواب اس کو لوٹا دیتا ہوں

Marfat.com

سلام سے مراد کیا ہے جب پڑھنے والا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ پڑھتا ہے۔

۲۔ ہر نماز کی ہر التحیات میں ضروری ہے پڑھو۔ "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ۔ اے نبی! سلام ہوں آپ پر" اس کے متعلق تمام فقہاء و محدثین کرام نے لکھا کہ جب یہ خطاب کرو تو ارادہ ہو کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آمنے سامنے ہو کر سلام عرض کر رہا ہوں۔ اور یہ کہنا کہ جزو معراج کی شب ایسے ہوا وہ روایت لااصل له (العرف الشذی لمولوی انور کشمیری) اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

۳۔ گنبد خضریٰ کے سایہ تلے جالی مبارک کے سامنے اپنے پرائے یہاں تک کہ نجدی بھی پڑھ رہے ہیں۔ "الصلوٰۃ والسلام علیک یا

۴۔ حضرت شیخ سعدی قدس سرہ صدیوں پہلے کہ گئے،

چہ وصفت کند سعدی ناتمام
علیک الصلوٰۃ اے نبی والسلام

(ترجمہ) سعدی ناتمام آپ کی کیا تعریف کرے آپ پر اے نبی صلوٰۃ وسلام ہو۔

۵۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا معمول بھی یہی تھا کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضری کے وقت بجائے السلام علیکم کے عرض کرتے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ! چنانچہ نسیم الریاض شرح شفا ج ۳ ص ۔ میں ہے والمنقول انهم كانوا يقولون فی تحیۃ الصلوٰۃ والسلام علیک یا یا رسول اللہ ایسے ہی زرقانی شرح مواہب ج ۴ ص ۔ میں ہے۔ انہ ۔۔۔

Marfat.com

عدۃ طرق جماعۃ من الصحابۃ الخ غرضیکہ صحابہ کرام کا معمول بھی سنت ہوا اور یہ حدیث تقریری کہلاتی ہے۔

لیکن افسوس کہ آج سنت کو بدعت کہا جا رہا ہے اور مخالفین خود جتنا بدعات جاری کریں انہیں سنت کہیں عجب رنگ ہیں زمانے کے

۶۔ تفسیر روح البیان میں مشہور و معروف امام و علامہ اسمٰعیل حقی نے لکھا ہے:

"درود شریف کی چار ہزار اقسام ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ بارہ ہزار اقسام ہیں۔ انہی درودوں میں سے ایک درود الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الی آخرہ ہے"۔

آگے لکھتے ہیں:

"اس درود کو صلوٰۃ فتح کہتے ہیں، چالیس کلمے ہیں، مبارک درود ہے علماء کے نزدیک مشہور ہے جس مقصد کے لیے پڑھا جائے حاصل ہوتا ہے۔ جو شخص چالیس دن صبح کے وقت بعد از ادائے فرض اس درود کو پڑھے گا تو اس کے بستہ کام کھل جائیں گے اور دشمن پر فتح حاصل کرے گا اگر قید میں ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو رہائی دیں گے"۔

اورادِ فتحیہ اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

اوراد فتحیہ وہ وظیفہ ہے جس میں بھی ہے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" اس کے متعلق فرمایا

---

۵ صاحب روح البیان کا مزید تعارف فقیر کی کتاب "الفیضان علی روح البیان" میں پڑھیے۔ اویسی غفرلہ

Marfat.com

"پھر صبح کے فرض پڑھے جب سلام پھیرے تو اورادِ فتحیہ میں مشغول ہو جائے کہ وہ ۱۴۰ اولیٰ کامل کے متبرک کلام سے جمع ہوا ہے اور فتح ہر ایک ولی کی اس کے ایک کلمہ سے ہوئی ہے جو حضوری کے ساتھ اس کا پڑھنا اپنے اوپر لازم کرے، اس کی برکت و صفائی کا مشاہدہ کرے گا اور چودہ سو ولی کامل کی ولایت سے حصہ پائے گا اور فیض یاب ہوگا۔"

اور اسی اورادِ فتحیہ میں مندرج ذیل درود شریف بھی ہے۔ "الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔"

فائدہ اس طرح کے درجنوں اوراد و وظائف مشائخ کرام و اولیائے عظام رحمہم اللہ کے مجرب و معمول بہا فقیر نے اپنی کتاب "ندائے یا رسول اللہ" میں درج کیے ہیں جو اہلسنت کے ہر فرد کے لیے ہر وظیفہ اکسیرِ اعظم ہے ان میں صرف اور صرف "یا رسول اللہ" کا ورد ہے اور ان میں اکثر درود شریف ہی ہیں لیکن جو غریب "میں نہ مانوں" کی بیماری میں مبتلا ہوا سے فائدہ نہ ہوگا اس لیے کہ شہد و شکر تندرست اور صحیح المعدہ کو فائدہ بخشتی ہے لیکن صفرا کا مارا ہوا الٹا شہد و شکر کھا کر زیادہ بیمار ہو جاتا ہے۔

"الصلوٰۃ والسلام دیوبندیوں اور وہابیوں کے لیے آخری حجت

علیک یا رسول اللہ" کے منکرین کے بڑے لکھ گئے ہیں۔

۱۔ امداد المشتاق مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کی کتاب کے صفحہ نمبر ۵۹ پر درج ہے "الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" بصیغہ خطاب پر

Marfat.com

بعض لوگ کلام کرتے ہیں یہ اتصال معنوی پر مبنی ہے اس کے جواز میں شک نہیں

۲۔ اسی طرح الشہاب الثاقب مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی کی کتاب کے صفحہ ۶۵، ۶۶ پر لکھا ہے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ اگرچہ بصیغہ نداء کیوں نہ ہو جائز و مستحسن ہے بلکہ ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ اس کے منکر وہابی خبیث ہیں۔

میرے خیال میں اہل دیوبند کے لیے حسین احمد مدنی کا یہ عقیدہ اور اس بارے میں یہ فتویٰ ہی کافی ہے مگر قارئین کی معلومات کے لیے چند حوالہ جات نقل کیے جاتے ہیں۔

۳۔ شمائم امدادیہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ کی کتاب کے صفحہ ۵۲ پر لکھا ہے کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کے جواز میں شک نہیں۔

۴۔ فضائل حج میں مولوی محمد زکریا سہارنپوری دیوبندی صفحہ نمبر ۱۱۳ پر لکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر پر سکون اور وقار کے ساتھ آہستہ آہستہ اور ٹھہر ٹھہر کر الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھتا رہے اور جب تک ذوق میں اضافہ پائے اسی طرح پڑھتا رہے۔

۵۔ اسی کتاب فضائل حج کے صفحہ ۱۱۳ پر لکھتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کے روضۂ اطہر پر مزوروں کے رٹتے ہوئے الفاظ بغیر سمجھے طوطے کی طرح پڑھنے کی بجائے نہایت خشوع و خضوع اور سکون و وقار سے ستر مرتبہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ہر حاضری کے وقت پڑھا جائے تو شاید زیادہ بہتر ہوگا۔

۶۔ فضائل درود شریف میں مولوی محمد زکریا سہارنپوری دیوبندی

Marfat.com

ص۴۲ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر درود اور سلام پیش کرنے کے سلسلہ میں لکھتے ہیں۔ بندہ کے خیال میں اگر ہر جگہ درود و سلام دونوں کو جمع کیا جائے تو یہ زیادہ بہتر ہے یعنی بجائے السلام علیک یا نبی اللہ وغیرہ کے الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ، الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ اسی طرح اخیر تک السلام کے ساتھ الصلوٰۃ کا لفظ بڑھائے تو زیادہ اچھا ہے۔

۷۔ ضیاء القلوب۔ یہ کتاب حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ کی ہے کہ ص۳ پر لکھا ہے مراتب ذکر کے بیان میں جہاں دیگر اذکار کا بیان ہے ساتھ ہی استغفراللہ ۲۱ مرتبہ پڑھ کر درود شریف الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ تین بار عروج و نزول کے طریقہ سے پڑھے۔

۸۔ اسی کتاب ضیاء القلوب کے ص۹ پر ہے: "اور سوتے وقت ۲۱ مرتبہ سورۂ نصر پڑھ کر آپ کے جمال مبارک کا تصور کرے اور درود شریف پڑھتے وقت سر قلب کی طرف اور منہ قبلہ کی طرف داہنی کروٹ سے سوئے اور الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھ کر داہنی ہتھیلی پر دم کرے اور سر کے نیچے

فائدہ یہ وظیفہ دیوبندیوں کے شیخ اور استاذ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہونے کے لیے لکھا ہے۔ اگر معاذ اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھنا شرعاً ناجائز ہو تو اس کے وظیفہ سے آپ کی زیارت کی امید رکھنا کیسے درست ہے۔ کیا شرک و بدعت کا مارا ہوا زائر رسول ہو سکتا ہے؟

۹۔ فیصلہ ہفت مسئلہ یہ رسالہ بھی حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ کا ہے:
ص۱۲ پر لکھتے ہیں کہ پڑھنے والا اگر اس عقیدہ سے پڑھے کہ میرا درود پڑھنا ملائکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش فرمائیں گے الصلوٰۃ والسلام

Marfat.com

علیک یا رسول اللہ کہنے میں کچھ مضائقہ نہیں۔

۱۰۔ فیوضات حسینی یہ کتاب فارسی مولوی حسین علی واں بھچراں دیوبندی کی ہے جس کا اردو ترجمہ مولوی عبدالحمید سواتی دیوبندی مہتمم اعلیٰ مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ نے کیا کے صد ۲ پر ایک خواب کا ذکر کر کے لکھتے ہیں، خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے میرے لیے ایک دستاویز لکھی۔ اپنے دست مبارک سے اس پر مہر لگائی۔ آپ کے ساتھ اکثر اکابر تھے۔ میں نے بیت اللہ شریف کے پاس دعا مانگی پھر حضور علیہ السلام کے پاس آیا۔ میں نے عرض کی۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔

آخری گزارش

فارسی مقولہ مشہور ہے کہ ع
"اگر در خانہ کس است یک حرف بس است"

یعنی جس کو خدا تعالیٰ کا خوف ہے وہ حق بات ماننے کے لیے ہر وقت تیار ہے اس کے لیے اتنا کافی ہے ورنہ جس نے قسم کھا رکھی ہو کہ نہیں ماننا اس کا کیا علاج خلاصہ یہ کہ روز روشن کی طرح واضح ہو چکا کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ درود شریف ہی ہے اس کا پڑھنا جائز و مستحسن ہے۔ اس کا منکر وہابی دیوبندی نجدی ضدی اور ہٹ دھرم ہے ورنہ ان کے اکابر بھی لکھ گئے ہیں کہ "الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" درود شریف ہے۔

آخری حجت

ابن قیم جو ابن تیمیہ کے شاگرد ہیں جن کو دیوبندی، وہابی اپنا مقتدیٰ مانتے ہیں، اپنی کتاب جلاء الافہام صد ۳۶ میں لکھتے ہیں۔ ابو بکر محمد بن عمر نے فرمایا کہ میں ابو بکر بن مجاہد کے پاس تھا کہ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے ابو بکر بن مجاہد ان کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو

Marfat.com

گئے ان کو سینے سے لگایا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا:

"تو میں عرض کیا اے میرے آقا! آپ نے شبلی کے ساتھ یہ سلوک فرمایا حالانکہ یہ سارے بغداد والے مجنون[1] تصور کرتے ہیں (ابوبکر بن مجاہد) نے فرمایا میں نے شبلی کے ساتھ ایسے ہی کیا ہے جیسے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے ساتھ کرتے دیکھا اور وہ یہ ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ آئے اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے لیے اُٹھ کھڑے ہوئے اور ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ نے شبلی کے ساتھ ایسا کیوں کیا؛ تو آپ نے فرمایا شبلی نماز کے بعد پڑھتا ہے "لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ آخر سورۃ تک پھر تین مرتبہ کہتا ہے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ۔ اس وجہ سے ہم نے اس پر شفقت کی۔

آخری لطیفہ مسلمانو! غور فرماؤ کہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ پڑھنے والے پر سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم تو شفقت فرمائیں لیکن یہ توحید کے متانے اُسے مشرک کہیں فیصلہ فرمائیے کہ ظالم کون ہوا؟

ہم یہاں اعلان کرتے ہیں کہ کسی ایک حدیث یا سلف صالحین میں سے کسی مستند بزرگ کا قول دکھا دیں جس میں انہوں نے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کو ناجائز و گناہ کہا ہو اور پڑھنے سے منع کیا ہو تو منہ مانگا انعام حاصل کریں لیکن ہمیں یقین ہے کہ

---

[1] حالانکہ سیدنا شبلی رضی اللہ عنہ پیران پیر دستگیر کے بھی پیران پیر ہیں۔ اویسی غفرلہ

Marfat.com

ان شاء اللہ تعالیٰ مخالفین تا قیامت نہ دکھا سکیں گے۔

آخری گزارش عوام حیران ہیں کہ یہ لوگ ہر اسلامی امر بالخصوص سنی عمل پر ہیں کی آڑ میں ہر اسلامی شعار ختم کرنے کے درپے کیوں ہیں تو انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ طریقہ دشمنانِ اسلام نے انہیں تحفہ میں دیا ہے کیونکہ دشمنانِ اسلام اسی نسخہ سے اسلام دشمنی میں کامیاب ہوئے ہیں جیسے انہوں نے اس نسخہ کو محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اسمٰعیل دہلوی پر آزمایا۔ اب ایک قدم آگے بڑھے ہیں وہ یہ کہ کلمۂ اسلام "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" کا قرآن اور صحاح کی حدیث سے ثبوت مانگا ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ اس کلمہ کا ثبوت نہ قرآن میں ہے نہ کسی صحیح حدیث میں۔[1]

میری عوام اہلِ اسلام سے اپیل ہے کہ اگر تم ان لوگوں کی طرف کان دھرو گے تو اسلام سے بھی ہاتھ دھو بیٹھو گے۔ اسی لیے گزارش ہے کہ بحکم قرآن وحدیث اپنے اسلاف کی اتباع کرو اور اسی پر زندگی بسر کرو نجات پاؤ گے

وما علینا الا البلاغ المبین۔

والسلام

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

---

[1] اس کا جواب انہی کی برادری کے قاری محمد طیب سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند نے "بنام کلمہ طیب" دیا ہے۔ جسے ادارہ اسلامیات لاہور (پاکستان) نے شائع کیا ہے اسے دیکھ کر انصاف کریں کہ منکر کلمہ ایک دیوبندی ہے اور جواب دینے والا دیوبندی ہے لیکن دلائل بریلوی ہیں۔ مطالعہ کے بعد فیصلہ فرمایئے کہ حق پر کون ہیں بریلوی یا دیوبندی۔ (اویسی غفرلہٗ)

Marfat.com

کنز الخطیب، کنز الصلوٰۃ، کنز الفضائل، کنز العرفان فی شرح مفردات القرآن

اور دیگر مایہ ناز کتب کی تصنیف و تالیف کے بعد [illegible] کا مسائل شرعیہ پر عظیم الشان سلسلہ

کنز الشریعت

جس میں فقہ حنفی کے ضروری شرعی احکام کو قرآن و حدیث کے دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔

کتاب العقائد
(حصہ اول)

اس حصہ میں [illegible] فرشتوں، جنت و دوزخ پر ایمان اور دیگر عقائد کو [illegible] کے ساتھ [illegible] بیان کیا گیا ہے

کتاب الصلوٰۃ
(حصہ دوم)

[illegible] وضو، غسل اور نماز کے ضروری مسائل کو قرآن و حدیث کے دلائل کے ساتھ فقہ حنفی کے مطابق بیان کیا گیا ہے

کتاب الزکوٰۃ
(حصہ سوم)

زکوٰۃ و عشر کی فرضیت، فضائل و مسائل اور مصارف زکوٰۃ وغیرہ مسائل کو قرآن و حدیث کی روشنی میں فقہ حنفی کے مطابق بیان کیا گیا ہے

کتاب الصیام
(حصہ چہارم)

اس حصہ میں روزہ کے فضائل، فرضیت، مکروہات، قضاء و کفارہ وغیرہ مسائل کو فقہ حنفی کے مطابق قرآن و حدیث کے دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے

کتاب الحج
(حصہ پنجم)

اس حصہ میں حج و عمرہ اور زیارات مدینہ منورہ کے فضائل و مسائل کو فقہ حنفی کے مطابق قرآن و حدیث کے دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے

نوٹ

مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد

Marfat.com